

یہ اضافہ تالیف ازالۃ الریب کا تردیدی رسالہ ہے — اسمین تین سو تہاسی عبارات کتب معتبرہ کا مورد ہے

اس سے اہلسنت نجات کا بول بالا ہے — اس سے گروہ وہابیہ ہندیہ کا مونھ کالا ہے

یہہ مؤلف منیر الدین ہے

اسکا مؤلف بشیر الدین ہے

یہ مثبت تعلق علم الرسول بما کان وما یکون ہے — یہ نجدی دہرم کو جڑ سے کہودنے مین مؤلف ...

اسکے ضمیمہ مین بنگلور مدراس حیدرآباد کانپور علیگڈہ دہلی احمدآباد

سورت بمبئی بدایون بریلی مکہ معظمہ مدینہ منورہ کے دہن دوز جگر سوز فتوے ہین

اسکا پہلا حصہ اول ۵۰۰ جلد بتاریخ ۱۰ ماہ ۵ ۱۳۱۸ / ۱۲ ھ

مطبع گلزار حسنی واقع بمبئی مین طبع ہوا

وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما

الحمد لله والمنة

که این کتاب فصل الخطاب ہادی شاہراہ حق وصواب

مزیل شبہات منکرین مبطل اعتراضات مخالفین رافع ظلام اوہام مرتابین دافع اسقام افہام ناصبین

اعنی

منیر الدین

فی

اثبات علم جمیع الاشیاء لسید الانبیاء وخاتم المرسلین

بحسن اہتمام تاجران ذی ہمت وشعور وسعی جمیل میمنان دھوراجی وجیت پور

مطبع گلزار حسنی بمبئی بحلیۂ طبع محلی گردید



الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت
والیہ انیب

اما بعد کمترین انام مدعو بہ **محمد بشیر الدین** برائے نام خدمات بابرکات اہل اسلام مین پس از سلام مسنون ابراز مرام واظہار مضمون بدین گونہ کرتا ہے کہ یہ رسالہ بنام نہاد **منیر الدین فی اثبات علم جمیع الاشیاء لسید الانبیاء و خاتم المرسلین** جو ملقب بہ ساتھ اضافۃ العیب الی ازالۃ الریب فی اثبات علم الغیب کے محتوی ہے ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر لیکن مقدمہ پس وہ منقسم ہے چند فائدون پر ؂

فائدہ اولی مشعر ہے اس امر کا کہ معلومات الٰہی کی نہایت نہین اور اوسکی مقدورات کی کوئی غایت نہین پھر ان غیر متناہیین کا جب باہم تقابل ہو تو معلومات بالاضافۃ الی المقدورات زائد ہین اور مقدورات بالنسبۃ الی المعلومات کم علامہ تفتازانی **شرح عقائد** مین تحریر فرماتے ہین معلومات اللہ تعالی اکثر من مقدوراتہ مع لاتناہیہما انتہی

شرح مواقف کے موقف ثانی مین ہے واعلم ان معلومات اللہ تعالی اکثر من مقدوراتہ مع ان کل واحد منہما غیر متناہیۃ۔ انتہی **مولوی مسعود صاحب** نے فرمایا کہ معلومات اللہ تعالی زائدۃ علی مقدوراتہ اذ مدار المقدوریۃ علی الامکان بخلاف مدار المعلومیۃ فانہا غیر دائرۃ علیہ بل ہی شاملۃ للمفہومات باسرہا فکل ما ہو ممکن معلوم اللہ تعالی من غیر عکس کلی انتہی ؂

فائدہ ثانیہ اس امر کا مثبت ہے کہ علم خالق البریات کے سامنے علوم جمیع مخلوقات کے فی الجملہ وہ نسبت رکھتے ہین جو آفتاب درخشان کے مقابل مین ذرات یا بحر زخار کے آگے قطرات **بخاری شریف** مین ہے وقع عصفور علی حرف السفینۃ فغمس منقارہ البحر فقال الخضر لموسی ما علمک وعلمی وعلم الخلائق فی علم اللہ تعالی الا مقدار ما غمس ہذا العصفور منقارہ الحدیث **علامہ خفاجی** حواشی بیضاوی مین طیبی سے نقل فرماتے ہین ان معلومات اللہ تعالی لا نہایۃ لہا وغیب السموات والارض وما یبدونہ وما یکتمونہ قطرۃ منہا انتہی **امام غزالی** رحمہ اللہ تعالی **کیمیای سعادت** مین تحریر فرماتے ہین وہیچ سلیم دل نبود کہ این قدر نداند کہ علم فرشتگان وآدمیان در جنب علم حق ناچیز است وہمہ را گفتہ کہ وما اوتیتم من العلم الا قلیلا انتہی ؂

فائدہ ثالثہ اس امر کا مخبر ہے کہ جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کو علم اللہ تعالی سے ایک قطرہ عنایت ہوا ہے جسکے وفور فیضان سے آپ ما کان وما یکون کو جان گئے ہین۔ **روح البیان** مین ہے وقد قال صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ المعراج قطرت فی حلقی قطرۃ علمت ما کان وما سیکون انتہی **تفسیر حسینی** مین ہے۔ در احادیث معراجیہ آمدہ است کہ در زیر عرش قطرہ در حلق من ریختند فعلمت ما کان

وماسیکون انتہی ؂

فائدہ رابعہ اس امر کا منتج ہے کہ یہی قطرہ جب موج زن ہوتا ہے تو بجائے خود ایک دریائے ناپید کنار ہو جاتا ہے جسے خود خالق الافلاک اپنے کلام پاک میں خیر کثیر سے تعبیر کرتا ہے **تفسیر مدارک التنزیل** میں ہے ان حیی ابن اخطب قال فی کتابکم ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا ثم تقرؤن وما اوتیتم من العلم الا قلیلا فنزلت قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الآیۃ یعنی ان ذلک خیر کثیر ولکنہ قطرۃ من بحر کلمات اللہ تعالی انتہی ؂

فائدہ خامسہ اس امر کا موجب ہے کہ علم مخلوقات جناب سرور کائنات میں باقی تمام آپ سے حیثیت علمی میں بھی کم آپ سے اعلم تو کیا اگر آپ کا عدیل بھی عدم **روح البیان** ص ۲۷۵ میں ہے

قال شیخنا العلامۃ ابقاہ اللہ بالسلامۃ فی الرسالۃ الرحمانیۃ فی بیان الکلمۃ العرفانیۃ علم الاولیاء من علم الانبیاء بمنزلۃ قطرۃ من سبعۃ ابحر وعلم الانبیاء من علم نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہذہ المنزلۃ وعلم نبینا من علم الحق سبحانہ بہذہ المنزلۃ انتہی وفی القصیدۃ البردۃ

وکلہم من رسول اللہ ملتمس　　غرفا من البحر او رشفا من الدیم
وواقفون لدیہ عند حدہم　　من نقطۃ العلم او من شکلۃ الحکم

حاصلہ ان علوم الکائنات وان کثرت بالنسبۃ الی علم اللہ تعالی بمنزلۃ نقطۃ او شکلۃ وسر بہا بحر روحانیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فکل رسول ونبی وولی اخذون بقدر القابلیۃ والاستعداد مما لدیہ ولیس لاحد ان یتجاوزہ او یتقدم علیہ انتہی ؂

ولعلک یختلج فی بالک ان فی الاحیاء باب فی التفکر وان الغزالی رحمہ اللہ تعالی قال ہنالک ان سیدنا جبریل علیہ السلام اعلم من سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فالجواب ان مثل ہذا لا یتصور تقولہ سیما من مثل الغزالی بعد انعقاد الاجماع علی کون آدم علیہ السلام اعلم جمیع الملئکۃ فضلا عن جبریل علیہ السلام وقد مر انفا اعلمیۃ صلی اللہ علیہ وسلم من جمیع الانبیاء فضلا عن آدم علیہ السلام فہو صلی اللہ علیہ وسلم اعلم من آدم وآدم اعلم من جبریل فکیف یکون جبریل اعلم منہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا یبعد کون مثل ہذہ العبارات من المدسوسات کیف وقد نقل صاحب مجلی اسرار الحقائق فی ص ۱۴ فقال وقد سئل الولی الاشہر سیدی عبد العزیز کما فی الابریز ص ۲۶۲ عن کلام صاحب الاحیاء فی کتاب التفکر حیث قال ان سیدنا جبریل اعلم من سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال رضی اللہ عنہ لو عاش جبریل مائۃ الف عام الی مائۃ الف عام الی ما لا نہایۃ لہ ما ادرک ربعا من معرفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا من علمہ بربہ تعالی وکیف یمکن ان یکون سیدنا جبرئیل اعلم وہو انما خلق من نورہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ وقد کان الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم مع حبیبہ عز وجل حیث لا جبریل ولا غیرہ واستمد صلی اللہ علیہ وسلم من ربہ تعالی اذ ذاک ما یلیق بعطیۃ الکریم وجلالہ وعظمتہ مع حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخر ما افاد واجاد فلینظر ثمہ من اراد ؂

حضرت عارف ربانی امام شعرانی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب **درر الغواص عن فتاوی علی الخواص** کے ص ۳۰ پر ایک خاص تقریب کے ضمن میں مقولہ اپنے شیخ کا تحریر فرماتے ہیں قال ربما لقن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وخلع علیہ ذلک صار یقول عندی من العلم الذی اسرہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما لیس عند جبریل ولا میکائیل فقال لہ ابن عباس کیف ذلک یا امیر المومنین

نقال ان جبرئیل علیہ السلام تخلف عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ الاسراء وقال وما منا الا لہ مقام معلوم فلا یدری ما وقع بعد ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتھی اور **تفسیر نیشاپوری** میں آیۃ فاوحی الی عبدہ ما اوحی کے نیچے ہے والظاہر انھا اسرار وحقائق ومعارف لایعلمھا الا اللہ ورسولہ انتہی فزبدۃ الکلام وعمدۃ المرام ان علمہ صلی اللہ علیہ وسلم قلیل من علم خالق السموات وکثیر من علم جمیع المخلوقات ولنعم ما قال الشاہ عبد العزیز الدھلوی رحمہ اللہ فی سورۃ الم نشرح من تفسیرہ فتح العزیز

یا صاحب الجمال ویا سید البشر	من وجہک المنیر لقد نور القمر
لایمکن الثناء کما کان حقہ	بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

الباب الاول فی بیان کون الانبیاء علما بجمیع الاشیاء

ہر چند علمائے معتبرین سے شیخ ابو اسحاق شیرازی جنکی جلالت علمی کی شان تاریخ ابن خلکان وغیرہ سے موجب اطمینان ہو سکتی ہو اس طرف گئے ہیں کہ حضرت رسالت پناہی کو تمام معلومات الٰہی عنایت ہوئے ہیں چنانچہ وہ خود کے رسالہ **فوائد النفیسہ** میں تحریر فرماتے ہیں وکل واحد من قولہ تعالی وعلمک ما لم تکن تعلم وقولہ ما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فیطلعہ علی الغیب والغیب اسم الجنس فھو یفید العموم کما تقرر فی اصول الفقہ وحینئذ یکون معناہ فیطلعہ علی جمیع الغیوب وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم علمت ما کان وما سیکون فیما رواہ البخاری وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما رواہ احمد والترمذی وصحیح البخاری

انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما شاء اللہ فنعست فی صلاتی فاستثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فقال یا محمد فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادری قالھا ثلاثا قلت لا ادری فرایتہ وضع کفہ بین کتفی حتی وجدت برد انا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت خاص من حیث شخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم عام من حیث المعلوم فان المعلوم فی الآیۃ الاولی جمیع المعلومات وفی الآیۃ الثانی جمیع الغیوب وفی الحدیث الاول جمیع الموجودات والمعدومات وفی الحدیث الثانی جمیع الاشیاء ای جمیع المعلومات وکل واحد من ھذہ المعلومات الاربعۃ اعم من الغیوب الخمسۃ وغیرھا ونحن بعون اللہ وحسن توفیقہ وتائیدہ اثبتنا بسبعۃ دلائلہ تعلق علمہ صلی اللہ علیہ وسلم بجمیع المعلومات فضلا عن ھذہ الغیوب الخمسۃ فی کتابنا المدلول بالمنقول والمعقول فی بیان شمول علم الرسول وھو کتاب صنفناہ فی ھذا الشان انتھی۔ محقق دہلوی رحمہ اللہ تعالی نے جو مدارج النبوۃ جلد میں تحریر فرمایا ہے کہ از بعضی صلحا از اہل فضل شنیدہ شدہ کہ بعضے از عرفا کتابی نوشتہ واثبات کردہ کہ آنحضرت را تمامہ علوم الٰہی معلوم ساختہ بودند انتہی۔ بعید نہیں کہ یہ کتاب وہی کتاب المدلول ابو اسحاق شیرازی کی ہو یا کسی اور عارف کی کوئی اور کتاب ✤

اما شیخ رحمہ اللہ تعالی کو باوجود معتقد ہونے علم کل شئی کے حصول کے واسطے رسول مقبول کے حصول علم جمیع معلومات میں تامل ہے جو میں ساتھ ہی فرمادیا کہ واین سخن بظاہر مخالف بسیاری از ادلہ ہست تا قائل آن چہ قصد کردہ باشد انتہی۔ امام محی الدین نووی رحمہ اللہ تعالی بھی اپنے فتاوی میں شاہ صاحب کے ہمعصر ہیں جو فرمایا ہو مسئلہ بعض

قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السمٰوات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ ھذا من القرآن والحدیث مع انہ وقع علم ما فی غد فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکرامات الاولیاء الجواب معناہ لا یعلم ذلک استقلالاً وعلم احاطۃ بکل المعلومات اھ انتھی اور اسی طرح سے **شیخ ابراہیم بیجوری** رحمہ اللہ تعالےٰ حضرت کے واسطے جمیع معلومات کا علم ثابت ماننا لوازمات مماثلت و مساوات سے قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو **تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید** صفحہ ۹۰ پر جو فرمایا ہو ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما ابہمہ عنہ من الروح وغیرہ مما یمکن علم البشر بہ لا علی جمیع معلوماتہ تعالیٰ والا لزم مساوات الحادث للقدیم وما خالف ذالک نحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ کان قبل ان یکشف لہ عن ذلک انتھی ❁

پھر **شیخ ابواسحٰق** رحمہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ جواب ممکن ہو کہ لزوم تماثل وتساوی کو تو اتحاد جمیع اوصاف کا ضروری ہو جو یہاں پر مفقود ہو انتفا ر وصف واحد سے لزوم مماثلت کا خیال مردود ہو **تفتازانی** رحمہ اللہ تعالیٰ **شرح عقائد** صفحہ ۳۴ پر ولا یشبہ شیئ کی شرح میں بعد ایک تقریر مفید کے تحریر فرماتے ہیں فقد صرح بان المماثلۃ عندنا انما تثبت بالاشتراک فی جمیع الاوصاف حتی لو اختلفا فی وصف واحد انتفت المماثلۃ انتھی جب یہاں پر دعوی استقلال اور قدامت علم کا نہیں مگر معطی اور حادث کہا جاتا ہو تو اب مساوات کا شائبہ تلک بھی رہیگا کہاں جسکے خارج میں نظیر بھی موجود ہو ❁

فتاوی سراجیہ صفحہ ۲۰۲ میں ہو **مسئلہ** لو سئل سائل ان اللہ تعالیٰ ھل یعلم عدد انفاس اھل الجنۃ یقال لہ ان اللہ تعالیٰ یعلم انہ لا عدد لانفاسہم انتھی

اسی مسئلہ کو **جلال الدین سیوطی** رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ہدایت نصاب **بدور السافرہ فی امور الآخرہ** صفحہ ۲۱۶ میں کسی قدر بسط سے یوں تحریر فرمایا ہو قال النسفی فی بحر الکلام سئل قوم ھل یعلم اللہ تعالیٰ عدد انفاس اھل الجنۃ والنار ام لا فان قلتم لا وصفتم اللہ تعالیٰ بالجھل وان قلتم نعم لزم ان اھل الجنۃ والنار یفنون قال والجواب ان تقول ان اللہ تعالیٰ یعلم ان انفاس اھل الجنۃ والنار لیست بمعدودۃ ولا منقطع قال فان قیل اذا قلتم بانہم لا یفنون فقد سویتم بینہم وبین اللہ تعالیٰ قلنا لا لان اللہ تعالیٰ اول قدیم بلا ابتداء بلا انتہاء واھل الجنۃ والنار محدثون وانما یبقون ولا یفنون بابقاء اللہ تعالیٰ ایاھم واللہ تعالیٰ باق لا بابقاء احد فلا یکون تسویۃ بین الخالق والمخلوق انتھی۔ قلت فکما لا تلزم التسویۃ ھہنا بین الخالق والمخلوق لا بد ان لا تلزم التماثل ھناک ایضاً بین الحادث والقدیم واللہ یھدی من یشاء الی الصراط مستقیم ❁

علامہ شیرازی کی تقریر تو مخالفین زمانہ کے جگر چیرنے کا تیر ہو گئی اسے جانے دیجئے مگر اندمال زخم میں چندان تاخیر کیجئے اور زدناھم عذابا فوق العذاب بما کانوا یفسدون کی تفسیر سن لیجئے موجودہ وہابیہ خذلہم اللہ بالخذلان الابدیہ کے قبلہ حاجات **قنوجی** جی اپنے کعبہ مرادات **شوکانی** واس سے نقل کرتا ہو جسنے **فخر رازی** کے شگون بگاڑنے کو گویا خود کی ناک کاٹی پھر اسکے کاسہ لیس نے خوشی سے اسکی ڈگس ذائقہ سے چاٹی ملاحظہ فرمائیے اسکی تفسیر **فتح البیان** طابع مصر کی دسوین جلد صفحہ ۲۴ میں جو کہا ہو قال محمد بن علی الشوکانی اما قولہ (رازی) اذ لا صیغۃ عموم فی غیبہ فباطل فان اضافۃ للصدر واسم الجنس من صیغ العموم کما صرح بہ ائمۃ الاصول

وغیرہم انتہی ملای قنوجی اور شوکان کے قاضی جی کے فیصلہ سے بھی اگر مخالفین راضی ہین تو دونون نے یکے بعد دیگرے عموم کا حکم دیگر منکرین کا مُنھ کالا اور مقدمہ طے کر ڈالا ہے ❊

علی قاری رحمہ الباری مسح الازہر **شرح فقہ اکبر** مین تحریر فرماتے ہین [25] یعلم الله المعدوم فی حال عدمہ معدوما انتہی اور **قصیدہ امالی** کے قول

وما المعدوم مرئیا وشیئا — لفقہ لاح فی یمن الهلال

سے معدوم کا شئ ہونا ثابت ہے اور شئ ہماری بیان بنا بر تصریح **بیضاوی** [ص۲] مین [27] والشیئ یختص بالموجود ا اور ایسے ہی کہا **تفتازانی** نے **شرح عقائد** [ص۱] مین [28] کہ والشیئ عندنا ہو الموجود انتہی موجود کو کہا جاتا ہے پھر خداوند پاک موجود اور معدوم ہر دو کا عموماً عالم ہے جو فرمایا کہ عالم الغیب **نور الانوار** [ص۱۲۵] مین ہے [29] اللام للاستغراق عند عدم دلالۃ العہد انتہی اور اس غیب پر من ارتضی من رسول کو واقف کرتا ہے ساتھ ہی فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول ارشاد ہے **مجالس الابرار** [ص۱۳۹] مین ہے [30] ان الاضافۃ کاللام قد تکون للاستغراق انتہی اب مخالفین کو چون وچرا کی جائے باقی نہین ہے فقط تعیین وتحقیق رسول درکار ہے وہ مطالعہ **تفسیر حسینی** سے حاصل جو فرمایا ہے کہ [31] مراد ازین رسول محمد ہست علیہ السلام انتہی وہو المقصود من سوق الکلام آیندہ علامت [211] مین سواد کا حالت قبول اسلام مین کا کلمہ فاشہد ان الله لا رب غیرہ وانک مامون علی کل غائب بھی اسی مطلب کے پہلو بہ پہلو ہے اور مخالفین کو بلا معاضدت دلیل کے تاویل کی مجال نہین ہے ملاحظہ ہو آیندہ مین روایات معلومہ بہ علامات ۲۰۶ تا ۲۱۰ تو شبہہ دور اور

شک کا فور ہو جائیگا ❊

غلام محمد نادیری کی تکفیری تجارت کا ایجنٹ مقام جیت پور کا ملا قاضی صاحب جسکے نام مین حرف اول کے عدد ۹۰ سے صرف ایک صفر ہی ساقط کرکے باقی عدد ۹ کا حرف ط لیجیے تو خاصہ لفظ ملا ط پیدا ہو جاتا ہے اگر قاضی شوکانی کی تقریر سے اعراض کرے اور ملائے قنوجی کی تحریر سے بھی ہیپے تو چندان قباحت نہین ہے قاضی قاضی سے خوش اور ملا ملا سے راضی نہین ہوتا ہے مشہور ہے مگر بڑہ وہ والا مائب جناب خان بہادر نو تابب بھانڈ صاحب تو آج تلک چپ سر زندہ طنبورہ او چہ سرا ئید کا مضمون ہو گیا بنا ؑ علیہ اب اسے لازم کہ اپنے معمولی تال سُر کو چھوڑدے اور بیانار شوکانی طنبورہ سے جوڑے اپنی ہرزہ سرائی سے اوسی کی کارروائی پسند کرے اور مثنوی معنوی کی حکایت پرکار بند رہے جو فرمایا ہے ۔

آن یکی نائی کہ خوش نی می زدست — ناگہان از مقعدش بادی بجست
نای را برکون نہاد او کہ ز من — گر تو بہتر میزنی بستان بزن

جب خود کچھ الاپ رہا تھا اور طنبورہ سے جداگانہ سُر نکلا تو اسے اپنا مقعد صدق مان کر اور کعبہ مرادات کیا قبلہ حاجات جان کر اسی سے دُھن لگائے اور سُر ملائے رہے ❊

افسوس صد افسوس کہ مجددیہ ضدیہ خذلہم الله بالخذلان السرمدیہ بزرگان دین اور صاحبان یقین کے کتب سے مستفیض ومستفید ہونے سے تو محروم رہے مگر اپنے مجدد دین اور پیشوائے مجتہدین کے فرمودہ پر بھی غور وفکر کرنے سے کم نصیب وبد قسمت رہے والا اللہ مشکل کہ بمفوائے حبك الشئ یعمي ویصم ہزار در ہزار شمائل حمیدہ اور بیشمار فضائل پسندیدہ مین سے جو کتب مستندہ مین سید الانبیاء والمرسلین کیلئے مبین اور متعین ہین ان سفینۂ نبی کے اندھے چپ ہوں کو بجز نکتہ چینی اور نقص بینی کے اور کچھ بھی دکھتا نہین مولینا

رحمہ اللہ تعالیٰ **مثنوی معنوی** میں یہ فرماتے ہیں۔

گاو در بغداد آید ناگہان　　بگذرد وازین سران تا آن سران
از ہمہ عیش خوشیہا و مزہ　　او نہ بیند غیر قشر خربزہ
دید احمدؐ را ابوجہل بگفت　　زشت نقشی کز بنی ہاشم شگفت
گفت احمدؐ مر اورا کہ راستی　　راست گفتی گرچہ کار افزاستی
دید صدیقش بگفت ای آفتاب　　نی ز شرقی نی ز غربی خوش بتاب
گفت اورا راست گفتی ای عزیز　　ای رہیدہ تو ز دنیای بچیز
حاضران گفتند کای صدر الوری　　صاف گو گفتی دو ضدہا چرا
گفت من آئینہ ام مصقول دست　　ترک و ہندو در من آن بیند کہ ہست
تا تو می بینی عزیزان را بشر　　دانکہ میراث بلیس ہست آن نظر
گر نہ فرزند بلیسی ای عنید　　پس بتو میراث آن سگ چون رسید

معالم التنزیل تفسیر سورۂ بنی اسرائیل میں وشارکہم فی الاموال والاولاد کے نیچے ہو
وروی عن جعفر بن محمد ان الشیطان یعقد علی ذکر الرجل ذکرہ اذا لم یقل بسم اللہ
اصاب معہ امرأتہ وانزل فی فرجہا وفی بعض الاخبار ان فیکم مغربین قیل ومن
المغربون قال الذی یشارك فیہم الجن انتہی جب حالت ابتدائے مجامعت میں تسمیہ
ترک کرنے کی شومی سے نطفہ انسان میں نطفہ شیطان ابوالجان مختلط ہوکر بچہ بن جاتا ہو تو اس
پیدا شدہ مردود عزیزوں کو نظر حقارت سے دیکھتا ہو اور انکے علم کو شیطان کے علم سے کم کہتا ہو
مولینا کا فرمودہ گویا اسی کا شعر ہو کہ۔

گر نہ فرزند بلیسی اے عنید　　پس بتو میراث آن سگ چون رسید

از نبی برخوان کہ دیو و قوم او　　می برند از حال انسان خفیہ بو
از رہ کانسان ازان آگاہ نیست　　زانکہ زین محسوس وزین اشباہ نیست
چون شیاطین با غلیظیہای خویش　　واقفند از سر ما و فکر و کیش
پس چرا جانہای روشن در جہان　　بیخبر باشند از حال نہان
در سرایت کمتر از دیوان شدند　　روحہا کہ خیمہ بر گردون زدند
دیو و زوانہ سوئے گردون رود　　از شہاب او محرق و مطعون شود
آن ز رشک روحہائے دلپسند　　از فلک شان سرنگون می افگنند
تو اگر شلی و لنگ و کور و کر　　این گمان بر روحہائے مہ میر
شرم دار و لاف کم زن جان مکند　　کہ ہمی جاسوس ہست از سوئی تن
این طبیبان بدن دانشور اند　　بر سقام تو ز تو واقف تر اند
تا ز قارورہ ہمی بینند حال　　کہ ندانی تو ازان رو اعتدال
ہم ز نبض و ہم ز رنگ و ہم ز دم　　بو برند از تو بصد گونہ سقم
پس طبیبانِ الٰہی در جہان　　چون ندانند از تو اسرار نہان
ہم ز نبضت ہم ز چشمت ہم ز رنگ　　صد سقم بینند از تو بیدرنگ
قول و فعل آن بول رنجوران بود　　کہ طبیب جسم را برہان بود
وان طبیب روح در جانش رود　　وز رہ جان اندر ایمانش رود
ہست بیشش سر ہر اندیشہ　　چون چراغی در درون شیشہ
حاجتش نبود بفعل و قول خوب　　احذروہم ہم جواسیس القلوب
این طبیبان نو آموزند خود　　کہ بدین آیات شان حاجت بود

کاملان از دور نامت بشنوند ‌ / تا بقعر تار و پودت در روند
بلکه پیش از زادن تو سالها ‌ / دیده باشندت، بچندین حالها
حال تو دانند یک مو بمو ‌ / زانکه پر بستند از اسرار ہو
دید پیغمبر یکے جوق اسیر ‌ / کہ ہمی بردند ایشان در نفیر
آن یکی گفت ارچنان ہست آن فرید ‌ / چون بخندید او کہ ما را بستہ دید
این ہمی کیدند در زیر زبان ‌ / آن اسیران باہم اندر بحث آن
تا موکل نشنود بر ما جہد ‌ / خود سخن در گوش آن سلطان ہند
گرچہ نشنید آن موکل این سخن ‌ / رفت در گوش کہ بد از من لدن
پس رسول آن گفت شان را فہم کرد ‌ / گفت آن خندہ نبودم از نبرد
آنکہ کاز ادبود دیدہ و مکین ‌ / من شما را بستہ میدیدم چنین
من شما را وقت ذرات الست ‌ / دیدہ ام پا بستہ و منکوس و پست
من شما را سرنگون می دیدہ ام ‌ / پیش ازان کاز آب و گل بالیدہ ام
نو نہ دیدم تا کنم شادی بدان ‌ / این ہمی دیدم دران اقبال تان
بنگرم سر عالمی بینم نہان ‌ / آدم و حوا نرستہ از جہان
از حدوث آسمان بے عمد ‌ / آنچہ دانستہ بودم افزون نشد
نقش تن را تا فتاد از بام طشت ‌ / پیش چشمم کل آت آت گشت

ذلك فضل اللہ یؤتیه من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

خلاصۂ تقریر و کلام اور نتیجۂ تحریر و مرام یہ کہ گو بعض علمانے آپکے لئے حصول علم تمام معلومات کا مانا ہو اور جامی رحمہ اللہ تعالیٰ نے آئندہ علامت ۵ میں اس علم کو کسی قید کے ساتھ مقید کردانا ہو اما بالفعل اس تقریر کی ضرورت نہیں ہو وجہ یہ کہ ابنائے زمان تو خاص ابھی جواز خشت اور دیوار سے بحث کر رہے ہیں (ملاحظہ ہو غلام محمد کا رسالہ ازالۃ الریب مطبوعہ مطبع انتظامی کانپور مئی) اسکا جواب درکار ہو اس پہلو پر نظر ڈالکر باب کا عنوان کل معلومات سے نہیں کیا بلکہ جمیع اشیا سے کیا ہو جسکا اطلاق ما وُجِدَ و یُوجَدُ پر ہوا کرتا ہو آئندہ علامت میں ملاحظہ کیجیے گا جو فرمایا ہو واقوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانھا لم یحجب عنھا شئ من العالم الخ وکذا ما بقی من العوالم ولیس فی ھذا مزاحمة للعلم القدیم الذی لانھایة لمعلوماته وذلك لان ما فی العلم القدیم لم یحصر فی ھذا العلم فان اسرار الربوبیة واوصاف الالوھیة التی لانھایة لھا لیست من ھذا العالم فی شئ انتھی اس عبارت سے ثابت ہے کہ حضور نور مجسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل شئ کے عالم ہیں آپ کے علم سے عوالم موجودات کا ایک ذرہ پوشیدہ و پنہان نہیں ہو زیادت توضیح کی غرض سے اولاً اوسکی تمہید مشید ہو پھر تقریب مقصود ملاحظہ فرمائیے و باللہ التوفیق ومنه الوصول الی ذروة التحقیق +

قال اللہ تعالیٰ عالم الغیب [٣٤] داننده پوشیده ہاست لایعزب دور نشود عنه از علم او یا پوشیده نگردد از و مثقال ذرة ہم سنگ مورچه خورد یا بوزن ذرهٔ از ذرات ھوا فی السموات در آسمانها ولا فی الارض و نه در زمین ولا اصغر و نیست خوردتر من ذلك از مثقال ذرة ولا اکبر و نه بزرگتر ازان الا فی کتاب مگر آنکه مکتوب ہست در کتاب مبین روشن یعنی در لوح محفوظ مجموع اینها ثبت کرده انتهی (تفسیر حسینی) +

وقال اللہ تعالیٰ وما من غائبة [٢٧] ای جملة غائبة من مکتوم سر وخفی امر وشئ غائب فی السماء والارض الا فی کتاب مبین ای اللوح المحفوظ (معالم التنزیل)

قال النسفی رحمہ اللہ تعالیٰ کانہ (٣٨) قال مامن شیٔ شدید الغیبوبیۃ الا وقد علمہ اللہ
واحاط بہ واثبتہ فی اللوح المحفوظ والمبین الظاہر البین لمن ینظر فیہ من الملئکۃ
انتھی (مدارک التنزیل) +

(٣٩) وقال تعالیٰ وکل صغیر وکبیر من الاعمال ومن کل ماھو کائن مستطر مسطور
فی اللوح المحفوظ (مدارک التنزیل) +

(٤٠) وقال تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ یعنی اللوح المحفوظ فانہ مشتمل
علی ما یجری فی العالم من جلیل ودقیق لم یہمل فیہ امر حیوان ولا جماد۔ وقال تعالیٰ
(٤١) وکل شیٔ احصینٰہ فی امام مبین یعنی اللوح المحفوظ (انوار التنزیل) +

(٤٢) وقال تعالیٰ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو ویعلم ما فی البر والبحر وما تسقط
من ورقۃ الا یعلمھا ولا حبۃ فی ظلمات الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب
مبین۔ یعنی ان الکل فی اللوح المحفوظ (معالم التنزیل) (٤٣) قال الحدادی
الرطب والیابس عبارۃ عن جمیع الاشیاء اللتی تکون فی السموات والارض لانھا
لا تخلوا من احدی ھاتین الصفتین انتھی (روح البیان) (٤٤) قال القنوجی
لا رطب ولا یابس وقد شمل وصف الرطوبۃ والیبوسۃ جمیع الموجودات فلا وجہ
لتخصیصھا بنوع دون نوع الا فی کتاب مبین ھو اللوح المحفوظ (فتح البیان
جلد ٣ ص ١٦١) +

(٤٥) وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب اللہ مقادیر
الخلائق ٭ جمع مقدار وھو الشیٔ الذی یعرف بہ قدر الشیٔ وکمیتہ کالمکیال والمیزان
وقد یستعمل بمعنی القدر نفسہ وھو الکمیۃ والکیفیۃ ٭ قبل ان یخلق السموات

والارض ٭ ومعنی کتب اللہ اجری اللہ القلم علی اللوح المحفوظ بایجاد ما بینھما من
التعلق واثبت فیہ مقادیر الخلائق ما کان وما ھو کائن الی الابد علی وفق ما تعلقت
بہ ارادتہ ازلا کاثبات الکاتب ما فی ذھنہ بقلمہ علی لوحہ (الحدیث رواہ مسلم)
(٤٦) وعن عمران بن حصین قال انی کنت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جائہ
قوم من بنی تمیم الخ وکتب فی الذکر کل شیٔ الحدیث رواہ البخاری قال القاری
رحمہ الباری وکتب ای اثبت فی الذکر ای فی اللوح المحفوظ کل شیٔ جمیع ما ھو کائن
انتھی ملخصا من (مرقاۃ المفاتیح جلد ١ ص ١٣١ وجلد ٥ ص ٣٢٦) (٤٧) وعن عبادۃ بن الصامت
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم فقال اکتب فقال
ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ھو کائن الی الابد رواہ الترمذی
(مشکوۃ المصابیح) +

مذکورۃ الصدر چھ آیتیں اور تین حدیثیں پوری نو دلیلیں (یا دیری نو نوریں یعنی تسعۃ
رھط کے اشکال تسعہ کو) خوب ثابت کرے دیتی ہیں کہ ہر ایک شئ (خواہ ذرہ بھر ہی کیوں نہ ہو
(جیساکہ علامت ٣٣ میں امام المنکرین غلام محمد کے بیان کردہ قاعدہ سے معلوم ہوتا ہے)
خواہ خشک ہو یا تر ذرہ بھر ہو یا کم و بیش خفی امر ہو یا پوشیدہ بھید حیوان ہو یا جماد خشکی پر
ہو یا تری میں بڑی ہو یا چھوٹی باریک ہو یا موٹی ہو چکی ہو یا آیندہ قیامت تک ہونے والی
ہو سب کی کمیت اور کیفیت لوح محفوظ میں مکتوب ہے +

ہر چند یہ تمام اشیا لوح محفوظ میں ہونے کا فائدہ اوپر علامت ٣٥ میں الظاہر البین
لمن ینظر فیہ من الملئکۃ بتلایا ہوا اور ایسے ہی علی قاری نے بھی مرقاۃ المفاتیح جلد ١
ص ١٢٣ میں جتلایا ہو کہ (٤٨) وحکمۃ ذلک اطلاع الملئکۃ علی ما سیقع لیزدادوا بوقوعہ ایمانا

ويقصد بقا ويعلموا من يستحق المدح والذم فيعرفوا الكل مرتبته انتهى لیکن **شیخ اسمٰعیل افندی** اس وجہ کو ناپسند کرکے اپنی **تفسیر روح البیان** مین تحریر فرماتے ہین [٤٩]

فان قيل ما الفائدة فی کون ذلك فی اللوح مع ان الله تعالی لا یخفی علیه شیٔ وکان عالما بذلك قبل ان یخلقه ویکتبه قیل فائدته ان الحوادث اذا حدثت موافقة المکتوب ازدادت الملئکة بذلك علما ویقینا بعظیم صفات الله تعالی یقول الفقیر ان الملئکة لیست من اهل الترقی والتنزل فقصر الفائدة علی ذلك مما لا معنی له بل نقول ان اللوح قلب هذا التعین کقلب الانسان قد انتقش فیه ما کان وما سیکون وهو من مراتب التنزلات فقد ضبط الله فیه جمیع المقدورات الکونیة لفوائد ترجع الی العباد یعرفها العلماء بالله تعالی انتهی ✤

اب محض یہ غور درکار ہو کہ یہ سب کچھ جو لوح مین مکتوب ہے اور بڑے اہتمام سے قلم نے تحریر بھی کیا ہو کوئی رائے یا ذرہ باقی چھوڑا نہین گیا ہو یہ تمام نبی علام کے خزانۂ علم سے چند دام بعد از تامل وتتبع کتب دینیہ واسفار یقینیہ حاصل تو وہی ہوگا جسکی **علامہ بوصیری** رحمہ اللہ نے **بردة المدیح** مین تصریح فرمائی کہ۔

یا اکرم الخلق مالی من الوذ به	سواك عند حلول الحادث العمم
ولن یضیق رسول الله جاهك بی	اذا الکریم تجلی باسم منتقم
فان من جودك الدنیا وضرتها	ومن علومك علم اللوح والقلم

مصرعۂ اخیر کا ترجمہ مولوی **ذوالفقار علی** دیوبندی **عطر الوردہ فی شرح البردہ** صفحہ ۱۰۳ مین یون فرماتے ہین اور منجملہ [٥١] آپکے علوم ومعلومات کے علم لوح وقلم ہی **سید صادق علی رضوی** رحمہ اللہ تعالی **رضیہ صادقیہ** صفحہ ۱۴۰ پر اسکا ترجمہ یہ کرتے

ہین واز بعضی [٥٢] معلومات تو علم لوح وقلم ہست الحاصل الخ وعلم تو محیط است بجمیع اشیا آنچہ بر صفحۂ لوح محفوظ ورزبان قلم رسیدہ انتہی **شیخ خالد ازہری** حاشیہ **شرح بردہ** مین تحریر فرماتے ہین [٥٣] ومعنی الابیات الثلثة الخ وعلی اللوح والقلم من علمك وانت الحقیق بذلك انتهی **علامہ شیخ ابراہیم بیجوری** رحمہ اللہ **شرح بردہ** مین نقل کرتے ہین [٥٤] فان قیل اذا کان علم اللوح والقلم بعض علومه صلی الله علیه وسلم فما البعض الآخر اجیب بان البعض الآخر هو ما اخبره الله تعالی عنه من احوال الآخرة لان القلم انما کتب فی اللوح ما هو کائن الی یوم القیامة فقط انتهی **ملا علی قاری** رحمہ الباری **حل العقد شرح البردہ** مین تسطیر کرتے ہین [٥٥] وکون علومهما من علومه صلی الله علیه وسلم ان علومه تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمهما یکون نهرا من بحور علمه وحرفا من سطور علمه انتهی **کتاب الابریز** صفحہ ۲۵۹ مین ہو [٥٦] یعلم صلی الله علیه وسلم من العرش الی الفرش ویطلع علی جمیع ما فیهما وهذه العلوم کلها بالنسبة الیه صلی الله علیه وسلم کالف من ستین حزبا التی هی القرآن العزیز انتهی **تفسیر حسینی** مین ہو [٥٧] در بحر الحقائق آوردہ کہ کلمۂ نون اشارت ہست بعلم اجمالی مندرج در احدیت ذاتیہ جمعیہ وقلم مشیر ہست بعلم تفصیلی مندرج در وحدانیت اسمائیہ پس حق سبحانہ قسم یاد کردہ بعلم اجمالی کائن در احدیت وبعلم تفصیلی ثابت فرمودہ در وحدیت بانچہ قلم کریم او در ذات قدیم نوشتہ یعنی حروف الٰہیہ مجردہ علویہ وکلمات ربانیہ مرکبہ سفلیہ جز اینکہ تو بنعت پروردگار خود مستوفیستی یعنی بر تو نہ پوشیدہ اند اسرار ازل وابد را انتہی ✤

[٥٨] **ملا علی** رحمہ الباری **مرقاة المفاتیح** جلد ۱ صفحہ ۵۴ مین تحریر فرماتے ہین ان للغیب مبادی ولواحق فمبادیها لا یطلع علیه ملك مقرب ولا نبی مرسل واما اللواحق

فهو ما اظهره الله تعالى على بعض احبابه لوحة علمه وخرج بذلك عن الغيب المطلق
وصار غيبًا اضافيًا وذلك اذا تنورت الروح القدسية وازداد نورانيتها واشراقها
بالاعراض عن ظلمة عالم الحسّ وتجلية القلب عن صداء الطبيعة والمواظبة على العلم
والعمل وفيضان الانوار الالٰهية حتى يقوى لنور وينبسط فى فضاء قلبه وتنعكس فيه
النقوش المرتسمة فى اللوح المحفوظ ويطلع على المغيبات ويتصرف فى عالم السفلى بل
يتجلى حينئذ الفياض الاقدس بمعرفته التى هى اشرف العطايا فكيف بغيره انتهى امام زرقانى
شرح مواهب قسطلانى جلد ۷ ص۲۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں قال فى لطائف المنن
اطلاع العبد على غيب من غيوب الله بنور منه بدليل خبر اتقوا فراسة المؤمن فانه
ينظر بنور الله لا يستغرب وهو معنى كنت بصره الذي يبصر به فمن كان الحق بصره
فاطلاعه على غيب الله لا يستغرب انتهى ۔ وقال الشيخ محمد بن يحيى التادفى الحنبلى
فى منه من كتابه قلائد الجواهر قال الشيخ ابو محمد الشنبكى كنت آتى الشيخ
(ابو بكر بن هواره رضى الله تعالى عنه) وهو فى البطيحة جالس فى الماء بين الشجر
وحده والاسد محدقة به فكان اذا خرج من الماء يتمرغ بعضها على قدميه ورأيت
يوما بين يديه اسدا عظيما يعفر خده فى التراب على هيئة المخاطب له والشيخ كانه
يرد عليه جوابا ثم انصرف الاسد فقلت له بالذي انعم عليك ما قال الاسد وما
قلت له فقال يا شنبكى قال لى ثلثة ايام لم اذق فيها طعاما وقد اضرنى الجوع
فاستغثت الله تعالى فى السحر فقيل لى رزقك بقرة فى قرية الهامية تفترسها على سوء
نيالك وانى خائف من ذلك السوء فقلت جراحة تصيبك فى جنبك الايمن تتالم
منها اسبوعا ثم يزول الما وانى رأيت فى اللوح المحفوظ ان البقرة من رزقه واذا

افتر

افترسها يخرج اليه من الهامية احد عشر رجلا فيقاتلونه فيخرج منهم ثلث نفر يموت
احدهم قبل الاخر بساعة ويموت ثالثهما بعد ثانيهما بسبع ساعات ويصيب الاسد
جراحة فى جنبه الايمن من احدهم ويبرء بعد اسبوع قال الشنبكى رحمه الله فاسرعت
الى الهامية فاذا الاسد سبقنى اليها وكان كما ذكره الشيخ ثم اتيته بعد اسبوع فرأيت
الاسد بعينه بين يديه وقد برأت جراحته انتهى شيخ عبد الحق دہلوی زبدۃ الاسرار
میں حضرت محبوب سبحانی سید عبد القادر جیلانی قدس سرہ وروحہ واوصل الینا برّہ وفتوحہ کا ارشاد
نقل کرتے ہیں قال رضی الله عنہ یا ابطال یا اطفال هلموا وخذوا عن البحر الذي
لا ساحل له وعزة ربي ان السعداء والاشقياء ليعرضون على وان بؤبؤ عينى فى
اللوح المحفوظ انا غائص فى بحار علم الله الخ وانا نائب رسول الله صلى الله عليه وسلم
انتہی جب نائبان رسالت مآب کے آنکھ کی پتلی لوح محفوظ میں رہے تو پھر رسول خدا کا تو پوچھنا
ہی کیا ہے ۔ جلال الدین رومی مثنوی میں ارشاد فرماتے ہیں

لوح محفوظ است پیش اولیا — از چہ محفوظ است محفوظ از خطا
نی نجوم است و نہ رمل است و نہ خواب — وحی حق والله اعلم بالصواب

آیات وروایات مذکورہ بالا سے ہر متامل دریافت کر سکیگا کہ ہر ایک شئی کی حقیقت لوح
محفوظ میں تحریر ہے اور لوح محفوظ باوجود ملحوظ ہونے نظر رسالت مآب کے آپکے علمی دفتر کا
محض ایک ہی حرف ہے جسپر اولیائے کاملین کی بھی نظر صرف ہے اب خاص زمین اور دنیا کی
نسبت جو آپ کا فرمودہ ہے وہ قابل غور ہے اور آپکے ذریعہ سے آپکے عمائد امت نے
جو استعداد حاصل کی اسکا تو عجیب طور مسلم اپنی صحیح میں ثوبان رضی الله تعالى عنہ
سے روایت فرماتے ہیں قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله زوى لى

الارض فرأیت مشارقہا ومغاربہا وان امتی سیبلغ ملکہا ما زوی لی منہا الحدیث
علی قاری رحمہ الباری **مرقاۃ** میں تحریر فرماتے ہیں قال التوربشتی زویت الشیء جمعتہ
وقبضتہ یرید بہ تقریب البعید منہا حتی یطلع علیہ اطلاعہ علی القریب وحاصلہ
انہ طوی لہ الارض وجعلہا مجموعۃ کہیئۃ کف فیہ مرآۃ ینظرہ الخ ومعناہ ان الارض
زویت لی جملتہا مرۃ واحدۃ فرأیت مشارقہا ومغاربہا ثم ہی تفتح لامتی جزءً فجزءً حتی
یصل ملک امتی الی کل اجزائہا انتہی پھر یہی **علی قاری شرح شفا** میں اسکی شرح
میں فرماتے ہیں ای جمعہا الی حتی اطلعت علی ما فیہا جمیعہا انتہی **امام زرقانی مواہب قسطلانی**
کی شرح جلد ۶ صفحہ ۲۲۳ میں فرأیت مشارقہا ومغاربہا کی شرح میں فرماتے ہیں کنایۃ عن جمیعہا
کما فی قولہ رب المشارق والمغارب والجمع باعتبار تعدد المطالع اھ جناب پشت پناہ
وہابیان **نواب قطب الدین خان** نے اسی حدیث کا ترجمہ **مظاہر الحق** میں کیا خوب
فرمایا ہے۔ یعنے اوسکو (زمین کو) سمیٹ کرکے مثال ہتیلی کے کر دکھایا انتہی ۔

فتوحات احمدیہ اور **مواہب اللدنیہ** میں طبرانی سے بروایت ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما ایک حدیث ہے جسکے پاک بول یہ ہیں قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ
کانما انظر الی کفی ہذہ **علامہ زرقانی شرح مواہب قسطلانی** جلد ۷ میں ۲۳۴
پر تحریر فرماتے ہیں ان اللہ قد رفع ای اظہر وکشف لی الدنیا بحیث احطت بجمیع
ما فیہا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ
اشارۃ الی انہ نظر حقیقۃ دفع بہ احتمال انہ ارید بالنظر العلم ولا یرد انہ اخبار
عن مشاہدۃ فلا یلائق الترجمۃ لان اخبارہ بذلک اخبار عن غیب من الناس

وجعلہ باعتبار صدقہ ووجوب اعتقاد ما یقول از کل ما علمہ الناس بعدہ من
ما رآہ حین رفعت لہ الدنیا صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ۔

حضرت عارف **جامی** قدس اللہ تعالی سرہ السامی **نفحات الانس فی حضرات القدس**
۲۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند قدس سرہ می فرمودند کہ حضرت
عزیزان علیہ الرحمۃ والرضوان می گفتہ اند کہ زمین در نظر این طائفہ چون سفرہ ایست وما میگوییم کہ چون
روی ناخن است ہیچ چیز از نظر ایشان غائب نیست انتہی سیدنا **محی الدین جیلانی** قدس سرہ کا
فرمودہ آپ کے **قصیدہ** میں مشہور ہے۔

نظرت الی بلاد اللہ جمعا	کخردلۃ علی حکم اتصال

جسکا ترجمہ ہندی میں کسی نے یہ کیا ہے۔

وہ عالم مجھ نظر ایسا دکھاتا	کہ گویا ہو ہاتھ میں رائی کا دانہ

امام شعرانی لطائف المنن میں ارشاد فرماتے ہیں وکان الاشیاخ یقولون اعظم
الاولیاء فی عصرنا ہذا قدرا الشیخ احمد بن الرفاعی الی ان قالوا کان قطب الاقطاب فی
الارض ثم انتقل الی قطبیۃ السموت ثم صارت السموت السبع فی رجلہ کالخلخال الخ لا علم لنا
بعد ذلک لما ذا وصل انتہی۔ **علی قاری** رحمہ الباری **مرقاۃ المفاتیح** جلد ۵ میں
تحریر فرماتے ہیں قال ابو یزید قدس سرہ لو وقع العالم الف الف مرۃ فی زاویۃ من
زوایا قلب العارف ما احس بہ انتہی ۔

خواجہ عالم نور مجسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تمام زمین سمٹ کر مثل ہتیلی کے
ہو گئی آپکا علم اوسمیں کے تمام اشیاء پر محیط اور حاوی ہو گیا آپکے نیاز مندوں میں سے بعض
کو زمین مثال سفرہ دکھائی اور بعض کی نگاہ میں مانند ناخن کے آئی اور بعض کے آگے ہر دو عالم

وسمعت فى الغيب قبل دخولها فى الاشباح تجديدا لعهد المكاشفة وتذكيرا
لعقود المشاهدة وما قال سبحانه ماكنت تعلمها اى قبل كون روحك واما بعد كون
روحك علمت ماكان وما سيكون انتهى صاحب كتاب الابريز ص۲۳ مين لے
شيخ عارف عبد العزيز قدس سره سے نقل فرماتے ہیں الثالث التمييز وهو نور فى الروح
يميز به الاشياء على ما هى عليه فى نفس الامر تمييزا كاملا ومع ذلك فلا يحتاج
فيه الى تعلم بل بمجرد رؤية الشئ او سماع لفظة تميزه وتميز احواله ومبداه ومنتهاه
والى اين تصير ولماذا خلق ثم الارواح مختلفة فى هذا التمييز على قدر الاطلاع فمن
الارواح من هو قوى فى الاطلاع ومنها من هو ضعيف واقوى الارواح فى ذلك
روحه صلى الله عليه وسلم فانها لم يحجب عنها شئ من العالم فهى مطلعة على
عرشه وعلوه وسفله ودنياه وآخرته وناره وجنته لان جميع ذلك خلق لاجله
صلى الله عليه وسلم فتمييزه عليه السلام خارق لهذه العوالم باسرها فعنده
تمييز فى اجرام السموات من اين خلقت ومتى خلقت ولم خلقت والى اين تصير
فى جرم كل سماء وعنده تمييز فى ملائكة كل سماء واين خلقوا ومتى خلقوا
والى اين يصيرون وتمييز اختلاف مراتبهم ومنتهى درجاتهم وعنده عليه السلام
تمييز فى الحجب السبعين وملئكة كل حجاب على الصفة السابقة وعنده عليه السلام
تمييز فى الاجرام النيرة التى فى العالم العلوى مثل النجوم والشمس والقمر واللوح والقلم
والبرزخ والارواح التى فيه على الوصف السابق وكذا عنده عليه السلام تمييز
فى الارضين السبع وفى مخلوقات كل ارض وما فى البر والبحر من ذلك فيميز
جميع ذلك على الصفة السابقة وكذا عنده عليه الصلوة والسلام تمييز فى

الجنان ودرجاتها وعدد سكانها ومقاماتهم فيها وكذا ما بقى من العوالم وليس
فى هذا مزاحمة للعلم القديم الازلى الذى لا نهاية لمعلوماته وذلك لان
ما فى العلم القديم لم ينحصر فى هذا العالم فان اسرار الربوبية واوصاف الالوهية
التى لا نهاية لها ليست من هذا العالم فى شئ ثم الروح اذا احبت الذات متعتها
بهذا التمييز فلذلك كانت ذاته الطاهرة صلى الله عليه وسلم تميز ذلك
التمييز السابق وتخرق به العوالم كلها فسبحان من شرفها وكرمها واقدرها
على ذلك ـ الرابع البصيرة وهى عبارة عن سريان الفهم فى سائر اجزاء الروح
كما يسرى فى جميعها ايضا لسائر الحواس مثل البصر والسمع والشم والذوق
واللمس فالعلم قائم بجميعها والبصر قائم بجميعها والشم قائم بجميعها والذوق
قائم بجميعها واللمس قائم بجميعها حتى انه ما من جوهر من جواهرها الا وقائم
به علم وسمع وبصر وشم وذوق ولمس فتبصرها من سائر الجهات وكذا بقية
الحواس فاذا احبت الروح الذات وزال الحجاب الذى بينهما امدتها بهذه
البصيرة فتبصر الذات من امام وخلف وفوق وتحت ويمين وشمال بجوهرها
كلها وتسمع كذلك وتشم كذلك وبالجملة فما كان للروح يصير للذات وقد
زال الحجب بين الذات الطاهرة وبين الروح الشريفة يوم شقت الملئكة صدره
الشريف صلى الله عليه وسلم وهو صغير ففى ذلك الوقت وقع الالتئام
والاصطحاب بين روحه وذاته صلى الله عليه وسلم فصارت ذاته تطلع على جميع
ما تطلع عليه روحه صلى الله عليه وسلم فلهذا صلى الله عليه وسلم كان يرى
من خلفه كما يرى من امامه وقد قال صلى الله عليه وسلم لاصحابه رضى الله تعالى

عنہم اقیموا رکوعکم وسجودکم فانی اراکم من خلفی کما اراکم من امامی فہذا سر الحدیث
واللہ تعالیٰ اعلم۔ الخامس عدم الغفلۃ وھو عبارۃ عن انتفاء اوصاف الجہل
واضداد العلم عن القدر الذی بلغ الیہ علمہا ووصل الیہ نظرہا فلا یلحقہا سہو
ولا غفلۃ ولا نسیان عن معلوم ای معلوم من القدر الذی وصلت الیہ ولیس
حصول المعلومات لدیہا علی التدریج بل یحصل ذلک بنظرہا دفعۃ واحدۃ فلیس
فی علمہا انہا اذا توجہت الی شیٔ غفلت عن غیرہ بل اذا توجہت الیہ حصل غیرہ
معہ بل لا یحتاج الی توجہ لان العلوم نظریۃ فیہا ففی اول نظرتہا حصلت لہا
علوم دفعۃ واحدۃ ثم دام لہا ما دامت ذاتہا فہذا ہو المراد بعدم الغفلۃ و
ہو ثابت لکل روح وانما تختلف فی قدر المعلوم فمنہا من علومہ کثیرۃ ومنہا
من علومہ قلیلۃ واعظم الارواح علما واقواہا نظرا روحہ علیہ الصلوۃ والسلام
لانہا یعسوب الارواح فہی مطلعۃ علی جمیع ما فی العوالم کما سبق دفعۃ واحدۃ
من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب بینہا وبین ذاتہ الطاہرۃ صلی اللہ
علیہ وسلم۔ امدتہا بعدم الغفلۃ حتی صارت الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم
مع عدم لحوق الغفلۃ لہا فی ذلک لکن الاطلاع لیس مثل الاطلاع فان اطلاع
الروح دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل التدریج والترتیب
بمعنی انہا ما من شیٔ تتوجہ الیہ فی العالم الا وتعلمہ لکن علمہ لا یحصل الا بالتوجہ
فاذا توجہت الی شیٔ آخر علمتہ وہکذا حتی تاتی علی ما فی العالم فلہا تسلط فی
العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجہ بعد توجہ ولا تطیق الذات ما تطیقہ الروح
من حصول ذلک فی دفعۃ واحدۃ وکذا یختلفان فی عدم الغفلۃ فانہ فی الروح

علی نحو ما سبق تفسیرہ واما فی الذات فہو بالنسبۃ الی توجہہا بمعنی انہا اذا
توجہت الی شیٔ لا یفوتہا ولا یلحقہا فی توجہہا الیہ سہو ولا غفلۃ ولا نسیان
واما اذا لم تتوجہ الیہ فانہا قد تغفل عنہ ویقع لہا فیہ السہو والنسیان و
لہذا قال صلی اللہ علیہ وسلم کما فی صحیح البخاری انما انا بشر انسی کما تنسون
فاذا نسیت فذکرونی قال ذلک حین وقع لہ السہو ولم ینبہوہ **قلت**
للہ درہ من امام فانہ قد اعطی للحقیقۃ حقہا واعطی للشریعۃ حقہا انتہی

عارف جامی قدس اللہ سرہ السامی نقد النصوص شرح الفصوص
میں تحریر فرماتے ہیں وذلک لان الحقیقۃ المحمدیۃ التی فی صورۃ الاسم الجامع
الالٰہی ہی التی تربّ صور العالم کلہا بالرب الظاہر فیہا فلا بد لہا من الاتصاف
بصفات الالٰہیۃ کلہا من العلم الشامل والقدرۃ الکاملۃ وغیرہما یتصرف
فی اعیان العالم علی حسب استعداداتہا ولکن ذلک انما ہو من جہۃ حقیقتہا
لا من جہۃ بشریتہا انتہی

مولانا وکیل احمد صاحب وسیلہ جلیلہ ص۳۰ میں تحریر فرماتے ہیں شاہ
ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ الطاف القدس میں تحریر فرماتے ہیں چون رفتہ
رفتہ سخن بحقائق غامضہ افتاد و ازان حالت نیز رمزی باید گفت چون آب از سر گذشت چہ یک
نیزہ وچہ یک مشت کمال عارف از حجر بحت بالا تر میرود و نفس کلیّہ بجائے جسد عارف
میشود وذات بحت بجائے روح او ہمہ عالم را طبعًا بعلم حضوری درخود بیند اس سے بڑھکر
کیا ہوگا یہ ایسا امر ہے جسے لسان شرع کھلکر بیان نہیں کرتی حضرت شاہ صاحب کا حوصلہ
تھا کہ آخر نہ رہ سکے اور کیفیت واقعیہ کو صاف بیان فرمایا جب ذات بحت بجائے روح

کے ہوتی تو کوئی شی و سر مخفی نہیں رہ سکتی انتہی **علی قاری** رحمہ الباری **مرقاۃ المفاتیح**
جلد ۲ ص ۳ میں تحریر فرماتے ہیں قال[۸۹] القاضی النفوس الزکیۃ القدسیۃ اذا تجردت
عن العلائق البدنیۃ عرجت واتصلت بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لہا حجاب فتریٰ
الکل کالمشاہد بنفسہا او باخبار الملک لہا وفیہ سر یطلع علیہ من تیسر لہ انتہی
اور **مناوی** نے **تیسیر شرح جامع صغیر** میں فتریٰ وتسمع الکل بیان کیا ہے۔
علامات[۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸] کی عبارات صوفیہ صافیہ کے طور پر ہیں جنکے مذاق سے ذریۃ نجدیہ
بیخبر ہیں پھر اسکے قبول کرنے میں گوناگوں شبہات ظاہر کئے بغیر رہنے کے نہیں ہاں خیال ہے
کسیقدر احادیث پیش کئے جاتے ہیں شاید گمراہان تیہ ضلالت بر سر راہ ہدایت آجائیں۔
محی السنہ بغوی معالم التنزیل میں اور **ابن خازن لباب التاویل** میں
ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں قال[۹۰] اوتی نبیکم علم کل شیء الا علم مفاتیح الغیب
انتہی۔ **حافظ عسقلانی** رحمہ اللہ تعالیٰ **فتح الباری شرح صحیح بخاری** جلد ۸
ص ۲۱۹ میں تحریر فرماتے ہیں مروی الطبرانی من طریق ابن مسعود قال[۹۰] اوتی نبیکم
صلی اللہ علیہ وسلم علم کل شیء الا علم مفاتیح الغیب انتہی **سیرۃ الاحمدیہ** میں ہے
وعن ابن[۹۰] مسعود قال اوتی نبیکم مفاتیح کل شیء غیر الخمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ
رواہ احمد ابو یعلی وعن ابن[۹۱] عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اوتیت مفاتیح کل شیء الا الخمس ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ رواہ احمد
والطبرانی بسند صحیح انتہی۔ ان احادیث سے کالشمس فی کبد السماء ثابت ہے کہ
ماسوی پانچ مفاتیح کے باقی سب کچھ آپ کو عنایت ہو چکا تھا اب اتنا ہی درکار ہے کہ ان پانچ کا
علم بھی آپ کو تھا یا نہیں جب یہ ثابت ہو جاوے کہ انکا علم بھی آپکو تھا تو پھر تمام اشیاء کا

علم آپ کے لئے حاصل تھا ایسا کہنے میں کوئی حرج نہ ہوگا لہذا اب ضرور ہوا کہ ہم دریافت کریں
کہ ان پانچ کے حصول کے واسطے علماء دین کا کیا خیال ہے بعد از تتبع کتب دینیہ و اسفار یقینیہ
جو دریافت ہوا وہ بعینہ ذیل میں درج کرے دیتا ہوں۔
تفسیرات الاحمدیہ فی الآیات الشرعیہ میں ہے ولک[۹۲] ان تقول ان علم ہذہ الخمسۃ
وان کان لا یعلمہا احد الا اللہ لکن یجوز ان یعلمہا من یشاء من محبیہ واولیائہ
بقرینۃ قولہ ان اللہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنی المخبر انتہی **علامہ شنوانی**
رحمہ اللہ تعالیٰ **جمع النہایہ فی بدء الخیر والغایہ** میں تحریر فرماتے ہیں لا[۹۳] یعلم متی تقوم
الساعۃ الا اللہ فلا یعلم ذلک ملک مقرب ولا نبی مرسل قال بعض المفسرین
لا یعلم ہذہ الخمس علماً لدنیاً ذاتیاً بلا واسطۃ الا اللہ فالعلم بہذہ الصفۃ مما
اختص اللہ تعالیٰ بہا واما بواسطۃ فلا یختص بہ تعالیٰ انتہی **محدث دہلوی**
اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں ومراد[۹۴] آنست کہ بے تعلیم الٰہی بحساب عقل
ہیچ کس اینہارا نداند اینہا از امور غیب اند کہ جز خدائے کسی آنرا نداند مگر آنکہ وے تعالیٰ از نزد خود
کسی را بوحی والہام بداناند انتہی **علامہ شیخ ابراہیم بیجوری** رحمہ اللہ تعالیٰ **شرح قصیدہ**
بردہ ص ۲۲ میں تحریر فرماتے ہیں ولم[۹۵] یخرج صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا الا بعد ان
اعلمہ اللہ تعالیٰ بہذہ الامور الخمسۃ انتہی پھر وہی **شنوانی** وہی **جمع النہایہ** میں تحریر
فرماتے ہیں وہذا[۹۶] الحصر ینافی ان بعض الاولیاء لہ الکشف واجیب بان ہذا الحصر
بالنسبۃ للعامۃ لا للخاصۃ وقد ورد ان اللہ تعالیٰ لم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من الدنیا حتی اطلعہ علی کل شیء انتہی۔ **علامہ عینی** نے **عمدۃ القاری شرح**
بخاری جلد ۱ ص ۲۳ میں فرمایا ہے قال[۹۷] القرطبی لا مطمع لاحد فی علم شیء من ہذہ

الامور الخمسة لهذا الحديث وقد فسر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قولہ تعالی وعندہ مفاتیح الغیب بھذہ الخمس قال فمن ادعی علم شئ منها غیر مسند الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان کاذبا فی دعواہ انتھی - امام مناوی رحمہ اللہ تعالے روض النضیر شرح جامع الصغیر مین تحریر فرماتے ہین [٩٨] فاما قولہ لا یعلمها الا ھو ففسر بانہ لا یعلمها احد بذاتہ ومن ذاتہ الا ھو لکن قد تعلم باعلام اللہ تعالی فان ثمہ من یعلمها وقد وجدنا ذلک لغیر واحد کما رأینا جماعة علموا متی یموتون وعلموا ما فی الارحام حال حمل المرأة وقبلہ انتھی ۔

ہرچند ان روایات سے قلب سلیم اور عبارات سے طبع مستقیم کو اطمینان ہوگیا ہوگا کہ علوم خمسہ یعنے مفاتیح الغیب کی تعلیم اولیا کو بھی ممکن ہو اتنا ہی نہین بعض کو بعض کا ان پانچ مین سے اعلام وقوع مین بھی آیا ہو پھر نبی برگزیدہ کے واسطے تو اوسکی تجویز مین کلام ہی کیا ہو بالخصوص جب ذکر قیام ساعت کے سوائے باقی چارون کا لوح محفوظ مین مذکور ہونا بالاتفاق مانا گیا ہو پھر لوح محفوظ آپ کے دفتر علمی کا ایک حرف ہو آپ کو اس سے اطلاع نہ ہو یہ جائے تامل نہین تو اور کیا ہو - تاہم چونکہ علحدہ صحیح اشارات اور صریح روایات سر دست اور پیش نظر ہون تو اونکا بیان بھی خالی از فائدہ نہین ہو بناءً علیہ ہر پانچ کا ثبوت جداگانہ درج ذیل کیا جاتا ہے ۔

اول ینزل الغیث کا مطلب اگر یہ مانا گیا ہو کہ زمان ومکان ومقدار نزول کمیتہ وکیفیتہ ذاتا کوئی جانتا نہین تو تو مسلم ہو مگر اسکا کوئی مدعی نہین کہ ذاتا بجز خداوند پاک کے کوئی جانتا ہو البتہ اگر یہ مراد لی ہو کہ اللہ تعالی کسی کو یہ علم بتاتا نہین اور بتانے سے جانا جاتا نہین تو بلحاظ ماسبق انفا لا نسلم موجب یہ کہ آیہ کل شئ احصینٰہ فی امام مبین مین

داخل ہو اور معلومات امام مبین کو علم نبوی شامل بھتیرے فرشتون کو معلوم ہو تو پھر نبی برگزیدہ اوسکے علم سے کیون محروم ابن جریر اپنی تفسیر مین وما ننزلہ الا بقدر معلوم کے نیچے حکم بن اسحاق سے نقل فرماتے ہین [٩٩] بلغنا ان اللہ تعالی ینزل مع المطر اکثر من عدد ولد ابلیس وولد آدم یحصون کل قطرة حیث تقع وما تنبت انتھی - اور ابن عساکر تاریخ دمشق مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین [١٠٠] ان جبرئیل حدثہ قال کل قطرة مطر تنزل من السماء موکل بها ملک من الملٰئکة یضعها موضعها انتھی - شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ تعالی صراط مستقیم شرح سفر السعادت [ص ۲۲] مین تحریر فرماتے ہین [١٠١] بالجملہ نوبتی استسقی میکرد ابو لبابہ بن عبد اللہ کہ یکی از مشاہیر صحابہ بود امر برخاست وگفت یارسول اللہ خرما در مربدہا است ودر آب باران خراب خواہد شد بر غم ابی لبابہ فرمود اللھم اسقنا حتی یقوم ابو لبابة عریانا فیسد ثعلب مربدہ بازارہ فامطرت فاجتمعوا الی ابی لبابة فقالوا انها لن تقلع حتی تقوم عریانا فتسد مربدک بازارک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففعل فاستھلت السماء انتھی ۔

اور اگر مضمون یہ ہو کہ خداوند پاک ہی نازل کرتا ہو اسکے استقلال مین کسی کے ذریعہ اور وسیلہ سے کامیابی نہین حاصل ہوتی تو محض بو الہوسی اور خام خیالی ہے سیرة احمدیہ [ص ۲۱] مین مواہب لدنیہ سے منقول ہو [١٠٢] عن جلہمة بن عرفطة قال قدمت مکة وقریش فی قحط فقائل منهم یقول اعتمدوا اللات والعزی وقائل منهم یقول اعتمدوا مناة الثالثة الاخری فقال شیخ وسیم حسن الوجہ جید الرأی انی تؤفکون ای کیف تصرفون عن الحق فیکم باقیة ابراھیم وسلالة اسمٰعیل قالوا

کانك عنيت ابا طالب فقال ايها فقاموا باجمعهم وقمت معهم فدققنا بابه فخرج الينا رجل حسن الوجه عليه ازار قد اتشح به فقاموا اليه وقالوا يا ابا طالب اقحط الوادی واجدب العيال فهلم فاستسق لنا فخرج ابو طالب ومعه غلام كانه شمس دجنة اي ظلمة وحوله اغيلمة فاخذه ابو طالب فالصق ظهره بالكعبة ولاذ ای طاف باصبعه الغلام وما فی السماء قطعة من سحاب فاقبل من ههنا وههنا واغدق ای كثر مطره وانفجر له الوادي واخصب النادي والبادي وفی ذلك يقول ابو طالب مادحًا للنبي عليه الصلوٰة والسلام وابيض يستسقی الغمام بوجهه ثمال اليتامی عصمة للارامل اخرجه ابن عساكر انتهی **منهاج الاحباب فی معرفة الآل والاصحاب** کے ص ۹۰ میں ہے وقد ذكر فی المغنی فی تفسير قوله المجيد وكلامه الحميد واذ استسقی موسی لقومه انه روی ان اعرابيا جاء الی رسول الله صلی الله عليه وسلم يشكو الجدب فقال يا رسول الله ما لنا بعير يأط ولا صبی يصطبح وانشأ يقول

اتيناك والعذراء تدمی لبانها	وقد شغلت ام الصبی عن الطفل
والقی بكفيه الفتی لاستكانة	من الجوع هونا لا يمر ولا يحلی
ولا شيء مما ياكل الناس عندنا	سوی الحنظل العامی والغسل
وليس لنا الا اليك فرارنا	واين فرار الناس الا الی الرسل

فقام النبی صلی الله عليه وسلم وهو يجر رداءه فصعد المنبر ثم رفع رأسه الی السماء وبكی حتی ابتلت لحيته فقال اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا اللهم اسقنا واغثنا غدقا مغدقا طبعا مؤنقا مورقا ديما وابلا سائلا عاجلا غير رائث نافعا غير ضار غيثا مؤنقا مورقا ديما درارا وابلا سائلا عاجلا غير رائث نافعا غير ضائر

ملأ

ملأ به الضرع وتنبت به الزروع وتحيی به البلاد وتغيث به العباد وتجعله بلاغا للحاضر والباد وتحيی به الارض بعد موتها وكذلك تخرجون قال والله ما رد يده الی نحره حتی التفت السماء باردافها وابلغت باوراقها فمطرنا اسبوعا فلما كانت الجمعة الثانية والنبي صلی الله عليه وسلم يخطب علی المنبر فدخل الاعرابي وقال يا رسول الله الغرق الغرق هلكت المواشی وانهدمت السيل وانهدمت البنيان فضحك النبی صلی الله عليه وسلم حتی بدت نواجذه فقال اللهم علی رؤس الجبال والآكام بطون الاودية وعلی منبت الزروع والاشجار فانجابت السحابة فاحدقت بالمدينة كالاكليل فقال النبی صلی الله عليه وسلم لله در ابی طالب لو كان حيا لقرت عيناه بی من ينشد قوله فقام علی رضی الله تعالی عنه فقال يا رسول الله اردت ـ

وابيض يستسقی الغمام بوجهه	ثمال اليتامی عصمة للارامل
يلوذ به الهلاك من آل هاشم	وهم عنده فی نعمة وفواضل
كذبتم وبيت الله يرفع احمد	وانا نقاتل دونه وتناضل
ونسلمه حتی نصرع حوله	ونذهل عن ابنائنا وحلائل

فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم اجل انتهی **مشكوٰة المصابيح** ۱۰۴۲ میں ہے عن ابی الجوزاء قال قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكوا الی عائشة رضی الله تعالی عنها فقالت انظروا قبر النبی صلی الله عليه وسلم فاجعلوا منه كوی الی السماء حتی لا يكون بينه وبين السماء سقف ففعلوا فمطرا مطرا حتی نبت العشب وسمنت الابل حتی تفتقت من الشحم فسمی عام الفتق رواه

الدارمی انتہی۔ سید سمہودی جواہر العقدین میں اور ابن حجر مکی صواعق المحرقہ میں اور محمد ابن مبارک منہاج الاحباب میں تحریر کرتے ہیں ان الحسن[105] العسکری المحبوس بسر من رای قحط الناس قحطا شدیدا فامر الخلیفۃ المعتمد بن المتوکل بالخروج للاستسقاء ثلثۃ ایام فخرجوا ولم یسقوا فخرج النصاری ومعہم راہب کلما مد یدہ الی السماء ہطلت ثم فی الیوم الثانی کذالک فشک بعض الجہلۃ وارتد بعضہم فشق ذلک علی الخلیفۃ فامر باحضار الحسن وقال ادرک امۃ جدک قبل ان یہلکوا فقال الحسن یخرجون غدا وازیل الشک انشاء اللہ تعالی وکلم الخلیفۃ فی اطلاق اصحابہ من السجن فاطلقہم فلما خرج النصاری للاستسقاء ورفع الراہب یدہ مع النصاری غیمت السماء فامر الحسن بالقبض علی یدہ فاذا فیہ عظم آدمی فاخذہ من یدہ وقال استسق فرفع یدہ فزال الغیم وطلعت الشمس بیضاء فعجب الناس من ذلک فقال الخلیفۃ للحسن ما ہذا یا ابا محمد فقال ہذا عظم نبی ظفر بہ ہذا الراہب من بعض قبور الانبیاء وما کشف عن عظم نبی تحت السماء الا ہطلت بالمطر فامتحنوا ذلک العظم فکان کما قال وزالت الشبہۃ عن الناس فرجع الحسن الی دارہ واقام عزیزا مکرما وصلات الخلیفۃ تصل الیہ انتہی۔ مشکوۃ المصابیح میں ہے وعن انس[106] ان عمر بن الخطاب کان اذا قحطوا استسقی بالعباس بن عبد المطلب فقال اللہم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا قال فیسقون رواہ البخاری انتہی۔ ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں ہے قال[107] ابو علی الحافظ اخبرنا ابو الفتح نصر بن الحسن السمرقندی قدم علینا بلنسیۃ عام اربعۃ وستین واربعمائۃ قال قحط المطر عندنا بسمرقند

فی بعض الاعوام فاستسقی الناس مرارا فلم یسقوا فاتی رجل صالح معروف بالصلاح الی قاضی سمرقند وقال لہ انی رایت رایا اعرضہ علیک قال وما ہو قال اری ان تخرج ویخرج الناس معک الی قبر الامام محمد بن اسمعیل البخاری وتستسقی عندہ فعسی اللہ ان یسقینا فقال القاضی نعم ما رایت فخرج القاضی ومعہ الناس واستسقی بہم وبکی عند القبر وتشفعوا بصاحبہ فارسل اللہ تعالی السماء بماء عظیم غزیر اقام الناس من اجلہ بخرتنک سبعۃ ایام او نحوہا ولا یستطیع احد الوصول الی سمرقند من کثرۃ المطر وغزارتہ وبین سمرقند وخرتنک ثلثۃ ایام انتہی۔ مشکوۃ المصابیح میں ہے وعن شریح[108] بن عبید قال ذکر اہل الشام عند علی وقیل العنہم یا امیر المومنین قال لا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الابدال یکونون بالشام وہم اربعون رجلا کلما مات رجل ابدل اللہ مکانہ رجلا یسقی بہم الغیث وینتصر بہم علی الاعداء ویصرف عن اہل الشام بہم العذاب رواہ احمد انتہی

مذکورہ بالا روایات میں ابو طالب کا توسل جناب سید الرسل سے اعرابی کی حکایت خود بدولت سے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا توسل حضرت عباس سے اور اہل سمرقند کا توسل قبر بخاری سے تو دریافت ہوا ہوگا مگر مثنوی شریف دفتر دویم میں حاجیوں اور ایک بادیہ نشین کی حکایت[109] بھی قابل غور ہے۔

زاہدی بُد در میان بادیہ — در عبادت غرق چون عبادیہ
حاجیان آنجا رسیدند از بلاد — دیدہ شان ہر زاہد خشک اوفتاد
جای زاہد خشک بود او تر مزاج — از سموم بادیہ بودش علاج
حاجیان حیران شدند از وحدتش — وان سلامت در میان آفتش

در نماز استادہ بد ہر روز ریگ — ریگ گز تفتش بجوشد آب و دیگ
گفتۂ سرمست بر سبزہ و گلست — یا سوارہ بر براق و دلدل است
یا کہ پائیش بر حریر و حلہ ہاست — یا سموم او را بہ از باد صبا است
ایستادہ تازہ روی اندر نماز — با خضوع و باخشوع و با نیاز
با حبیب خویشتن میگفت راز — ماندہ بد استادہ با فکر دراز
پس بماندند آن جماعت با نیاز — تا شود درویش فارغ از نماز
چون ز استغراق باز آمد فقیر — زان جماعت زندہ روشن ضمیر
دید کابش میچکد از دست و رو — جامہ اش تر بود ز آثار وضو
پس بپرسیدش کہ آبت از کجاست — دست را بر داشت کز سوی سماست
گفت ہرگاہیکہ خواہی میرسد — یا گہی باشد اجابت گاہ رد
مشکل ما حل کن ای سلطان دین — تا ببخشد حال تو ما را یقین
وانما سری بماز اسرارہا — تا ببریم از میان زنارہا
چشم را بکشود سوی آسمان — کہ اجابت کن دعای حاجیان
رزق جوئی را ز بالا خو گرم — تو ز بالا بر کشودستی درم
ای نمودہ تو مکان از لامکان — فی السماء رزقکم کردہ عیان
در میان این مناجات ابر خوش — زود پیدا شد چو پیل آبکش
ہمچو مشک از ابر باریدن گرفت — در گو و در غارہا مسکن گرفت
ابر می بارید چون مشک اشکہا — حاجیان جملہ کشادہ مشکہا
یک عجائب در بیابان رو نمود — ابر چون مشکی دہن را بر کشود

یک جماعت زان عجائب کارہا — می بریدند از میان زنارہا
قوم دیگر را یقین در ازدیاد — زین عجب واللہ اعلم بالرشاد
قوم دیگر ناپذیرا ز ترش و خام — ناقصان سرمدی تم الکلام

ثانی یعلم ما فی الارحام یہاں بھی بدستور اگر یہ کہا جاتا ہو کہ بلا اعلام الٰہی کسی کو جنین کی کیفیت معلوم نہین ہو تو مسلم مگر اس سے ما فی الاحام کا اللہ پاک کے اعلام سے جاننا منتفی نہین ہوتا پس کافی ہو اس بارہ مین ملاحظہ گذشتہ علامت ۹ کا اور محتاج بیان نہین کہ فیضان ہمچو علوم کا اس عبارت مین کی جماعت پر بذریعۂ ذات بارکات نبوی علیہ الصلوۃ والتحیات ہی ہو پھر علم نبوی مین تردد کیون کیا جاوے **صاحب کتاب الابریز** صہ ۱۵۵ مین اپنے شیخ عارف عبد العزیز قدس سرہ سے ایک تقریر دلپذیر کی ضمن مین یون قلمبند کرتے ہین قلت[۱۱۰] للشیخ رضی اللہ عنہ فان علماء الظاہر من المحدثین وغیرہم اختلفوا فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل کان یعلم الخمس المذکورات فی قولہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ الآیۃ فقال کیف یخفی امر الخمس علیہ صلی اللہ علیہ وسلم والواحد من اہل التصرف من امتہ الشریفۃ لا یمکنہ التصرف الا بمعرفۃ ہذہ الخمس انتہی ۔ بالخصوص جب روایات ذیل بھی مؤید مقصود موجود ہون تو خیالات ابنا زمان سرے سے مردود ❊

امام قسطلانی مواہب اللدنیہ مین اور **مولانا کرامت علی سیرۃ الاحمدیہ** مین نقل کرتے ہین عن[۱۱۱] ابن عباس رضی اللہ عنہما قال حدثتنی ام الفضل قالت مررت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک حامل بغلام فاذا ولدتہ فاتینی بہ قالت یا رسول اللہ انی لی ذلک وقد تحالفت قریش ان لا یأتوا النساء قال ھو

ما اخبرتك قالت فلما ولدته اتیته فاذن فی اذنه الیمنی واقام فی الیسری والباه من ریقه وسماه عبدالله وقال اذهبی بابی الخلفاء فاخبرت العباس فاتاه فذکر له فقال هو ما اخبرتها هذا ابو الخلفاء حتی یکون منهم السفاح حتی یکون منهم المهدی رواه الخطیب وابونعیم انتهی۔ یہ علم مافی الارحام کے باب مین صرف حالت حمل کی ہی نظیر نہین ہے بلکہ سفاح اور مہدی کی نسبت قبل از حمل کی بھی تعبیر ہے پھر علیحدہ روایتین ملاحظہ فرماکر اطمینان حاصل کرلیجئے ۞

خطیب تبریزی مشکوٰۃ المصابیح مین نقل کرتے ہین [۱۱۲] وعن ام الفضل بنت الحارث انها دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یارسول الله انی رائت حلماً منکراً اللیلة قال وما هو قالت انه شدید قال وما هو قالت رایت کان قطعةً من جسدك قطعت ووضعت فی حجری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم رائت خیراً تلد فاطمة انشاء الله غلاماً یکون فی حجرك فولدت فاطمة الحسین فکان فی حجری کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحدیث رواه البیهقی فی دلائل النبوة انتهی ۞

یہان پر دخل بیجا کا دفعیہ عبارت کتاب الابریز ص۱۵۵ سے ہوجائیگا جو فرمایا ہے [۱۱۳] وسألته رضی الله تعالی عنه عن قوله تعالی وما یکون لنا ان نعود فیها الا ان یشاء الله ربنا ما هذا الاستثناء من شعیب علیه السلام فان الاستثناء یقتضی الشك وعدم الثبوت علی الحالة التی هو علیها فقال الاستثناء محض رجوع الی الله تعالی وذلك هو محض الایمان لان اهل الفتح ولاسیما الرسل علیهم السلام یشاهدون فعل الله فیهم وانه لاحول لهم ولاقوة وان الفعل الذی یظهر علی ذواتهم انما هو

من الله تعالی فاذا استثنی صاحب هذه الحالة فقد غرق فی بحر العرفان وارتقی الی اعلی درجة الایمان انتهی ۞

پھر منکرین کو یہ طور ناپسند ہونے کی جہت سے اگر منظور نہین تو بفضلہ تعالی اور روایات کتب مستندہ مین نظر سے دور نہین۔ علامہ ابن حجر مکی نے صواعق المحرقہ مین بھی محمد بن مبارک نے منہاج الاحباب مین ضمن قصہ نکاح فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا مین نسائی سے دعا کے بول یہ بیان کئے ہین کہ جناب رسالت مآب نے [۱۱۴] بہر دو مصداق قران السعدین یا بقول امامیہ مضمون مرج البحرین پر قطرات ماء قراح کے چھڑک کر فرمایا اللّٰهم بارك فیهما وبارك لهما فی نسلهما وفی روایة فی شملهما وفی روایة فی شبلیهما قیل وهو مصحف فان صحت فالشبل ولد الاسد فیکون ذالك کشفاً واطلاعاً منه صلی الله علیه وسلم علی انها تلد الحسنین فاطلق علیهما شبلین وهما کذالك رضوان الله تعالی علیهم اجمعین انتهی ۞

علامہ شیخ حسین بن محمد ابن حسن الدیار بکری رحمہ اللہ تعالی اپنی تاریخ الخمیس فی ذکر انفس النفیس ص۱۹۵ مین تصریح فرماتے ہین [۱۱۵] وقدم وفد نخع وهم آخر الوفود قدوماً علیه صلی الله علیه وسلم وکان قدومهم فی نصف المحرم سنة احدی عشرة فی مائتی رجل فنزلوا دار الاضیاف ثم جاؤا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مقرین بالاسلام وقد کانوا بایعوا معاذ بن جبل وقال رجل منهم یقال له زرارة بن عمر یارسول الله انی رائت فی سفری هذا عجباً قال وما رائت قال رائت اتاناً ترکتها کانها ولدت جدیاً اسفع احوی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هل ترکت مصرة علی حمل قال نعم قال فانها ولدت غلاماً وهو ابنك قال یارسول الله فما باله اسفع احوی قال ادن منی فدنا منه فقال هل بك من برص تکتمه

قال والذي بعثك بالحق نبيا ما علم به احد ولا اطلع غيري عليه انتهى ۔ یہ نبی برگزیدہ کے علم مافی الارحام کا نمونہ تھا اگر مزاج کسلمند اور ناچاق نہ ہو اور طبیعت بدستور ہیچ مضامین کے اصغا کی مشتاق ہو تو ساتھ ہی صحابہ کے علم مافی الارحام کا بھی اولاً ایک شمہ حوالۂ بیان ہو پھر تانیا کاہن شام کا ذکر اور اولیاء کرام کے اظہار شان ہو ❖

شیخ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تاریخ الخلفاء ص۵۰ میں ارقام فرماتے ہیں وعن عائشة رضی اللہ تعالیٰ عنها ان ابابکر نحلها جاد عشرين وسقا من ماله بالغاية فلما حضرته الوفاة قال يا بنية والله ما من الناس احد احب اليّ غنى منك ولا اعز عليّ فقرا بعدي منك واني كنت نحلتك جاد عشرين وسقا فلو كنت جددتيه واحتزتيه كان لك وانما هو اليوم مال وارث وانما هو اخواك واختاك فاقتسموه على كتاب الله فقالت يا ابت والله لو كان كذا وكذا لتركته انما هي اسماء فمن الاخرى فقال ذو بطن بنت خارجة اراها جارية رواه مالك وفي رواية قال ذات بطن ابنة خارجة قد القى في روعي انها جارية فاستوص بها خيرا فولدت ام كلثوم رواه ابن سعد انتهى ۔ **نزہۃ الناظرین ص۴۵** میں ہے فزوجها طلحة بن عبد الله انتهى ۔ سبحان اللہ صدیق اکبر تو افضل الناس بعد الانبیاء تھے نبی کریم کے فیضان سے ایک نوجوان صحابی کا حال قابل غور و خیال ہے وہ بھی سن لینا خالی از ثواب نہیں ہے ❖

امام کمال الدین دمیری رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب حیاۃ الحیوان میں حوالہ بیان کرتے ہیں وعن ابن ابی لهيعة عن ابی الاسود عن عروة قال لقي رسول الله صلی الله عليه وسلم رجلا من اهل البادية وهو متوجه الى بدر لقيه بالروحاء فسأله القوم

من الناس فلم يجد واعنده خبرا فقالوا له سلم على رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال افيكم رسول الله فقالوا نعم فجاء وسلم عليه ثم قال ان كنت رسول الله فاخبرني ما في بطن ناقتي هذه فقال له سلمة بن سلامة بن وقش وكان غلاما حدثا لا تسئل رسول الله صلی الله عليه وسلم واقبل عليّ فانا اخبرك عن ذلك نزوت عليها ففي بطنها سخلة منك فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم مه فحشت الرجل ثم اعرض عنه رسول الله صلی الله عليه وسلم فلم يكلم بكلمة واحدة حتى قفلوا واستقبلهم المسلمون بالروحاء يهنونهم فقال سلمة يا رسول الله ما الذي يهنئونك والله ان رأينا الا عجائز صلعا كالبدن المعقلة فنحرناها فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان لكل قوم فراسة وانما يعرفها الاشراف رواه الحاكم في المستدرك وقال هذا صحيح مرسل وحكاه ابن هشام في سيرته انتهى ❖

عجیبہ عارف جامی قدس سرہ السامی سلسلۃ الذہب ص۲۲۵ میں تحریر فرماتے ہیں

گشت پر باد مفسدے رابوق	برد نفسش نفیر بر عیوق
شد پے میل خویش محلہ جوئی	گرد صحرا و دشت در تگ و پوی
اشترے یافت ناگہان مادہ	بہر مقصود خویش آمادہ
خواست با او شود بزودی جفت	شتر از کار سر کشید و نخفت
چون میسر نشد تمنا یش	بست چوبی بعرض بر پایش
پا بران جا نہاد و پیش خزید	مردہ رنگیش بآنچہ خواست رسید
شاخ سبز درخت ہمود شش	رو بآن کرد بوسہ بر بودش
بود در کار خود بدان تلبیس	شد مصور بپیش او ابلیس

گفت کای بدسیر چہ کارست این — مایۂ صد ہزار عار است این

ہرکہ بیند از شریف و وضیع — از تو این صورت رکیک وشنیع

پیش ازان کاندران زند طبعت — بر من از جہل میکند لعنت

بخدا تا من از عناد و جحود — زادم و آدمی شدم مردود

ہرگز این حیلہ ور دلم نہ خلید — وین قباحت بخاطرم نرسید

خود زنی در چنین مکائد گام — من تبلقین آن شوم بدنام

تبلیہ غالباً عادات شریفۂ نبویہ یہ تھیں کہ غیر مہذب کارروائی کے بیان سے آپ کو اکثر چشم پوشی منظور اور کسی کے اظہار عیب سے اغماض پسند ہوتا تھا چنانچہ علامت[118] مین اسکی طرف ایما بھی ہو البتہ کسی موقع پر مناسب وقت معلوم ہوتا تو کچھ رمز و اشارہ سے ارشاد فرمادیا کرتے تھے حمزہ بن حسن اصفہانی کتاب افعل مین تحریر فرماتے ہین[119] حضر خوات ابن جبیر سوق عکاظ فوجد امرأۃ قد عرضت انحاءً لها للبيع ففتح نحيا منها فنظر اليه وجعله في احدى يديها ثم فتح آخر ونظر اليه وجعله في يدها الاخرى فلما اشغل يديها بهما رفع رجليها واقبل على عمله وهي لا تقدر ان تدافع حفظا لما في النحيين فلما اقضى شغله قام عنها فقالت له لا هنيت فضرب بها المثل اشغل من ذات النحيين واظلم من خوات قال ابو عمرو ابن عبد البر في الاستيعاب وفي هذه القصة يقول خوات. فشدت على النحيين كفي ضنينة. واعجلتها والفتك من فعلاتي. قال الرشاطي في اقتباس الانوار[120] وذكر عمرو ابن شبية في كتاب اخبار المدينة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم راى في بعض غزواته خواتا مع نسوة يحدثن عند اراك بمر الظهران فقال

له رسول الله مالك يا عبد الله قال الشمس طلع البعيري وقد عرف رسول الله صلى الله عليه وسلم انه لا بعير له ولا ناقة فقال له صلى الله عليه وسلم اما ترك بعيرك شراده بعد فاستحيا خوات وجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يكرر ذلك عليه ما زحا له انتهى ❖

علامت[121] مین سلمہ سے اعراض کرنے کی جہت یہی تھی کہ اوسنے واقعی حالت صاف بولون مین کہہ ڈالی اور آپ کو ایسے وحشیانہ امور اور غیر مہذب دستور مین سکوت پسند تھا ابنائے زمان کہین اسے آپ کی لاعلمی پر محمول نہ کر بیٹھیں بیان واقعہ مین سلمہ کی رائے صائب تھی فقرہ مہ فحشت الرجل سلمہ کے کہے کا مصدق ہو والحمد للہ علی ذلک۔ یہ تو پھر بھی ایک صحابی (نوجوان گبرو ہی سہی) کے علم ما فی الارحام کے نسبت کلام تھا اب آپکی امت کے اولیائے کرام کا کچھ ذرا سا تذکرہ حیرت خیز مشاہدہ کیجئے اور اوسمین بھی ایک جنین کا تعجب انگیز طرفہ ماجرا ملاحظہ مین لیجئے جو ہنوز شکم مادر سے بروز بھی نہ کرچکا تھا پھر ظاہری تحصیل مناصب جلیل تو کہان تھی ایسے نے استعداد خدا داد کی کیا ہی داد دی ہو۔ وذلک فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم ❖

علامہ شیخ محمد بن یحیی[122] تادفی حنبلی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب قلائد الجواہر مین تحریر فرماتے ہین قال الشیخ تقی الدین محمد الواعظ البتبانی فی سبب مولد عدی بن مسافر قال کان والدہ مسافر ابن اسمعیل قد دخل الغابۃ ومکث بها اربعین سنۃ ثم انه رای فی المنام قائلا یقول له یا مسافر اخرج وجامع زوجتک یاتیک ولی للہ تعالی یکون تذکرتہ فی المشرق والمغرب فخرج واتی زوجتہ فقالت لا حتی تصعد هذہ المنارۃ وتنادی یا اهل هذہ البلدۃ انا مسافر قدمت وقد

امرت ان اعلوا فرسی فمن علی فرسہ اتاہ ولیٌّ قال فولدت لاجلہ ثلثمائۃ وثلثۃ
عشر ولیاً فلما حملت بہ امہ مر الشیخ مسلم والشیخ عقیل علی دارہ وھی تستقی
فقال الشیخ مسلم للشیخ عقیل انظر الذی انظر قال وما ھو قال نور ساطع علی
من جوف ھذہ المرأۃ الی السماء فقال عقیل ھذا ولدنا عدی تعالوا حتی نسلم
علیہ فجاؤا الیہ وقالوا السلام علیک یا عدی السلام علیک یا ولی اللہ ثم
ساحوا سبع سنین وجاؤا فراؤہ یلعب مع الصبیان ویتکنی ویقول انا عدی
بن مسافر فطلبوہ وسلموا علیہ مرۃً فرد علیہم ثلث مرات فقالوا لم ترد علینا ثلث
مرات فقال لانکم سلمتم علیّ وانا فی بطن امی مرتین ولولا حیائی من عیسیٰ بن
مریم علیہ السلام لوددت علیکم من بطن امی مرتین انتہی ❊

حضرت سید علی ہمدانی قدس سرہ الصمدانی کا معاملہ کاشمیر میں ایک جوگی
کے ساتھ اور رنگ بتانا گائی کے شکم میں اوسکے بچے کا پھر بعد ازوبح نکالنا بچے کو اور
آپکے فرمودہ کے موجب ہونے کی برکت سے اضلاع کاشمیر میں اسلام کے شیوع اور
دین حق کے سطوع کا ذکر رسالہ اسراریہ میں قابل مطالعہ ہے اما خوف اطالت کلام
مانع اسلئے حالت حمل میں علم ما فی الارحام کی مسبوقۃ الذکر ایک ہی نظیر پیش کی اب
بحث کا اختتام قبل از حمل علم ما فی الارحام پر ہے ❊

ثمرات الاوراق میں ایک حکایت کسیقدر طول سے ذکر کی ہے جسکا خلاصہ ابن
حجر اپنے **فتاوی حدیثیہ** کے صفحہ ۸۹ پر یوں تحریر کرتے ہیں حکی الآجری ان ھند
ام معاویۃ رضی اللہ تعالی عنہما دخل علیہا وھی فی خیمتہا نائمۃ مجللۃ بشعرھا
صدیق لزوجہا الظنہ انہ قدم من السفر فاحست بہ وفزعت فقال انا فلان وظننت

ان زوجک قدم وخرج فراٰہ اھل الحی فلم یشکوا انہ زنی بہا فلما قدم زوجہا بلغہ الخبر
فعزم علی قتلہا فمنعہ ابوھا حتی کاد حیاھما ان یقتتلوا فاصطلحوا علی ان یمضوا
الکاھن الشام لیخبرھم بصحۃ ما کان ثم دخل علیہا ابوھا وقال یا بنیۃ ان کان حقا
ما یقولون فدعینی استر عیبی وعیبک بالسیف ونقاتل القوم لئلا نمضی الی
الکاھن فیفضحنا ویفضحک وان کنت بریئۃ سرنا الی الکاھن فحلفت لہ واکدت
انہا بریئۃ فخرج الجمیع الی الشام فلما قربوا من الکاھن اضطربت ھند وتغیرت
فقال لہا ابوھا ما شانک الیس قد حذرتک الفضیحۃ بالکاھن فقالت واللہ
ما انا الا بریئۃ وما جزعت الا انا نمضی الی بشر مثلنا وقد یغلط ویوتی علیہ
فان قال زنت نثبت للعرۃ فینا وصدقہ جمیع العرب فقال لہا حقا ما قلت
فقال لہم نحن نمضی الی بشر مثلنا قد یصیب وقد یخطی لکن نخباء لہ خباءً
حتی نختبرہ وعلمہ فساعدوہ علی ذلک وجعلوا لہ قمحۃ فی ذکر مہر وربطوہ
بشعرۃ فلما دخلوا علیہ قالوا لہ ان امرأۃ ھذا قد اتھمت بزنا فاخبرنا عن صدق
ذلک اوکذبہ فقال ابوھا انا احبأنا لک خباء ما ھو فقال خبأ تم تمرۃ فی کمرۃ
فاتوہ بہا فلمس علی ظہرھا فقال ھند لیست بزانیۃ وستلد ملکا اسمہ
معاویۃ فکبر القوم وخرجوا عنہ وفرحوا فاخذ بعلہا بیدھا رجاء ان یکون
الولد منہ فنترت یدھا منہ وقالت واللہ لا تقربنی ابدا ولا ترانی ابدا وقال
ابوھا واھلہا واللہ ما رأیتہا ابدا ومنعوھا بالسیف فخطبہا ابو سفیان و
عبد اللہ بن جدعان فعرض علیہا ابوھا فقالت اما ابو سفیان فصعلوک
لکنہ نجیب واما عبد اللہ فحسن الصورۃ لکنہ لا ینجب انکحنی ابا سفیان فولدت

صنه معاویة رضی الله تعالی عنه ونکح عبدالله غیرها فولدت له ولدا فطاف به یوما فرای جملا وشاة فقال له یا ابت هذه ابنة هذا واراد ان الشاة بنت البعیر فقال له فی الحال نعمت المرأة هذه التی قالت انی لا انجب وبهذا الحکایة تعلم ان ما مر من ان المغیبات لا تعلم الا جملة ولا یعرف تفصیلها انما هو باعتبار اکثر الاحوال واما فی بعضها فتعلم تفصیلا لکن الصواب انه یکون من علوم الانبیاء التی حفظت ودونت ولم تتبدل انتهی

مولانا جلال الدین رومی مثنوی معنوی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

آن شنیدی داستان بایزید — که ز حال بوالحسن از پیش دید
روزی آن سلطان تقوی میگذشت — با مریدان جانب صحرا و دشت
بوی خوش آمد مر او را ناگهان — در سواد ری ز حد خارقان
پس در آنجا ناله مشتاق کرد — بوی را از باد استنشاق کرد
بوی خوش را عاشقانه می کشید — جان او از باد باده می چشید
چون درو آثار مستی شد پدید — یک مرید او را ازان دم در رسید
پس بپرسیدش که این احوال خوش — که برون است از حجاب پنج و شش
گاه سرخ گاه زرد و گه سفید — میشود رویت چه حالست و نوید
گفت بوی بوالعجب آمد بمن — همچنان که مر نبی را از یمن
که محمد گفت بر دست صبا — از یمن می آیدم بوی خدا
از اویس و از قرن بوی عجب — مر نبی را مست کرد و پر طرب
پیرهن در مصر رهن یک حریص — پر شده کنعان ز بوی آن قمیص

گفت زین سو بوی یاری میرسد — کاندرین ده شهریاری میرسد
بعد چندین سال می زاید شهی — میزند بر آسمانها خرگهی
چیست نامش گفت نامش بوالحسن — حلیه اش وا گفت ز ابرو و ذقن
قد او و رنگ او و شکل او — یک بیک وا گفت از گیسو و رو
که حسن باشد مرید امتم — درس گیرد هر صباح از تربتم
روش از گلزار حق گلگون بود — از من او اندر مقام افزون بود
بر نوشتند آن زمان تاریخ را — از کباب آراستند آن سیخ را
چون رسید آن وقت و آن تاریخ راست — زان زمین آن شاه پیدا گشت و خاست
همچنان آمد که او فرموده بود — بوالحسن از مردمان آنرا شنود
هر صباحی تیز رفتی بے فتور — بر سر گورش نشستی با حضور
تا مثال شیخ پیشش آمدی — تا که بی گفتنی شکالش حل شدی
تا یکی روزی بیامد با سعود — گورها را برف نو پوشیده بود
توے بر توے برفها همچون علم — قبه قبه دیده شد جانش بغم
بانگش آمد از حظیره شیخ حی — ها انا ادعوک کی تسعی الی
حال او زان روز شد خوب پدید — آن عجائب را که اول می شنید
لوح محفوظ است پیشش اولیا — از چه محفوظ است محفوظ از خطا
نی نجوم است و نه رمل است و نه خواب — وحی حق والله اعلم بالصواب

ثالث وما تدری نفس ماذا تکسب غدا الآیة اور بوضاحت ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ پانچوں امور امت کے کاملین تک بھی جاتے ہیں ملاحظہ ہو علامت ۱۰۱ میں

قول حسن عسکری کا مذاق ازیل الشک پھر حضور پرنور کی نسبت یہ گمان لاعلمی کیسا گرچونکہ یہ ایک بڑا شبہ مانا جاتا ہو لہٰذا اس بارہ مین بھی کسیقدر تحقیق ضرور ہو ۔

مشکوٰۃ المصابیح مین ہو وعن[۱۲۴] ابی قتادۃ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتأتون الماء انشاء اللہ غدا الحدیث رواہ مسلم وعن[۱۲۵] سہل بن الحنظلۃ انہم ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت علی جبل کذا وکذا فاذا بہوازن علی بکرۃ ابیہم بظعنہم ونعمہم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا انشاء اللہ تعالی الحدیث رواہ ابوداؤد ان احادیث مین کے استغنا با وجودیکہ علما[۱۲۳] مین اسکا جواب دیاگیا ہو شاید کسی کو تردد مین ڈالے اس جہت سے اوسی کتاب کے ایک اور بھی حدیث دیکھیے جسمین کوئی تردد کا موجب نہین ہو وعن[۱۲۶] سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لاعطین ھذہ الرایۃ غدا رجلا یفتح اللہ علی یدیہ یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ فلما اصبح الناس غدوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلہم یرجون ان یعطاہا فقال این علی بن ابی طالب قالوا ہو یا رسول اللہ یشتکی عینیہ قال فارسلوا الیہ فاتی بہ فبصق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عینیہ فبرأ حتی کان لم یکن بہ وجع فاعطاہ الرایۃ الحدیث متفق علیہ انتہی

برخلاف اسکے منکرین اوسی کتاب کے یہ حدیث پاتین پیش کرتے ہین وعن[۱۲۷] الربیع بنت معوذ ابن عفراء قالت جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی فجلس علی فراشی کمجلسک منی فجعلت جویرات یضربن بالدف ویندبن من

قتل من آبائی یوم بدر اذ قالت احداہن وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ھذا وقولی بالذی کنت تقولین رواہ البخاری انتہی ۔ فی الحقیقت مخالفین کے متمسکات اور منکرین کے استدلالات مین البتہ یہ حدیث بڑا سرمایہ گنا جاتا ہو جو اونکی بنائی خیالات کنفی کا اصل پایہ کہا جائے تو بھی نادرست نہین ہو ۔ کیونکہ وجہ اوسکی شارحین پاتین کے کلام سے بادی النظر مین مربوط اور مضبوط معلوم ہوتی ہو ۔

مفاتیح شرح مصابیح مین ہو وھذا[۱۲۸] الکراھۃ علیہ الصلوٰۃ والسلام نسبۃ علم الغیب الیہ مطلقا لانہ لا یعلمہ کذالک الا اللہ وانما یعلم الرسول من الغیب ما اخبرہ اللہ تعالی او لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی لعلو منصبہ عن ذالک صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ۔ علامہ مظہری بھی شرح مصابیح مین اسی کے ہمکلام ہین اونکی عبارت یہ ہو وعلۃ[۱۲۹] نہیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تلک الجاریۃ عن التکلم بقولہا وفینا رسول اللہ یعلم ما فی غد انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کرہ ان یقول احد انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب مطلقا لان الغیب لا یعلمہ الا اللہ بل یجب ان یقال یعلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الغیب ما اخبرہ اللہ تعالی بہ ویحتمل ان یکون کراھۃ ذالک الکلام ان وصفہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فی اثناء ضرب الدف وفی اثناء مرثیۃ اولئک القوم المقتولین لا یلیق بمنصبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بل ھو اجل واشرف من ان یذکر بھذہ العبارۃ فی اثناء ضرب الدف انتہی

علی قاری بھی اسی طورسے مرقاۃ المفاتیح مین تحریر فرماتے ہین وانما[۱۳۰] منع القائلۃ بقولہا وفینا نبی الخ لکراھۃ نسبۃ علم الغیب الیہ لانہ لا یعلم الغیب الا اللہ وانما یعلم الرسول من الغیب ما اعلمہ او لکراھۃ ان یذکر فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیۃ القتلی

لعلو منصبه عن ذلك انتهى۔ ان تینوں شارحوں نے منع کی دو وجہ علتیں بتلائیں جس میں
سے مخالفین نے علت اولیٰ کو جو سقیم ہوا کرتی ہو خواہش نفس سے پسند کر لی اور اہل حق نے
توجیہ ثانی کو اختیار کی ہو ان دونوں میں کون بھٹک کر علیم ہوا اور کون بر سر راہ مستقیم اسکا
اندازہ اصل حقیقت دریافت ہوئے بغیر گو مشکل ہو لہٰذا احادیث پائین کو نظر تامل سے
دیکھنا پر ضرور ہو لعل الله یحدث بعد ذلك امرا ؂

مشکوٰۃ المصابیح میں ہو [۱۳۱] وعن انس قال کنا مع عمر بین مکة والمدینة فترائینا
الهلال وکنت رجلا حدید البصر فرأیته ولیس احد یزعم انه رآه غیری فجعلت
اقول لعمر اما تراه فجعل لا یراه قال یقول عمر سأراه وانا مستلق علی فراشی ثم انشاء
یحدثنا عن اهل بدر قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یرینا مصارع اهل
بدر بالامس یقول هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله وهذا مصرع فلان غدا ان شاء الله
قال والذی بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود والتی حدها رسول الله صلی الله علیه وسلم
الحدیث رواه مسلم [۱۳۲] وعنه قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم شاور حین بلغنا
اقبال ابی سفیان وقام سعد بن عبادة فقال یا رسول الله والذی نفسی بیده لو
امرتنا ان نخیضها البحر لاخضناها ولو امرتنا ان نضرب اکبادها الی برك الغماد لفعلنا
قال فندب رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس فانطلقوا حتی نزلوا بدرا فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم هذا مصرع فلان ویضع یده علی الارض ههنا وههنا قال
فما ماط احدهم عن موضع ید رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم انتهى ؂

حاصل یہ کہ غزوہ بدر میں هذا مصرع فلان غدا ان شاء الله اور هذا مصرع فلان فرمایا
تھا جسکی نسبت عمر کی خبر ہو کہ والذی بعثه بالحق ما اخطؤا الحدود والتی حدها رسول الله

صلی الله علیہ وسلم اور انس کی اثر ہو کہ فما ماط احدهم عن موضع ید رسول الله صلی الله
علیہ وسلم جب اتنا ذہن رسا اور فکر صائب نے قبول کر لیا تو اب غور کیجئے کہ لڑکیاں جنکی
نسبت لیضربن بالدف ویندبن من قتل من ابائی یوم بدر کہا گیا ہو بدر کے کشتوں کا ذکر
کرتیں اور مرثیہ کہتی تھیں جب ہذا مصرع فلان غدا کا موقع آگیا تو بلحاظ اسی قرینہ کے
ایک لڑکی نے اس مضمون کو موزون کر کے وفینا نبی یعلم ما فی غد کہہ ڈالا
اب خیال کرنا ہو کہ احتمال اول کو مسلم یا مگر اس معصومہ پر جو محاکات امر واقعی کی کر رہی ہو
کہ تقصیر السہو اور گیر کیسی پھر احتمال ثانی ہی متعین ہو ؂ فقط

عمدۃ المخالفین **مولوی عبد الحی** امام آف مسجد مولمین یہاں پر **نضرة النعیم**
میں بعد از بیان عبارت مرقاۃ رقم فرماتے ہیں اقول الاحتمال الاخیر یرده ما فی روایة
الحاکم عن انس فخرجت جوار من بنی النجار وهن یقلن۔

نحن جوار من بنی النجار	یا حبذا محمد من جار

لانه ههنا ذکر النبی صلعم فی اثناء ضرب الدف فلو کان محظور المنع ههنا ایضا انتهى بلفظه
والجواب عن هذا بانه ما قال بعض الافاضل المشار الیه فی الفضیلة بالانامل
ان المذکور فی الاحتمال الاخیر حرف الواو فی قولهم لکراهة ان یذکر فی اثناء ضرب الدف
واثناء مرثیة القتلی وحرف الواو یکون للجمع المطلق کما صرح به ابن الحاجب فی بحث العطف
والجمع بحرف الجمع کالجمع بلفظ الجمع صرح به الغفور تحت قول المصنف وما یقوم مقامها
الجمع والف التانیث فیکون علة المنع فی الاحتمال الاخیر مجموع الامرین ذکر سید المرسلین
فی اثناء ضرب الدف واثناء مرثیة القتلی ففی روایة الحاکم وان وجد الامر الاول اعنی ضرب
الدف فقط لکن بجزء العلة لا یثبت الحکم التام صرح به فی الحسامی فی بحث الاسباب والعلل

نقدم المنع فی روایۃ الحاکم لعدم العلۃ التامۃ فما ذکرہ عمدۃ المخالفین مما لا یعبأ بہ ولا یلتفت الیہ انتہی

واقول لو کان مدار المنع علی زعوم المخالف العنید لم یسکت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایضا عن المنع والانکار علی حسان بن ثابت الانصاری رضی اللہ تعالی عنہ فی ما قال فی جملۃ قصیدۃ ذکر الزرقانی فی ص ۲۲۹ من الجلد السابع من شرح المواہب۔ [۱۳۳]

نبی یری ما لا یری الناس حولہ ۔۔۔ ویتلو کتاب اللہ فی کل مشہد
فان قال فی یوم مقالۃ غائب ۔۔۔ فتصدیقہا فی ضحوۃ الیوم او غد

وعلاج الاختلاج مذکور فی ص ۔۔ من الجلد الثالث منہ حیث قال [۱۳۴] ذکر ابن اسحق انہ لما انہزم المشرکون لحق مالک بالطائف فلما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد ہوازن سالہم عنہ فقالوا ہو مع ثقیف فقال اخبروہ انہ ان اتانی مسلما رددت الیہ اہلہ ومالہ واعطیتہ مایۃ من الابل فاتا مالک بذلک فرکب مستخفیا فادرکہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجعرانۃ او بمکۃ فرد علیہ اہلہ ومالہ واعطاہ المائۃ واسلم وحسن اسلامہ وقال حین اسلم ہذا الشعر۔

ما ان رأیت ولا سمعت بمثلہ ۔۔۔ فی الناس کلہم بمثل محمد
اوفی واعطی للجزیل اذا اجتدی ۔۔۔ ومتی تشا یخبرک عما فی غد
واذا الکتیبۃ عردت انیابہا ۔۔۔ بالسمہری وضرب کل مہند
فکانہ لیث علی اشبالہ ۔۔۔ وسط الہبات جاذر فی مرصد

فاستعملہ صلی اللہ علیہ وسلم علی من اسلم من قومہ انتہی۔ فلو کانت عمامۃ الامامۃ اذ ذاک علی راس العلامۃ لاستعزلہ عما استعملہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہذا فالبرق الساطع المحرق لفواد الجہال والسیف القاطع لعرق داء العضال کلام سواد بن قارب

جرت

لم یدخل فی الاسلام الا بہذا المقال ف

فاشہد ان اللہ لا رب غیرہ ۔۔۔ وانک مامون علی کل غائب

والسیاق فیما یاتی بتائید اللہ تعالی وحسن توفیقہ فقط

یہ تمام ذرہ دیر کیلئے برطرف رکھدیجئے اور جس علی قاری کی کتاب بغیر مخالفین گرہ قرار دیتے ہیں اونھیں کی **زین الحلم شرح عین العلم** جلد ا ص ۳۶۷ میں ملاحظہ کیجئے کہ علی قاری مخالفین کی کہاں تک یاری کرتے ہیں جو فرماتے ہیں [۱۳۵] ولا یجوز حینئذ وہو کون المتغنی بہ قرآنا ضربا للید والدف الخ ومما یؤید ما قدمنا انہ فی البخاری لما دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الربیع بنت معوذ وعندہا جواری یغنین فسمع احدہن تقول وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال علیہ السلام دعی ہذا وقولی ما کنت تقولین **وہذہ شہادۃ بالنبوۃ** فزجرہا وردہا الی الغناء الذی ہو لہو لان ہذا جد محض فلا یقرن بصورۃ اللہو فالفاعلون للجمع بینہما یصدق علیہم قولہ سبحانہ وآخرون اعترفوا بذنوبہم خلطوا عملا صالحا وآخر سیئا عسی اللہ ان یتوب علیہم انتہی۔

[۱۳۶] فان قیل قد وقع فی حدیث ابن ماجہ زیادۃ لا یعلم ما فی غد الا اللہ وہذہ الزیادۃ مؤیدۃ للوجہ الاول فالجواب بان الحدیث المذکور رواہ البخاری وابو داؤد والترمذی من طریق بشر بن المفضل وقد قال الحافظ ابن حجر العسقلانی فی ترجمۃ ثقۃ ثبت عابد انتہی۔ وحدیث ابن ماجہ مروی من طریق حماد بن سلمۃ بن دینار وہو وان کان ثقۃ لکن لما [illegible] فان البخاری لا یروی عنہ ومسلم فی صحیحہ وان روی عنہ فی الشواہد لکن لا یروی فی الاصول الا اذا روی عن ثابت وہہنا لم یروی عن ثابت قال الذہبی فی میزان

الاعتدال فی ترجمتہ وکان ثقۃ لہ اوھام انتھی - وقال الحافظ العسقلانی ثقۃ عابد
اثبت الناس فی ثابت وتغیر حفظہ باخرہ انتھی - زین الحلم کی عبارت مین اگر کوئی ایسی
سوجھ بوجھ رکھنے والا سمجھے تو اسکے غبارے ہمارا پلہ پاک ہو ہمین تو بہت سی ضرورت فقرۃ وھذہ شہادۃ
بالنبوۃ سے تھی سو وہ بحمد اللہ تعالی مدعا پر مستقیم وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم ✦

تنبیہ علامہ ابو الفیض شرح المسند مین تحریر فرماتے ہین روی عبد الرزاق[۱۳۷]
فی مصنفہ عن ھشام ابن حسان عن انس ابن سیرین قال سالت ابن عمر أقرء
مع الامام قال انک لضخم البطن یکفیک قراءۃ الامام انتھی اسکی زیادہ تشریح کی
یہان کوئی ضرورت نہین بیان آئندہ کو ملاحظہ فرمائے - **روح البیان** جلد ۱ ص۱۰۱
مین ہے روی[۱۳۸] ان مالک بن الصیف من احبار الیھود ورؤسائھم خرج مع نفر الی مکۃ
معاندین لیسألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اشیاء وکان رجلا سمینا فاتی
رسول اللہ بمکۃ فقال لہ علیہ السلام انشدک بالذی انزل التوراۃ علی موسی ھل
تجد فیھا ان اللہ یبغض الحبر السمین قال نعم قال فانت الحبر السمین وقد سمنت من
ماکلتک التی تطعمک الیھود ولست تصوم ای تمسک فضحک القوم فخجل مالک بن
الصیف وقال غضبا ما انزل اللہ علی بشر من شئ الخ **قال السعدی**

باندازہ خور زاد اگر آدمی	چنین پر شکم آدمی یا خمی
ندارند تن پروران آگہی	کہ پر معدہ باشد ز حکمت تہی

ایضاً ص۱۸۰ قال الامام السخاوی فی المقاصد الحسنۃ فی الحدیث ان اللہ یکرہ
الحبر السمین وفی التوراۃ ان اللہ لیبغض الحبر السمین وفی روایۃ یبغض القاری

السمین قال الشافعی رحمہ اللہ تعالی ما افلح سمین قط الا ان یکون محمد بن الحسن
فقیل لہ ولم قال لانہ لا یفکر والعاقل لا یخلوا من احدی حالتین اما ان یھتم لاخرتہ
ومعادہ او لدنیاہ ومعاشہ والشحم مع الھم لا ینعقد فاذا خلا من المعنیین صار فی
حد البھائم بعقد الشحم انتھی - **غلام محمد نادری** وغیرہ نے ضخامت بطنی
کے مقتضی سے جو لکھا ہے وہ سمین تو گویا وہ مرفوع القلم ہو مگر ایک اور تازے مہینے خواہ مخواہ
کے مرد آدمی **مولوی نور محمد** مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت کو اسکے تعقید شحم اور ضخامت
بطن نے کس سرحد بہائمی تک پہونچایا کہ استفتا کے ص۳ پر خود کی تقریری تائید مین
تحریر فرمایا ۳ حدیث **صحیح بخاری شریف** قالت ربیع بنت معوذ الخ فقال دعی
ھذا وقولی ماکنت تقولین فی اللمعات[۱۴۰] قالوا انما منعھن کراھۃ ان یسند علم الغیب
الیہ مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم ولا یعلم الغیب الا اللہ انتھی - اور اسوقت تلک
باوجود مدرس ہونیکے اتنا اصلا معلوم نہ ہوا کہ شیخ رحمۃ اللہ نے جیسے **اشعۃ اللمعات**
ترجمہ مشکوۃ جلد ۳ ص۱۱ مین اسی حدیث کے نیچے صاف فرمایا ہو[۱۴۱] وگفتہ اند کہ منع آنحضرت
ازین قول بجہت آنست کہ دروی اسناد علم غیب ہست بآنحضرت پس آنحضرت را ناخوش آمد آنہی
ویسے ہی گفتہ اند کا مرادف لفظ قالوا بیان فرما کر اشارہ اسکے ضعف پر کردیا ملاحظہ فرمائے
آئندہ مین علامت[۱۴۲] وعلامت[۱۴۳] وعلامت[۱۴۴] وعلامت[۱۴۵] لیکن ایسے اشارات سے بہائم سیرت
دوامی محروم رہا کرتے ہین فدلیل الخصیم اللحیم الشحیم الضخیم لا یسمن ولا یغنی
من جوع ✦

رابع وما تدری نفس بای ارض تموت اسکی نظیر تفسیر مین یون کہی کہ کیا لا
تدری فی ای وقت تموت قریب مین علامت[۱۳۱] [۱۳۴] کی دو حدیثین گذرین جنمین ایک

کا لفظ ھذا مصرع فلان غداً انشاء اللہ اور دوسرے کا لفظ ھذا مصرع فلان ویضع
یدہ علی الارض ھھنا وھھنا ہے۔ **علی قاری** اپنی **شرح** میں یہیں پر فرماتے ہیں۔
حتی عدّ سبعین اول کا راوی فوالذی بعثہ بالحق ما اخطؤ الحد ود التی حدھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتا ہے اور ثانی کا فما ماط احدھم عن موضع ید
رسول اللہ کہتا ہے ماماط کی شرح **علی قاری** نے **مرقاۃ** میں یہ کی مازال وبعد و
تجاوز اسمیں زمان ومکان کی تعیین وتصریح آچکی ہے جو ثبوت مقصود ومدعا کو کافی ووافی
ہے تاہم علاوہ بریں کچھ ہو تو موجب اطمینان قلب صافی ہے بنابریں روایات ذیل کو بغور و
تامل ملاحظہ کرنا ضرور ہے۔

مسئلہ مختصر الوقایہ میں ہے والحج[۱۳۳] فرض الحج فی العمر مرۃ علی الفور انتہی **شرح**
الیاس میں ہے قولہ[۱۳۴] علی الفور ھذا عند ابی یوسف وھو اصح الروایتین عن ابی
حنیفۃ وعند محمد والشافعی علی التراخی لکن عند محمد یسعہ التاخیر بشرط
ان لا یفوتہ فان اخر حتی مات اثم بالتاخیر وعند الشافعی لا یاثم بالتاخیر وان مات
وعند ابی یوسف یاثم بالتاخیر عن العام الاول وان اداہ فی العام الثانی انتہی
بنابر مذہب امام ابو یوسف جب تاخیر عام اول سے عام دویم تلک بھی موجب اثم ہے پھر
باوجود فرضیت حج کے سنہ ۹ نو میں تاخیر نبوی اور ادائے حج میں سنہ ۱۰ دس تلک بالضرور نتیجہ
کسی امر کی تھی جسکا دفعیہ **در مختار** میں یوں کیا گیا کہ فرض الحج[۱۳۵] سنۃ تسع وانما اخرہ
علیہ الصلوٰۃ والسلام لعشر لعذر مع علمہ ببقاء حیاتہ لیکمل التبلیغ انتہی۔
اس سے واضح ہے کہ علم فی ای وقت تموت کا آپ کے واسطے ثابت ہے **علامہ عینی**
نے **رمز الحقائق شرح کنز الدقایق** میں بعد ایک تقریر کے تسطیر فرمایا ہے[۱۳۵] اما

ما قال بعضھم انہ علیہ السلام قد علم انہ یدرک الحج قبل موتہ فلیس بشیٔ اسکا جواب
من قبیل لاطائل تحتہ قرار دیکر روایات ذیل ہدیۂ ناظرین کرنے پر مکتفی ہوتا ہوں وباللہ التوفیق
مشکوٰۃ المصابیح میں ہے وعن ابی الدرداء[۱۳۶] قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خمس من اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ
رواہ احمد یہ امور خمسہ مقدرات سے ہیں آنا ہی نہیں لوح محفوظ کے مکتوبات سے بھی ہیں
جس پر اولیاء کرام کو بھی اطلاع ہوتی ہے فضلاً عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بھی **مشکوٰۃ**
میں ہے وعن عائشۃ[۱۳۷] قالت کنا ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عندہ اذا قبلت
فاطمۃ ما تخفی مشیتہا من مشیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما راٰھا قال
مرحبا بابنتی ثم اجلسہا ثم سارھا فبکت بکاءً شدیداً فلما رای حزنہا سارھا
الثانیۃ فاذا ھی تضحک فلما قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتہا عما سارک
قالت ما کنت لافشی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرہ فلما توفی قلت عزمت
علیک بما لی علیک من الحق لما اخبرتنی قالت اما الآن فنعم اما حین سارنی فی الاول
فانہ اخبرنی ان جبریل کان یعارضنی القرآن کل سنۃ مرۃ وانہ عارضنی بہ العام
مرتین ولا اری الا الاجل قد اقترب فاتقی اللہ واصبری فانی نعم السلف انا لک
فبکیت فلما رای جزعی سارنی الثانیۃ قال یا فاطمۃ الا ترضین ان تکونی سیدۃ نساء
اھل الجنۃ او نساء المومنین وفی روایۃ فسارنی فاخبرنی انہ یقبض فی وجعہ فبکیت
ثم سارنی فاخبرنی انی اول اھل بیتہ اتبعہ فضحکت متفق علیہ وعن جابر[۱۳۸] قال لما
حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال ما ارانی الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم وان علیٰ دینا فاقض واستوص باخوتك خیرا فاصبحا فکان
اول قتیل ودفنته مع آخر فی قبر رواہ البخاری انتہیٰ۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ صواعق المحرقہ میں نقل فرماتے ہیں[149] واخرج
ابن سعد عن ابن شہاب قال رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا فقصہا
علی ابی بکر فقال رأیت کانی استبقت انا وانت درجة فسبقتك بمرقاتین ونصف
قال یارسول اللہ یقبضك اللہ الیٰ مغفرة ورحمة واعیش بعدك سنتین ونصفا
وکان کما عبر فقد عاش بعدہ سنتین وسبعة اشہر اخرجہ الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما وعن[150] علی انہ سئل وهو علی المنبر بالکوفة عن قولہ تعالیٰ رجال صدقوا
ما عاهدوا اللہ علیہ فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا قال اللہم
اغفر اهل هذه الآیة نزلت فی وفی حمزة عمی وفی عبیدة بن الحارث بن عبد المطلب
فاما عبیدة فقضی نحبہ شہیدا یوم بدر وحمزة قضی نحبہ شہیدا یوم احد واما
انا فانتظر اشقیہا یخضب هذه من هذه واشار بیدہ الی لحیتہ ورأسہ عہد عہدہ الی
حبیبی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فلما کانت لیلة الجمعة سابع عشر
رمضان سنة اربعین وکان فی هذا الشہر یفطر لیلة عند الحسن ولیلة عند الحسین
ولیلة عند عبد اللہ بن جعفر ولا یزید علی ثلث لقم ویقول احب ان القی اللہ تعالیٰ
وانا خمیص اکثر الخروج والنظر الی السماء وجعل یقول واللہ ما کذبت وما کذبت
وانہا اللیلة التی وعدت واقبل علیہ الاوز یصحن فی وجہہ فطردوهن فقال دعوهن
فانہن نوائح الخ ذکر شہادتہ انتہی۔ شیخ عبد الحق دہلوی رحمہ اللہ
تعالیٰ ما ثبت بالسنة فی ایام السنة میں نقل فرماتے ہیں[151] وعن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ

عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل الحسین علی راس ستین سنة
من مہاجری رواہ الطبرانی فی الکبیر والخطیب وابن عساکر انتہی ابن حجر مکی
خیرات الحسان فی مناقب النعمان میں تحریر فرماتے ہیں ومما یصلح الاستدلال
بہ علی عظم شان ابی حنیفة ما روی عنہ علیہ الصلوٰة والسلام انہ قال ترفع زینة
الدنیا سنة خمسین ومائة ومن ثم قال شمس الائمة الکردری ان هذا الحدیث
محمول علی ابی حنیفة لانہ مات فی تلك السنة شیخ تقی الدین حموی رحمہ اللہ تعالیٰ
ثمرات الاوراق جلد ۲ ص ۱۵۹ میں تحریر فرماتے ہیں حکی ان شخصا جاء الی الشیخ
عز الدین ابن عبد السلام الشافعی سلطان العلماء فقال رائیتك فی المنام
تنشد۔ وکنت کذی رجلین رجل صحیحة۔ ورجل رمی فیہا الزمان فشلت۔ قال
فسکت ساعة ثم قال اعیش ثلثا وثمانین سنة فان هذا الشعر لکثیر عزة وقد
نظرت فلم اجد بینی وبینہ نسبة فانی سنی وهو شیعی وطویل وهو قصیر
وشاعر ولست بشاعر وانا سلمی وهو خزاعی وشامی وهو حجازی فلم یبق الا
السن فاعیش مثلہ فکان کذالك انتہی۔ شیخ اسماعیل افندی رحمہ اللہ تعالیٰ
روح البیان میں ارشاد فرماتے ہیں اخبر شیخی وسندی فی تحریراتہ عن وقت
وفاتہ قبل عشرین سنة فوقع کما قال وذلك من امارات ورائتہ الصحیحة انتہی
قدرے قبل از وفات شریف عادات نبویہ میں یہ ڈھنگ پیدا ہوگیا تھا کہ قولا یا فعلا وہ
برتاؤ کر جاتے تھے جس سے وداعانہ بو پائی جاتی تھی لان بقیت الی قابل لاصومن
التاسع اور لان بقیت الی قابل لاظہرن قواعد الخلیل اسی کی نظائر سے ہے
علامہ دیار بکری اپنی تاریخ خمیس ص ۱۵۵ میں دمیری کی حیاۃ الحیوان سے

نقل کرتے ہیں و نحو بیدہ[155] فی حجۃ الوداع ثلثا وستین بدنۃ واعتق ثلثا وستین رقبۃ عدد سنی عمرہ انتہی۔ **روح البیان** میں ہے[156] واستنبط بعضہم عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من قولہ ولن یؤخر اللہ نفسا اذا جاء اجلہا واللہ خبیر بما تعملون فانہ راس ثلث وستین سورۃ وعقبہا بالتغابن لیظہر التغابن فی فقدہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔ ان تلمیحات اور اشارات سے مخالفین اور منکرین کی سیری شاید نہ ہو سکے۔ ہاں اور بھی توضیح ملاحظہ فرماویں۔

مشکوٰۃ المصابیح میں ہے[157] عن معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوصیہ و معاذ راکب و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی ان لا تلقانی بعد عامی ہذا ولعلک ان تمر بمسجدی ہذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم التفت فاقبل بوجہہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا رواہ احمد انتہی۔ اوپر کی روایات سے علم زمان موت کا ثبوت کو پہونچا تھا مگر اس حدیث سے تو ثابت ہو گیا کہ آپ کو زمان و مکان موت دونوں کا پورا علم تھا ہاں کوئی اندھا حافظ ٹھوکر کھائے اور منہ کے بل نہ آئے کہ لعل اور عسیٰ فرمایا ہے اس شبہ کے ازالہ کیلئے بقدر ضرورت تحریر یا میں نظر سے گذاریں۔

امام زرقانی کی شرح مواہب قسطلانی جلد ۲ صفحہ ۲۲۹ میں ہے[158] ویشہد لہ قول ابن رواحۃ عبداللہ الانصاری الامیر الشہید بموتۃ فی قصیدۃ۔

وفینا رسول اللہ یتلو کتابہ		اذا انشق معروف من الصبح ساطع	

ارانا الہدی بعد العمی فقلوبنا		بہ موقنات ان ما قال واقع	الخ

اس سے متبادر ہے کہ فرمودہ آپ کا بلفظ عسیٰ ہو خواہ لعل سب کچھ واقع ہونے والا ہے اس سے اگر اطمینان نہ ہو تو ملاحظہ کیجئے **زرقانی شرح مواہب** جلد ۲ صفحہ ۲۴۳ پر حدیث[159] ان اللہ عسی ان یلبسہ قمیصا کے نیچے جو فرمایا ہے ان اللہ عسیٰ ای ارجو منہ والرجاء منہ واقع انتہی اور **قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری** جلد ۲ صفحہ ۲۴ میں تحریر فرماتے ہیں وکلمۃ[160] لعل فی کلام اللہ ورسولہ للوقوع انتہی۔

امام المنکرین غلام محمد نادیری گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند صفحہ ۲۱۳ میں جو لکھ چکا ہے وہ بھی بجنسہ درج ذیل کرے دیتا ہوں۔

(૧) એ. મોલવી (એહમદ અલી.) સાહેબ હીંદુસ્તાનમાં[161] ઘડગા. નામીના. હતા. બુખારી. મુસલીમ. અબુદાઉદ તીરમઝી. વીગેરે. એમની. સેહતથી. છપાઈ ગએ છે. સે કડો. ઉલમાં. એ વડગા. થી. ઈલમે હદીસ ભણ્યા છે. એ ને. સનદ લીધી છે. અલ્પકા. લુમ. મુદતથઈ ખુદાની રેહમતને પોહોંચ્યા છે.

اسکا ترجمہ ہندی میں یہ ہے۔ یہ مولوی[162] (احمد علی) صاحب ہندوستان میں بہت نامی تھے بخاری مسلم ابوداؤد و ترمذی وغیرہ انکی صحت سے چھپے ہیں سیکڑوں علما نے علم حدیث پڑھے ہیں اور سندلی ہے یہ تھوڑی مدت گذری خدا کی رحمت کو پہنچے ہیں انتہی الترجمۃ یہی موصوف مولوی احمد علی صاحب اپنی صحت والی مذکور صحیح بخاری کی جلد اول کتاب الجنائز کے باب رثاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن خولۃ کے

ص۲۷ میں ثم تخلف حتی ینتفع بك اقوام ویضر بك الآخرون الحدیث کے اوپر
تحریر فرماتے ہیں ثم[163] لعلك ان تخلف المراد بتخلفہ طول عمرہ ای یطول عمرك ولا
تموت بمکۃ فانہ عاش زیادۃ علی اربعین سنۃ حتی فتح العراق وانتفع بہ
المسلمون بالغنیمۃ وتضرر بہ المشرکون ولعل من اللہ رسولہ تحقیق ۔ ۶
مجمع البحار انتہی ۔ چونکہ نجدی ہوتے ہیں بڑے ضدی خواہ مخواہ بھی شکوک
پرواہی کے عادی ہیں لہذا ایک اور حدیث جسمیں نعشی ہو نعل پیش کرکے
دیکھیں کہ اسکے قبول سے کیسے اعراض کرتے ہیں مسئلہ اما م احمد طابع مصری
جلد ۳ ص۲۷ میں حاشیہ پر منتخب کنز العمال میں یہ حدیث موجود ہے[164] واخرج ابن عساکر
عن الاقرع بن شفی العکی قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضی
یعودنی فقلت لا احسب الا انی میت من مرضی قال کلا لتبقین ولتہاجرن
الی ارض الشام وتموت بالربوۃ من فلسطین فمات فی خلافۃ عمر رضی اللہ
تعالی عنہ ودفن بالرملۃ ابن سکن وابن مندہ انتہی ۔

بھلا حضرات مخالفین اور زمرات منکرین اتنی تکلیف گوارا کیوں کرنے لگے جو
دور از دست کتب سے دیکھ بھال ہیں اور روایت کشی کے سخت جنجال میں اپنا باد
مال صرف کریں ہر طور آسان تو یہی ہے کہ دو چار آنہ کی قیمتی کتاب سر الشہادتین اور طرفہ یہ کہ
وہ بھی مترجم کیوں لے لیں جسمیں شاہ صاحب کے انتخاب کردہ یہ حدیثیں موجود
ہیں و[165] عن انس بن الحارث قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان ابنی ھذا یقتل بارض یقال لھا کربلا فمن شہد ذلك منکم فلینصرہ
الحدیث رواہ ابن سکن وابو نعیم والبغوی فی الصحابۃ و[166] عن یحیی الحضرمی

ہم انز

انہ سافر مع علی الی صفین فلما حاذی نینوی نادی صبرا یا ابی عبد اللہ بشط الفرات
قلت ما ذا قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حدثنی جبرئیل ان الحسین یقتل بشط
الفرات وارانی قبضۃ من تربتہ رواہ ابو نعیم ۔ و[167] عن اصبغ بن نباتۃ قال اتینا مع علی علی
موضع قبر الحسین فقال ھھنا مناخ رکابھم وموضع رحالھم ومھراق دمائھم فتیۃ
من آل محمد یقتلون بھذہ العرصۃ یبکی علیھم السماء والارض رواہ ابو نعیم ۔ و[168] عن
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما قال ما کنا نشك واھل البیت متوافرون ان الحسین
یقتل بالطف رواہ الحاکم فی المستدرك انتہی ۔

مشکوۃ المصابیح میں ہے و[169] عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمسا واربعین سنۃ
ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر
رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء ۔ و[170] عن عبد اللہ بن السلام قال مکتوب فی التوراۃ
صفۃ محمد وعیسی بن مریم یدفن معہ قال ابو داود وقد بقی فی البیت موضع قبر
رواہ الترمذی انتہی ۔ **علامہ مہدی فاسی** رحمہ اللہ تعالی **مطالع المسرات**
شرح دلائل الخیرات ص۹۳ میں تحریر فرماتے ہیں روی[171] مالك فی موطئہ عن یحیی
بن سعید عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا قالت رایت ثلثۃ اقمار سقطن فی حجری فقصصت
رؤیای علی ابی بکر الصدیق قالت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودفن فی بیتھا
قال لھا ابو بکر ھذا احد اقمارك وھو خیرھا ولفظہ عند مؤلف الدلائل قالت عائشۃ
رایت یعنی فی المنام ثلثۃ اقمار سقوطا فی حجری فقصصت رؤیای علی ابی بکر فقال لی
یا عائشۃ لیدفنن اللائم للقسم فی بیتك ثلثۃ ھم خیر اھل الارض وقولہ فقال لیدفنن

الی قوله الارض غیر ثابت فی الموطاء من روایة یحیی بن یحیی اللیثی الاندلسی وهو
ثابت فی غیرها حسبما اشار الیه صاحب المشارق فلما توفی رسول الله صلی الله علیه
وسلم ودفن فی بیتی قال لی ابو بکر توقیفا علی صدق رؤیاها وصحة تعبیره لها هذا المدفون
واحد من اقمارك وهو خیرهم صلی الله علیه وسلم انتهی۔ ملخصًا **فقیه ابو اللیث**
بستان العارفین میں تحریر فرماتے ہیں [172] فلما مات ابو بکر ودفن فیه قیل لها هو القمر الثانی
ولما مات عمر ودفن فیه قیل لها هو القمر الثالث انتهی **حدیقة الاحباب فی معرفة الاصحاب**
میں ہو [173] وفی ذلك یقول حسان بن ثابت رضی الله تعالیٰ عنه۔

رسول رب العلی وصاحبه	صدیقه ثم بعده عمر
ثلثة برزوا بفضلهم	اکرمهم ربنا وقد ذکروا
عاشوا بلا فرقة حیاتهم	واجتمعوا فی الممات اذ قبروا

مشکوٰة المصابیح میں ہو [174] وعن عائشة قالت کنت ادخل بیتی الذی فیه رسول الله
صلی الله علیه وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما هو زوجی وابی فلما دفن عمر معهم
فوالله ما دخلته الا وانا مشدودة علی ثیابی حیاء من عمر رواه احمد انتهی **روح البیان**
میں ہو [175] فذهب مالك واستشهد بذلك وقال لا اعرف اکبر فضل لابی بکر وعمر من
انهما خلقا من طینة رسول الله صلی الله علیه وسلم لقرب قبرهما من حضرة الروضة
المقدسة المفضلة علی الاکوان باثرها انتهی۔ **تذکرۂ قرطبی** میں ہو [176] قال ابو عاصم النبیل
ما نجد لابی بکر ولا لعمر رضی الله تعالیٰ عنهما فضیلة مثل هذا ان طینتهما طینة
رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال محمد بن سیرین لو حلفت حلفت صادقا بارا
غیر شاك ولا مستثنی ان الله تعالی ما خلق محمدا صلی الله علیه وسلم ولا ابا بکر وعمر

الا من طینة واحدة ثم ردهم الی تلك الطینة قال المؤلف وممن خلق من تلك الطینة
عیسی ابن مریم علیه السلام انتهی **مطالع المسرات** صـ ٩٢ میں ہو [177] وذات الثلثة دون
الرابع وهو عیسی علیه السلام وان کان یدفن فی بیتها ایضا لان الثلثة کلهم ماتوا فی حیاتها
والرابع انما یاتی فی آخر الزمان انتهی۔ **زمخشری ربیع الابرار** میں نقل کرتے ہیں [178] عن
النبی صلی الله علیه وسلم یموت عیسی بن مریم ببیتی فیدفن الی جانب قبر عمر فطوبی
لابی بکر وعمر فانهما یحشران بین نبیین انتهی۔ **منح الازہر شرح فقه الاکبر** میں
علی قاری رحمه الباری بھی حضرات شیخین کو مبارکباد فرماتے ہیں۔ عبارت یہ ہو [179] فهنیئا
للشیخین حیث اکتنفا بالنبیین انتهی ۞

بالجمله علوم پنجگانہ میں کے یہ وہ پورے چار علم ہیں جسپر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
اطلاع قریب زمانہ کے علمار موجودین کے عمائدین نے بھی مانی ہو اتنا ہی نہیں اولیار کو بھی
شامل کردیا ہو **مولانا محمد حسن صاحب سنبھلی** نے **تنسیق النظام فی مسند الامام**
میں حدیث جبرئیل میں ان الله عنده علم الساعة پر حاشیہ مـ میں یوں چڑھایا ہو [180]
قوله ان الله عنده علم الساعة الخ هذه غیوب خمسة لا یعلمها الا هو وقد یطلع علی
ما وراء الساعة بعض من یخص من عباده المخلصین من الانبیا والاولیاء انتهی۔
اب باقی رہا اثبات علم قیامت پس اقوال اسمیں مختلف ہیں بعض علمار منکر ہیں اور
بعض معترف ۞

خامس ان الله عنده علم الساعة ما تقدم میں بوضاحت تام گذر چکا ہو کہ
یہ علم خداوند پاک نے صاحب لولاک کو عنایت کیا ہوا ہو علاوہ بران یہ ہو جو **شیخ محمد بن شعیب**
رحمه الله تعالی **محاسن الاخیار فی الصلوٰة علی المختار** میں بضمن اسمار نبویہ تحریر

فرماتے ہیں[١٨١] عالم الغیب بالنسبۃ الینا بما اظہر اللہ تعالیٰ علیہ من علم الساعۃ وما یکون
فی البرزخ والمحشر وغیر ذلک لقولہ تعالیٰ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول
فہو امین غیبہ المکتوم انتہی۔ **علامہ عزیزی سراج المنیر شرح جامع صغیر**
جلد ۲ صفحہ ۲۳ میں تحریر فرماتے ہیں[١٨٢] وقیل انہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلمہا بعد انتہی
سید خیر الدین آلوسی زادہ غالیۃ المواعظ صفحہ ۹۱ میں تحریر فرماتے ہیں[١٨٣] قیل و
یجوز ان یکون اللہ تعالیٰ قد اطلع حبیبہ المصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی وقت
قیامہا واوجب علیہ کتمہ ویکون ذلک من خصائصہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی۔
علامہ شیخ حسن مدابغی رحمہ اللہ تعالیٰ **حاشیہ فتح المبین شرح اربعین** صفحہ ۴۳
میں اور **شیخ ابراہیم شبرخیتی** رحمہ اللہ تعالیٰ **فتوحات وہبیہ شرح اربعین نوویہ**
صفحہ ۶۳ میں تحریر فرماتے ہیں[١٨٤] فان قیل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ
کہاتین یدل علی ان عندہ منہا علما والآیات تقتضی ان اللہ تعالیٰ منفرد بعلمہا
فالجواب کما قال الحلیمی ان معناہ انا النبی الاخیر فلا یلینی نبی آخر وانما تلینی
القیمۃ والحق کما قال جمع ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ لم یقبض نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
حتی اطلعہ علی کل ما ابہمہ عنہ الا انہ امرہ بکتم بعض والاعلام ببعض انتہی۔
شرح المقاصد میں ہے[١٨٥] ابو منصور الماتریدی تلمیذ ابی بکر الجرجانی صاحب
سلیمان الجرجانی تلمیذ محمد بن حسن الشیبانی رحمہم اللہ تعالیٰ انتہی۔
کشف الظنون میں ہے[١٨٦] تاویلات اہل السنۃ للامام ابی منصور محمد بن محمد
الماتریدی الحنفی المتوفی سنۃ ۳۳۳ ثلث وثلثین وثلثمائۃ قال الشیخ عبد القادر فی
الجواہر المضیۃ وہو کتاب لا یوازیہ فیہ کتاب بل لا یدانیہ شیئ من تصانیف

من

من سبقہ فی ذلک الفن انتہی۔ یہی ابو منصور ماتریدی جنکی بدولت ہم ماتریدیہ کے
لقب سے ممتاز ہیں اور یہی اپنی تاویلات میں جسکی جلالت کشف الظنون سے بفرمودہ
شیخ عبد القادر قدس سرہ ثابت ہو چکی ہے آیہ وعندہ مفاتح الغیب کے نیچے تحریر فرماتے
ہیں[١٨٧] ورسول اللہ یعلم ذلک الا فی حق الساعۃ فانہ لم یطلع علیہا احد الا ان یقال
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یؤذن لہ بالتکلم ولا یقبول شیئ الا من جہۃ
الوحی من السماء انتہی۔ ملاحظہ ہو تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل صفحہ ۲۲۱ و ۲۲۶ فقط
روح البیان جلد ۳ صفحہ ۳۸۹ پر آیہ یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسہا کے نیچے
ہے[١٨٨] وقد ذہب بعض المشائخ الی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرف وقت الساعۃ
باعلام اللہ تعالیٰ وہو لا ینافی الحصر فی الآیۃ کما لا یخفی انتہی۔ **امام قسطلانی** رحمہ اللہ
تعالیٰ **ارشاد الساری شرح صحیح بخاری** جلد ۲ صفحہ ۱۶۰ میں تحریر فرماتے ہیں[١٨٩] ولا
یعلم متی تقوم الساعۃ (احد الا اللہ) الا من ارتضی من رسول فانہ یطلعہ علی
ما یشاء من غیبہ والولی تابع لہ یاخذ عنہ انتہی۔ اوپر علامت ۱۷۱ میں گذر چکا ہے کہ آیۃ
امین رسول محمد است علیہ السلام انتہی۔

پس حصول علم قیامت ثابت ہو گیا واسطے رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
اس حیثیت سے کہ امام المنکرین اور عمدۃ المخالفین وغیرہما کی بیہودہ گوئی اور ہرزہ درائی
قابل اصغا ہی نہیں علامت ۱۶۲ والے ترجمہ کی اصل عبارت علامت ۱۶۱ کے پیش نظر
رکھکر انھیں مولوی احمد علی صاحب کی وہی بخاری مطبوع مطبع احمدی واقع دہلی کے
صفحہ ۱۶۲ پر حدیث کے فقرہ لا یعلم متی تقوم الساعۃ الا اللہ کے نیچے یہی علامت ۱۸۹
امام قسطلانی کا فرمودہ لکھا ہوا ملاحظہ فرما کر یقین کر لیجئے کہ سیکڑوں کو علم حدیث پڑھانیوالے

تھوڑی مدت ہوئی خدا کی رحمت کو پہونچنے والے نامی گرامی مولوی احمد علی صاحب مرحوم نے گویا ہمارے مدعا پر دستخط اور مقصود پر مہر کردی کہ جناب رسالت مآب کو علم وقت قیام قیامت کا عنایت ہوا ہو اتنا ہی نہیں ہی والولی تابع لہ یاخذ عنہ میں شیخ عبد الحق دہلوی کے فرمودہ مگر آنکہ وی تعالی از نزد خود کسی را بوحی والہام بدانا ند کی طرف اشارہ جسکو سیدی عبد العزیز سے صاحب کتاب الابریز نے علامت [٢٠٦] میں صاف ستھرے بولوں میں بیان کردیا اوسی پر علامت [٩٢] تفسیر احمدی کی عبارت لکن یجوز ان یعلمہا من یشاء من محبیہ واولیائہ بقرینۃ قولہ ان اللہ علیم خبیر علی ان یکون الخبیر بمعنے المخبر ادل دلیل ہو اور کیون نہ ہو کہ فاضل شنوانی رحمہ اللہ تعالی کا مقولہ [٢٠٥] جمع النہایہ سے علامت [٩٣] میں ملاحظہ سے گذر چکا ہو پھر بھی علامت [١٥٤] اور علامت [١٥١] سے ذاہل نہ رہنا چاہیے اور علامت [٢٥٩] ملاحظہ میں آویگی ❊

اب خاتم المرسلین اور سید الانبیاء کے ہر چیز اور جمیع اشیاء کے عالم ہونے کا اثبات مدلل بآیات واحادیث سرور کائنات واقوال علماء ثقاۃ ہوتا ہو ❊

معالم التنزیل میں آیہ وعلم آدم الاسماء کلہا کے نیچے ہو [١٩٠] قال ابن عباس ومجاهد وقتادہ علمہ اسم کل شئ حتی القصعۃ والقصیعۃ وقیل اسم ماکان وما یکون الی یوم القیامۃ انتہی۔ **علامہ شیخ سلیمان جمل** رحمہ اللہ تعالی **فتوحات الاحمدیہ شرح قصیدۃ الہمزیہ** میں دوران شرح

لک ذات العلوم من عالم الغیب	[١٩١]	ومنہا لآدم الاسماء	

میں بعد ایک تقریر دلپذیر کے تحریر فرماتے ہیں فحاصل الفرق بین نبینا وبینہ ان نبینا علم الاسماء والمسمیات کلہا انتہی عارف ربانی **امام شعرانی** رحمہ اللہ تعالی **الیواقیت**

والجواہر [١٩٢] میں تحریر فرماتے ہیں فان قلت فلم کان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضل من ابیہ آدم علیہ السلام واقوی استعدادا منہ مع انہ فرع من آدم علیہ السلام فالجواب کما قال الشیخ فی الباب الخامس من الفتوحات انہ انما کان افضل من ابیہ آدم علیہ السلام لانہ کان حاملاً لالفاظ الاسماء ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم کان حاملاً لمعانیہا وہی جوامع الکلم المشار الیہا بحدیث اوتیت جوامع الکلم فمن حصل علی الذات حصل علی الاسماء وکانت تحت حیطۃ علمہ ومن حصل علی الاسماء لایکون محصلاً للذات الذی ہو المسمی انتہی ولنعم ماقیل۔

عجب نبود اگر فرزند بہتر از پدر گردد ❊ کہ عطر صندل افزون تر ز صندل میدہد بوئے

روح البیان جلد ۳ صفحہ ۳۱۴ اور **معالم التنزیل** میں ہو [١٩٣] والاحاطۃ العلم بالشئ من جمیع جہاتہ انتہی۔ ان عبارات سے صاف متبادر ہو کہ اسماء اور مسمیات ہر دو من جمیع الجہات آپ کو معلوم ہیں وہو المراد ❊

روح البیان جلد ۸ صفحہ ۲۳ میں ہو [١٩٤] وکذا صار علمہ محیطاً بجمیع المعلومات الغیبیۃ الملکوتیۃ کما جاء فی حدیث اختصام الملئکۃ انہ قال فوضع کفہ علی کتفی فوجدت بردہ بین ثدیی فعلمت علم الاولین والآخرین وفی روایۃ علم ماکان وماسیکون انتہی۔ **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالی **شرح سفر السعادۃ** صفحہ ۴۳۶ میں فعلمت مافی السموات والارض کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں [١٩٥] وحاصل شد مرا علم ہر چیز کہ در آسمان وزمین است کنایت است از حصول تمامہ علوم کائنات علوی وسفلی۔ انتہی۔ اسکے ترجمہ **مصباح الظلام** [؟] کے صفحہ ۳۰۳ میں ہو [١٩٦] فعلمت مافی السموات والارض پس منکشف ہوا اور مجکو حاصل ہوا علم ہر چیز کا جو آسمان اور زمین کے درمیان میں ہو یہ کنایہ حاصل ہونے سے تمامی علوم کائنات

علوی وسفلی کے انتہی۔ **مشکوۃ المصابیح** مین فقرہ فعلمت ما فی السموات والارض پر **علامہ طیبی** نے حاشیہ پر لکھا ہو قولہ[196] فعلمت ما فی السموات والارض یدل علی ان وصول ذالک الفیض صار سببا العلمہ ثم استشہد بالآیۃ والمعنی انہ تعالی کما اری ابراھیم ملکوت السمٰوٰت والارض وکشف لہ ذلک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا من الذوات والصفات والظواہر والمغیبات انتہی۔ اور **علامہ شیخ زین العرب** نے **شرح مصابیح** مین تحریر[198] فرمایا ای کما اری ابراھیم ملکوت السمٰوات والارض وکشف لہ ذالک فتح علی ابواب الغیوب حتی علمت ما فیہا کلہا انتہی۔ حضرت **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالی **اشعۃ اللمعات** ترجمہ مشکوۃ صـ۳۵ مین تحریر فرماتے ہین فعلمت[199] ما فی السموات والارض۔ پس دانستم ہرچہ در آسمانہا وہرچہ در زمین بود عبارت ہست از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی واحاطہ آن انتہی ❊

مرقاۃ المفاتیح جلد ۵ صـ۱۶۲ مین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ انی لاعرف اسمائہم واسماء ابائہم والوان خیولہم رواہ مسلم کی شرح مین لکھا ہو فیہ[200] مع کونہ من المعجزات دلالۃ علی ان علمہ تعالی محیط بالکلیات والجزئیات من الکائنات وغیرھا انتہی۔ اس عبارت مین لفظ تعالی بعد علمہ کے زلت قلم ہو جسے علماء اعلام سوق کلام سے دریافت کرسکتے ہین تاہم اور عبارات صرائح دلالات موجود ہین۔

شیخ سلیمان جمل رحمہ اللہ تعالی **فتوحات الاحمدیہ** مین قول بوصیری رحمہ اللہ تعالی

وسع العالمین علماً وحلماً	فهو بحر لم تعیہ الاعیاء

کی شرح مین تحریر فرماتے ہین۔ ای وسع[201] علمہ علوم العالمین الانس والجن والملئکۃ لان اللہ تعالی اطلعہ علی العالم کلہ فعلم علم الاولین والآخرین ما کان وما یکون

وبحسبان علمہ بعلوم القرآن وقد قال اللہ تعالی ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ انتہی انہین الفاظ مین صـ۳ پر تحریر فرمایا ہو ولان[202] اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم تتعلق بالمغیبات بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین فی الحدیث المشہور ولانہ لخص بہ صلی اللہ علیہ وسلم من حیث الاحاطۃ والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات انتہی ❊

حضرت **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالی نے تو اپنی کتاب **مدارج النبوہ** کی ابتدا ہی بسم اللہ کے بعد یون کی ہو ھو[203] الاول والآخر والظاہر والباطن وھو بکل شیٔ علیم این کلمات اعجاز سمات ہم مشتمل بر حمد وثنای الہی ست تعالی وتقدس کہ در کتاب مجید خطبہ کبریائی خود بدان خواندہ وہم متضمن نعت ووصف حضرت رسالت پناہی ست صلی اللہ علیہ وسلم کہ وی سبحانہ اورا بدان تسمیہ وتوصیف نمودہ الخ وھو بکل شیٔ علیم ووی صلی اللہ علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات ذات الہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم باطن وظاہر اول وآخر احاطہ نمودہ ومصداق وفوق کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوۃ افضلہا ومن التحیات اکملہا انتہی۔ مرحوم **مولانا عبید اللہ صاحب** اعلی مدرس مدرسہ مسجد جامع بمبئی اپنے رسالہ **تنبیہ الغفول عن علم غیب الرسول** کے صـ۱۳ پر **فصل الخطاب** سے اور صاحب **فصل الخطاب** نے علامہ قیصری شارح فصوص سے نقل کیا ہو ولا یعزب[204] عن علمہ صلی اللہ علیہ وسلم مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریۃ انتہی ❊

شیفتگان سماع فضائل سید المرسلین اور فریفتگان اصغار شمائل بزرگان دین اگر چندے اور بھی تتبع کتب دینیہ اور اسفار یقینیہ کا کرین تو اس قسم کے روایات بکثرت ملاحظہ کرسکتے ہین اما بعجوائے

در باغ ز سامان گل و لالہ کمی نیست ✦ چیزی کہ درین فصل بکارست دماغ ست

خداوند پاک سے توفیق رسوخ اعتقاد اور ہدایت طریق رشاد کی درخواست پر ضرور ہے شریعت غرا مین لابدی امر کو نظر انداز کیا نہین ہے پھر مسئلے ہنین تو مصداق۔

ہر چہ ہست از قامت ناسازی اندام ماست ✦ ورنہ تشریف تو بر بالای کس کوتاہ نیست

اگر قصور ہے تو تلاش کا اور فتور ہے تو آنکھ کا فقط ✦

مجھے بناچاری شکایت کرنی پڑتی ہے جو یہان کے ایک بدبخت دل سخت کوتاہ اندیش پورے بدکیش نے کہا کہ ایسے عقیدے تو صوفیون کے ہوا کرتے ہین ہم خاک بدہن ناپاک بدخواہ صوفیہ صافیہ کرکے ذیل مین دو حدیثین درج کرے دیتے ہین انہین کی دوسری حدیث جو محتاج شرح نہین ہے اوسے بدستور نقل کرینگے لیکن پہلے حدیث کی تشریح ایک جلیل القدر فقیہ نبیہ سے نقل کرے دیتے ہین وہ یہ ہے ✦

نسائی شریف مطبوع نظامی صـ۲۴۳ پر روایت فی مقامی ھذا کل شئ وعدتم کی شرح **جلال الدین سیوطی** رحمہ اللہ تعالی نے زہر الربی مین **علامہ اکمل الدین حنفی صاحب عنایہ شرح ہدایہ** کی شرح مشارق سے یہ نقل کی ہے قولہ[205] فی مقامی یجوز ان یکون المراد بہ المقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرت الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ انتہی ✦

شرح العقائد مین ہے کہ والنصوص[206] من الکتاب والسنۃ تحمل علی ظواھرھا ما لم یصرف عنہا دلیل قطعی انتہی۔ اور **مقدمہ نظم الفرائد**[207] مین ہے ومنہا من

الاصول والمبانی التی تؤخذ منہا العقائد الدینیۃ ان النصوص تحمل علی ظواھرھا فی کل ما کان مما طابدائرۃ الامکان انتہی۔ **شیخ الاسلام ابن دقیق العید الالمام باحادیث الاحکام** مین ایک جائے پر تحریر فرماتے ہین ولما علم[208] ان التاویل صرف اللفظ عن ظاھرہ وکان الاصل حمل اللفظ علی ظاھرہ کان الواجب ان یعضد التاویل بدلیل من خارج لئلا یکون ترکا للظاھر من غیر معارض انتہی۔ اور دوسری جائے مین لکھتے ہین یجب[209] العمل بالظاھر الا لمعارض من خارج فان ابدی معارضا یمنع من الظاھر والا فلا عذر وھذا الحکم اعنی وجوب الحمل علی الظاھر الا لمعارض ظاھر لا یختص بالظاھری فان القیاس ایضا یوافق فی ذالک الا ان الظاھری اولی بالالزام انتہی۔ اور **سیوطی** رحمہ اللہ تعالی **الاعلام بحکم سیدنا عیسی علیہ السلام** مین ارشاد کرتے ہین قال[210] زاعم الوحی فیما جاء من الاحادیث مأول بالالہام قلت قال اھل الاصول التاویل صرف اللفظ عن ظاھرہ بدلیل فان لم یکن دلیل فلا تاویل ولا دلیل علی ھذا فھو لعب بالحدیث انتہی۔ علامت ۲۰۶ تا ۲۱۰ کو پیش نظر رکھکر اوپر کی نصوص کو مصروف عن الظاہر کرنے کے لئے مخالفین کو ضرور ہے کہ دلائل قطعیہ پیش کرین ورنہ دونہ خرط القتاد ✦

باقی رہے دوسری حدیث وہ یہ ہے جو **شیخ احمد بن محمد یمنی** نے **حدیقۃ الافراح لازالۃ الاتراح** کے صـ۲۳ مین اور **علی قاری** رحمہ الباری نے **شرح شفا قاضی عیاض** جلد ۱ صـ۴۲۳ مین اور **علامہ قسطلانی** نے **ارشاد الساری شرح صحیح بخاری** جلد ۶ صـ۱۸۵ مین اور **علامہ عینی حنفی** نے **عمدۃ القاری شرح بخاری** جلد ۹ صـ۶ مین اور **مولانا کرامت علی دہلوی** نے **سیرۃ الاحمدیہ**

٢١١ میں نقل کی ہے وعن محمد بن کعب القرظی قال بینا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذات یوم جالسًا اذ مر بہ رجل فقیل لہ اتعرف ھذا المار یا امیر المومنین قال ومن ھو قالوا سواد بن قارب الذي اتاہ رئیہ من الجن بظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان سواد بن قارب رجلا من اھل الیمن لہ شرف وکان لہ رئیٌ من الجن فارسل الیہ عمر بن الخطاب فقال لہ انت سواد بن قارب قال نعم یا امیر المومنین قال فانت الذي اتاک رئیک بظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم قال فانت علی ما کنت علیہ من کھانتک قال فغضب غضبا شدیدا وقال ما استقبلنی بھذا احد منذ اسلمت یا امیر المؤمنین فقال عمر یاسبحان اللہ ماکنا علیہ من الشرک اعظم مما کنت علیہ من کھانتک فاخبرنی باتیان رئیک بظہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم یا امیر المؤمنین بینما انا ذات لیلۃ بین النائم والیقظان اذ اتی رئیٌ فضربنی برجلہ وقال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتی واعقل ان کنت تعقل انہ قد بعث رسول من لوئ بن غالب یدعو الی اللہ عز ذکرہ والی عبادتہ ثم انشاء یقول ـ

عجبت للجن وتطلابھا	وشدھا العیس باقتابھا
تھوی الی مکۃ تبغی الھدیٰ	ما صادق الجن ککذابھا
فارحل الی الصفوہ من ھاشم	لیس قدامھا کاذنابھا

قلت لہ ـ دعنی فانی امسیت ناعسًا ولم ارفع بما قال راسًا فلما کانت اللیلۃ الثانیۃ اتانی فضربنی برجلہ وقال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتي واعقل ان کنت تعقل انہ قد بعث رسول من لوئ بن غالب یدعو الی اللہ والی عبادتہ ثم انشاء یقول ـ

عجبت للجن وتخبارھا	وشدھا العیس باکوارھا

تھوی الی مکۃ تبغی الھدیٰ	ما مومنوا الجن ککفارھا
فارحل الی الصفوہ من ھاشم	بین روابیھا واحجارھا

فقلت دعنی اھجع فانی امسیت ناعسا ولم ارفع بما قال رأسا فلما کانت اللیلۃ الثالثۃ اتانی فضربنی برجلہ وقال قم یا سواد بن قارب فاسمع مقالتی واعقل ان کنت تعقل انہ قد بعث رسول من لوی بن غالب یدعو الی اللہ والی عبادتہ وانشأ یقول ـ

عجبت للجن وتحساسھا	وشدھا العیس باحلاسھا
تھوی الی مکۃ تبغی الھدے	ما خیر الجن کانجاسھا
فارحل الی الصفوہ من ھاشم	واسم بعینیک الی راسھا

قال فاصبحت وقد امتحن اللہ قلبی بالاسلام فرحلت ناقتی واتیت الی المدینۃ فاذًا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والناس حولہ کعرف الفرس فلما رأنی قال مرحبا بک یا سواد قد علمنا ما جاء بک فقلت یا رسول اللہ قد قلت شعرا فاسمع مقالتی فقال ھات فانشاءت اقول ۞

اتانی نجیي بین ھدءٍ ورقدۃٍ	ولم یک فیما قد بلوت بکاذب
ثلث لیال قولہ کل لیلۃ	اتاک رسول من لوی بن غالب
فشمرت عن ذیلی الازار ووسطت	بی الذعلب الوجنا بین السباسب
فاشھد ان اللہ لارب غیرہ	وانک مامون علی کل غائب
وانک ادنی المرسلین وسیلۃ	الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطائب
فمرنا بما یاتیک یا خیر من مشی	وان کان فی ماجاء شیب الذوائب
وکن لی شفیعًا یوم لاذو شفاعۃ	سواک بمغن عن سواد بن قارب

قال ففرح النبی صلی اللہ علیہ وسلم هو واصحابه بمقالتی فرحا شدیدا حتی رؤی الفرح فی وجوههم وضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت نواجذه وقال افلحت یاسواد قال فرأیت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ التزمه وقال کنت اشتهی ان اسمع هذا الحدیث منک اھ رواه البیهقی فی دلائل النبوة انتهی ۔ اسمین سواد کا یقول ۔

فاشهد ان الله لارب غیره
وانک مامون علی کل غائب

اسلام مین آنا پھر حضرت کا منکر افلحت یاسواد فرمانا صحابہ کا خوشی منانا بوقت بیان واقعہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سواد کو سینہ سے لگانا زمانہ موجودہ کے بیدینون کی کارروائی سے موازنہ کرنے کی ضرورت کا محتاج نہین ہو ہر ایک شخص جان سکتا ہو کہ جس کلمہ طیبہ سے اسلام مین واخل ہو کر سند افلحت حاصل ہوسکے وہ عقیدہ کفر کو پہونچانے والا نہین ہوتا اعمال کو ضائع نہین کرتا بلکہ فلاح کا مثمر ہوتا ہو جسکے معنے مدارک التنزیل مین پائین قد افلح المؤمنون یون کئے ہین والفلاح[٢١٣] الظفر بالمطلوب والنجاة من المرهوب انتهی وهو المقصود من محبة صاحب الحوض المورود والمقام المحمود ✦

بالجملہ جیسے اس باب اول کا اختتام اس حدیث پر ہوا ہو ویسے ہی میرے کلام کا ختام بھی خداوند پاک بطفیل سرور لولاک اسی مین کے کلمہ طیبہ ۔

فاشهد ان الله لارب غیره
وانک مأمون علی کل غائب

پر کردے تو پھر دیکھئے بہار کہ کیسی بہار ہو ۔ وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰة والسلام علی محمد سید الانبیاء والمرسلین وعلی آله الطیبین و اصحابه الطاهرین مع جمیع المسلمین والمسلمات اجمعین

الباب الثانی فی بیان دفع شبهات اهل الاهواء واصحاب الاغواء

ہر چند باب اول کے ملاحظہ مین صاحبان قلب سلیم وفہم مستقیم خوب دریافت کرچکے ہونگے کہ اسمین کی روایات نے عموماً اور عبارات کے فقرات نے خصوصاً کوئی شبہ نیست ونابود کردئے بغیر باقی رکھا نہین ہو جسکے قمع کے واسطے اب کوئی نیا باب وضع کرنے کی ضرورت پڑے تاہم ہر ایک شخص کو یہ دستگاہ میسر کہان جو سر دست کوئی شبہ آن پڑے تو آناً فاناً معمولی خوض وفکر کے ذریعہ سے جواب دیکر سبکدوش ہوسکے اور کسی اور طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہ رہے باین خیال اس باب ثانی کا انعقاد کیا گیا کہ حتی الامکان سرسری استعداد والا بھی کسیقدر جواب مین اپنی سرگرمی کا اظہار کرے اور کسی بیدین کی ملمع کاری سے غفلت کھاکر ضلالت مین نہ گرے واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم ✦

اوپر باب اول مین جو روایات وعبارات مدعا کے اثبات مین پیش ہوئے ہین اوسکے برخلاف بھی چند اقوال ہین جن پر اوراق کے لوٹ پلٹ مین اگر نظر پڑجائے تو اپ چھے بھلے بھی ایک وقت خاص تلک تہ حیرانی مین سرگردان رہین پھر انکی نسبت عوام کا تو ذکر ہی کیا ہو لہذا کسی پر ایسی حالت طیران کرے تو اوسے ضرور ہو کہ پہلے وہلے مین تو یہ دریافت کرلیا کرے کہ یہ قول کسکا ہو اور اسکے قائل کے عادات واطوار کیسے ہین یہ معلوم کرلینے کے بعد اوسکے دفعیہ مین چندان وقت کا سامنا نہین پڑیگا جو غیر واقف کار کو پڑا کرتا ہو ✦

رسالہ اظہار الحق معروف بمناظرہ مرشد آباد کے صـ٢١ پر امام المنکرین کے

بلانے ہوئے مولوی **عبدالحق صاحب حقانی** نے جو فرمایا ہو (جسقدر مسلمانون
کی کتابین ہین ہمارے نزدیک سب مسلم ہین مگر اون کتابون مین جس مقام پر مصنفین
سے غلطیان ہوگئین کسلئے کہ وہ معصوم نہ تھے وہ مواضع قابل سند نہین) یہ
بجنسہ گویا میری تحریر بالا کی صحت کا شاہد ہو ؛

ہماری اس بحث مین علمار حنفیہ سے مثلاً علی قاری اور فضلائے شافعیہ
سے بیضاوی انہین اول الذکر تعصب مین مبتلا ہین اور آخر الذکر تفلسف مین گرفتار
تعصب کسدرجہ پر اور تفلسف کس رتبہ کا اسکا کسی قدر اندازہ عبارات ذیل سے
ہوسکیگا کتاب **فقہ اکبر** مین والدا رسول اللہ ماتا علی الکفر انتھی لکھا ہوا ہو
یہ فقرہ سخت اس کتاب مین افزودہ اور مدسوس ہو اسکی تصریح علامہ طحطاوی نے حاشیہ درمختار مین
اور علامہ بیجوری نے تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید مین کردی ہو اما علی قاری صاحب
نے منح الازہر مین اس فقرہ کی شرح کرتے کیا کچھ باقی رکھا ہو وہ پوشیدہ نہین جلال الدین
سیوطی وغیرہ کو تو رہنے دیجئے مولانا بحر العلوم نے فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت مین
بعض معتبرات سلف سے انبیار کا کفر حقیقی اور حکمی ہر دو سے معصوم ہونا نقل کیا ہے
علی قاری صاحب ہین کہ سلف سے کچھ تعلق رکھا نہین اما نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
کی نسبت تجویز کفر حکمی کرتے بھی کچھ خیال نہ فرمایا یہی اسباب تھے جنکے بواعث سے
مستند المخالفین بھی اونکے حق مین مقدمہ **تعلیق المجد** ص۲۰ مین تحریر فرماتے
ہین وتصانیفہ کلھا جامعۃ مفیدۃ حاویۃ علی فوائد لطیفۃ ولولا ما فی بعضہا
من رایحۃ التعصب المذھبی لکان اجود اجود انتھی ؛
علامہ تورپشتی رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب **المعتمد فی المعتقد** ص۱۵ مین

[فرم]ایا کرتے ہین دبد عوای تناقض و علت شبہت اخبار غیب را کہ صاحب خبری عالم غیب
[ص]لوات اللہ وسلامہ علیہ رسانیدہ رد نکنند کہ ملاحدہ کہ دشمنان دین اند و فلاسفہ کہ منکران
[اخ]بار غیب اند و چنین مواضع رخصت طلب میباشند انتھی اس سے متبادر ہو کہ فلاسفہ منکران
[اخ]بار غیب ہین اور ظاہر ہو کہ جسپر پورا فلسفہ غالب وہ بالکل منکر ہوگا اور جسے کچھ ذائقہ ملا
[ہ]وگا وہ بقدر مذاق انکار کریگا اب بیضاوی صاحب کو دیکھئے کہ **محقق دہلوی اشعۃ اللمعات**
[تر]جمۃ المشکوٰۃ مین جلد رابع کے ص۲۳ پر تحریر فرماتے ہین بدانکہ در تفسیر بیضاوی وجوہ
دیگر نیز در معنی این آیۃ گفتہ است وشک نیست کہ آنچہ در حدیث متفق علیہ در تفسیر آن واقع
[شدہ] متعین باشد ارادہ آن و عجب کہ این وجہ اصلا ذکر نکردہ غالباً تفلسف او را برین دا[شتہ]
باشد الانسان اشد السلامۃ انتھی جب بیضاوی صاحب اپنے جوش تفلسف مین حدیث متفق علیہ
[ت]ک کا بھی خیال نہ کرین پھر انسے بحث غیب ذاتی مین استنادکرنا اور باقی بزرگان دین کے
اقوال سے خواہ مخواہ اعراض کرنا انصاف کا خون اور اعتساف کا شگون نہین تو کیا ہے۔
[ل]ہذا اعتبار گفتار کا مدار قائل کے عادات واطوار پر رکھا جاتا ہو ؛
بیضاوی نے تفسیر عفا اللہ عنک کی یہ کی ہو کنایۃ عن خطئہ فی الاذن فان العفو
من روادفہ انتھی۔ اس فقرہ پر حاشیہ بیضاوی مین **شیخ الاسلام زکریا** رحمہ اللہ تعالی
نے تبع فیہ الزمخشری لکھا اور **سیوطی** نے فرمایا کہ تبع فی ھذہ العبارۃ السئیۃ الزمخشری انتھی
ملاحظہ ہو کتاب الابریز ص۱۵۳ جب بیضاوی صاحب اپنے اوستاد زمخشری کی متابعت مین جناب
رسالت مآب کو خطاوار قرار دین تو انکی تخطیہ مین کوئی قباحت نہین نہین تو بلا ریب و بیشک
خطا ست بزرگان گرفتن خطاست ؛
اب رہے وہ جو کسی قسم کے تعصب اور تفلسف سے پاک و صاف ہین اس دوگروہ کی ایسے

کی تقلید میں یا ویرلیکی عبارت کے تسوید کے نہوں تو پھر ایک قاعدہ ہے جسکا لحاظ رکھا جائے تو بہت سے شبہات کا دفعیہ ممکن الحصول ہو سکیگا وہ یہ ہے جو علمائے حدیث جنکو اصطلاحات اہل اصول فقہ سے کچھ بحث نہیں تصریح کرتے ہیں کہ خبر اثبات خبر نفی پر مطلقاً مقدم ہے ملا معین کاشفی رحمہ اللہ تعالی معارج النبوۃ ص١٩٥ میں تو ربشتی سے نقل کرتے ہیں کہ اثبات بر نفی مقدم باشد انتہی۔ علامہ بیجوری تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص١١ میں تحریر کرتے ہیں والقاعدۃ ان المثبت مقدم علی النافی انتہی علامہ شامی رد المحتار جلد ١ ص٦ میں لکھتے ہیں والمثبت مقدم علی النافی انتہی ابن حجر مکی اپنے فتاوی حدیثیہ میں ص١٢٩ پر فرماتے ہیں والمثبت مقدم علی النافی انتہی امام قسطلانی ارشاد الساری شرح بخاری جلد ٩ ص٢٥ میں تحریر فرماتے ہیں والمثبت مقدم علی النافی انتہی۔ کرمانی کواکب الدراری شرح صحیح بخاری باب التراویح میں لکھتے ہیں ودرایۃ المثبت مقدم علی النافی انتہی علی قاری مرقاۃ المفاتیح میں حدیث عائشہ ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صائما فی العشر الاول من ذی الحجۃ کی شرح میں طیبی سے نقل کرتے ہیں اذا تعارض النفی والاثبات فالاثبات اولی انتہی۔ علامہ شامی نے سبل الھدی والرشاد میں تحریر فرمایا ہے روی الامام احمد والترمذی عن انہ قیل لہ ربط البراق قال الخاف ان یفر منہ وقد سخرہ عالم الغیب والشہادۃ قال البیہقی والمثبت مقدم علی النافی یعنی من اثبت ربط البراق فی بیت المقدس معہ زیادۃ علم علی من نفی فھو اولی بالقبول انتہی۔

ان کتب معتبرہ میں علماء نے تصریح کر دی ہے کہ اثبات نفی پر مقدم ہے اب بحث موجودہ

ہی

ان بہت سے علماء نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے واسطے کل شی کا علم ثابت کیا ہے گو بعض نے فلاں وفلاں شی کا علم نہیں تھا یہ بھی بیان کیا ہے اما بنظر قاعدہ مذکورہ بہر طور اول پر مثبت مقدم اور مثبت زیادہ علم ثانی سے اولی بالقبول ہے اب عموماً اگرچہ کوئی شبہہ سر برہنہ نہیں ہے پھر بھی بالخصوص کسی شے کی نسبت گفتگو کرنے میں کوئی ظاہری قباحت نہیں ہے لہذا جو شبہات ابنائے زمان نے مشہور کر رکھے ہیں اور اپنے رسائل میں مسطور بھی کر رکھے ہیں اسکے دفعیہ میں کتب مستندہ کو پیش نظر رکھنا اہم المقاصد ہے۔

اما اس بحث کی چھیڑ سے قبل چند فائدے یہاں پر قابل گذارش ہیں وہ بقدر ضرورت درج کیے دیتا ہوں غالباً کہ آئندہ مقال میں وہ بہت ہی کارآمد ہونگے۔

فائدہ اولی امام المنکرین علامہ محمد نادری کو جو کانپور سے نکلتے ہی چشم بد دور کتاب سازی یعنے ترجمہ بازی کا آزار ہوا گو رفتہ رفتہ یہ مرض مزمن ہو گیا تو استفتا نامی گرامی رسالہ کے مؤلف بنے اور ازالۃ الریب کے تو خاصے مصنف ان ہر دو کا ذکر شاید پھر آجاویگا بالفعل تو ذکی ایک کتاب کے ترجمہ سے مستفیض ہوتا ہوں اور بالخصوص اوسپر کے حاشیہ سے مستفید تماشہ لائق دید ہے اور یا جری قابل شنید لہذا ناظرین باتمکین سے لیے مطالب عالیہ مستحضر اذہان صافیہ رکھنے کی امید۔

فائدہ ثانیہ حضور والا کی فضیلت نے جب جوش مارا اور حرارت علمی نے آپکو بہت ہی گرما دیا تو مشہور رسالہ تحفۃ الہند کا ترجمہ زبانی گجراتی کر ڈالا اور صرف مترجم کہلانا میں کیوں گمنام رہنے جب پہلا رنگ جما تو موقع بے موقع کسقدر حواشی بھی چڑھا دیئے نام نامی کو دفتر میں بخشش منظور فرمایا یہ ترجمہ عواشی حواشی سے مزین ہو کر تاریخ ١٢ ماہ ذی الحجہ ١٣١٤ھ میں قالب طبع میں مذہب ہوا ملاحظہ میں لاکر اطمینان کر لیجئے۔

કહ્યું કે જો. તેવું. થસે તો. હું. હીકી. ચાલતો થઈસ. તેવું બોલા

લું. તેમણે જ કહ્યું કે. અમારા ટોળામાં. એવા પડ્યા છે કે. જો

એમ. થસે તો. તેઓ. બેસસે નહીં. આખેર. તેમણે વિનંતી

કરી કે. વાંસળી વગર. એ. સંભળાવે. આપનો. હુકમ થયો એ

એ. પછી. તે. પોતાની ભાષામાં. કાંઈ ગાવા લાગ્યો ❖

پھر اس کتاب کی اس فہرست میں ۱۱ پر یہ اعلان ہے۔ ❖

(૧૧)

પૃષ્ઠ. ૧૩૩. મારા સરતાજ. દીન અને. દુનીયાના વસીલા

હાજી. ઈમાદુલા. સાહેબની. જાહેર કરામતનું. વર્ણન.

૧૩૩

૨૨૭
૧. હીજરી સને. ૧૩૧૨માં. હું. મક્કા સરીફે. હજ કરવા. ગયો હ

તો. (ખુદા કબુલ કરે) તે. વેલા. હું. મારા. સિરતાજ રોસનદી

લ. સિદ્દીક સાથે. હતો. ત્યાં ગયા પછી. ઉસતાદની (સ્તી ક્ષા

સાહેબની સ્ત્રી.) ઘણા માંદા પડી ગયા. જીવવાની આસા. લો

કોએ. ત્યા હકીમોએ. મુકી દીધી. હતી. સાથે. પાંચ. નહાના

બચ્ચાં. હતાં. તેથી. મોલવી સાહેબનું. દીલ ઉદાસ. થયું. હતું

અમારા પીર. ખુદા દોસ. જમાનાના. કોનોબ. (ખુદા તેમનો રે

જ્યા સુરાખે) સાહેબની દરબારમાં. પડ્યા. થોડું અવાનું હતું

આખર. વખત આવેલા. પીરસાહેબે. કહ્યું કે. મોલવી સાહે

فائدہ ثالثہ اسی گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند کی فہرست میں ۱۳۰ پر ان الفاظ ایک عبا
دیا ہے۔

પૃષ્ઠ ૧૩૦ (નોટ) આલમા તામાં. કુતબ. હજરત. ઈમાદુલા સાહે

બની મજલસનું વર્ણન.

جب حسب الاشارہ ص ۱۳۰ کو دیکھا تو اوسپر خود کی ایک بوصوار اور بھاری تجربہ کاری کا جو عجب
درج ذیل ہے اقرار کیا ہو

(૧૩૦)

૨૨૮
૧ સને. ૧૩૧૩ની સાલમાં. મકામે અજમાંમાં. મોલવી અ

બાનદાનના. એક. ગૃહસ્થ. સામથી. આવી આ હતા. તેમની

સાથે. વાંસળી વગાડનારો. એક ગવીઓ હતા. તેઓ. આ

વખતના કુતબ. હજરત. મોહમદ (સલ) સાહેબના. નાએબ

ખુદાની. નીસાનીઓ. માની. એકની સાની. હાજી ઈમાદુ

લા સાહેબ (દામાજેહુ) ની. મુલાકાતે. આવીયા હતા. તે વ

ખતે. ત્યાં હું પડ્યા. બેઠેલો હતો. તે. પછી. બીજે કે. ત્રીજે મુલા

કાતે. તેમણે. ઊપર. જણાવેલા. કુતબ સાહેબની. હજુર

માં. અરજ કરી. કે. જો. આપની રજા હોએ તો. મારો. ગવઈઓ એ

ને. આપને. કાંઈ. સંભળાવે. તેમણે કહ્યું કે હું. એવી મજ

લસમાં કદી. ગયો નથી. તેમ. મારી. બેઠકમાં. એવું. થયું. હું

પસંદ પડ્યા. કરતો નથી. તે વેલા. મારા. દીલમાં. એમ. આવ્યું

બીસીઆં·નહોનો·છતાંમને·નોકર·ચાકરવાલા·હજરતનાં·
ધારે·રાહુત·હતી·ઊંટવાલો·બહોઆરો·નોકરહોય·એવી·બી
મન·કરતો·પાડગી છાકરીની·તેહીકર·રાખતો·મદીનાં·
સરીફનાં·રસ્તે·હોસેરા·પડ્યા·જેરમાં·ચાલતોહતો·જ્યાં
કાફલો·ઊતરતો·ત્યારે·તેજ·જગાએક·કબરસ્તાન·થ
જનું·કોઈને·આગ્ના·નહતીકે મદીનાસરીફમાં·કરાતનીન·આ
બા·પેસવાદેસે·પણ·તેમનીદુવાનોજઅસર·જેનોહતો·
કે·બહુજ·ખુસી·સાથે·અમે·મદીના·સરીફમાં·દાખલ
થયા·અને·ત્યાં·આઠ·દીવસ·રહ્યા·મારી·સામે·બીજા
કેટલાક·કાફલા·આવ્યાકે·જેમાં·કેટલાક·ડાભેલ·ગા
મના·માણસ·હતાં·ને·કાફલો·પાછલઆવ્યો·અને·
આગલ·સરકારે·વદા·કર્યો·અને·કેટલાક·કાફલાને
નો·ગામમાંજ·પેસવાનદીધાએ·વગર·આપની·કરા
મતો·બે·શુમારછે·તેમાંથી·થોડાકના·વર્ણનમા·
એક·રીસાલો·મારાઉસ્તાદે·લખયોછે·અને·હાલ
શમાએલેઈ મદાદીઆં·નામનો·રીસાલો·લખનો
ર·માં·છપાએછે· ❖

پھر فہرست میں کچھ اطلاع دی نہیں اہلسنت ۲۲ پر بحث مصافحہ کے ضمن میں علامات کے
لئے یہ التجا کی ہے ❖

જ·પડ્યા·હુરાનછે·જયાં·પડ્યા·નાહતાછે·દુવાકરીએ·એમ
કહી·હાથ·ઊંચકી·દુવાકીધી·બીજેદીવસે·બીબીસાહેબ·
સારાંથઈગયાં·ને·ચાલીને·તવાફ·કરવાગયાહતાં·એ·
સફરમાં·મદીનાસરીફજવાનો·મારો·વીચાર·નોહતો·
તેમછતે·એકદીવસે·પોતાનાદરબારમાં·મદીના·સરીફની·
વાત·કહાડી·તે·એવીરીતેકે·જાણે·કોઈ·મદીનાસરીફજ
વાનું·ના·પાડતોહોએ·અને·પોતે·તેને·મોકલતાહોએ·હું·મદી
નાસરીફજવાનું છુંકે·નહીં·તેનીતેમને·કોઈનેહતી·ખબર·
કરવામાં·આવેલી·નહીં·આખર·મારા·સફીક·મૌલાના·
મોલવીઅહમદહુસનસાહેબ·મારાનરફેજોઈ હું સવા·બા
ગયા·તેજ·હું·પણ·સમજીગયો·કે·તેઓ·મને·જ·મદીના·સ
રીફ·મોકલવામાંગેછે·મે·તેમને·અરજ·કરીકે·હું·બે·વાર·
મદીનાસરીફ·ગયોછું·ને·આ·સફરમા·મારીપાસે·રૂ૦(૭) જ
બાકી·રહેલાછે·તેવખત·બોલીયાકે·તારામોટે·એટલા·રૂ૦૦
બહુછે·મે·તેમનું·કેહેવું·સીરપર·ચડાવ્યું·ને·જવું·કબુલ
રાખ્યું·જ્યારે·હું·જવા·લાગયો·ત્યારેમને·દુરથી·જોઈ·ઊભા·
થઈગયા·અને·હાથ·ઊંચકી·દુવાકરવા·લાગયા·અને·મને
કહ્યુંકે·જા·તને·ખુદાને·સોંપયો·એ·દુવાની·અસર·એવી·લેન
હતીકે·મારીપાસે·કોઈનોકર·ચાકર·નોહોતો·હું·કોઈની

nor did he ever permit it in his own meetings. At that time it occurred to me that if the request was granted, I would walk off. At that very moment Kutabsaheb added that there were present persons who would leave the place if he complied with his request. Then he requested for vocal music, which request was granted and the musician, began to sing something in his own languge.

TEABLE OF CONTENTS PAGE X

Pages9, A miracle of Haji Imdadullah saheb exhibited in public.

۲۳۲

In Hijri year 1312 I went on a pilgrimage to Mecca in the company of my revered priceptor Roushan Ali, In Mecca, Miss, Rowshan Ali fell dangerously ill, The doctor as well as the people lost all hope of her surviving the sickness. She had with her five young children. The Mawlvi was very uneasy on their account. He would attend the meetings of our saint a friend of God and the pole of the age only occasionally

۲۳۰

૧. ઓનુ૧૬ નું મને તે દીવસ વલી કયારે હેઆડસે કે
ફું નાર. વલી કામેલ નમાતાના કુતુબ તેમનું નામ મુબા
રક ફુલ્લઈ મહાયુના છે. તેમના કદમ મું મી આગંનવાલી

جب حضور والا کا افاضہ اور استفاضہ کا ارادہ دوبارہ جوشش مارا تھا تو اس کتاب کا ترجمہ
بزبان انگریزی عیسوی ۱۸۹۹ سنہ مین کرڈالا جو حدود ۱۳۱۶ سنہ ہجری مین واقع ہوا اس ترجمہ مین
مضامین مذکورہ بالا بالترتیب بموجب تحریر پائین ثبت مین ؛

TABLE, OF, CONTENTS, PAGE, X

On page 97 (note) A party at Hazrat Imdadullah Saheb, kutb of this genuation

۲۳۱

In the beginning of the year 1313 a member of a Movlvi family paid a visit to Mecca from Syria. He had a songster with him who played upon a flute. He had been on a visit to Haji Imdadullah Saheb, one of the many marks of GOD, and who was the then deputy of Kutub Hazrat Mahomed Saheb. I was one of the assembly at that time. At the second or third interview he requested the Kutub Saheb to grant his musician permission to amuse himself with his performance. He replied that he never attended such a gathering

got up, pronounced grace upon me and said that he committed me to the care of God. The virtue of his blessing was such that although I had no servant with me and no company, yet I was happier than one with them. The Camel-keeper served me as my own servant. He provided me with water and other things. There was cholera ravaging the way to Medina. The pluce wher a caravan halted became a cemetry. No one was sure of being allowed to enter the city. But it was due to the efficacy of the saint's grace that no quarantine was imposed against us and we entered Medina in peace. We lived there eight days. There were other caravans including mer from the village of Dabhel. They followed me but were ordered by the authorities to march on and not halt there. Other carvans were not allowed to enter the city. Besides this there are innumerable other proofs of his power. My preceptor has written a pamphlet diseribing.

At last the renowned saint said that the Moulvi was very much grieved. The children were very young. It was a case for grace.. So saying he rised up his hands and pronounced a blessing. The next day the Bibi saheb was allright and made her pilgrimage on foot. I had no mind to visit Medina. One day the saint opened the subject of Medina in the meeting in such a way as if he was persuading one to pay a visit to it who was inclined to go there. He was in no way informed whether I was to go to Medina or not. At last my preceptor Ahmed Hasansaheb, Moulavi of the Maulas looked at me and smiled. I too understood him to be sending me to Medina. I told him that I had been to Medina towice before that and that at that time I had only Rs 50-left with me. He said that that amount was more that sufficient for me. I accepted his advice and determined to go there. When I started on my journey he saw me from a distanace,

some of them. And another pamphlet called the "Shumaim-i-Imdadia" is being published at Lucknow".

PAGE 166 NOTE §

۲۳۳ ✣ ✣ ✣ "Ohgod, when will the time come when I shall be fortunate enouph to kiss the feet of Haji Imdadullah. the polarstar of the time, your friend and vali."

اس مقام پر لائق وفائق ترجمان ومحشی صاحب نے دو شخصون کا ذکر خیر کیا ہی ایک خود کے اوستاد مولوی احمد حسن صاحب کا جنھین انگریزی ترجمہ مین کسی بچاؤ کے خیال سے چالاکی کرکے رشتعلی لکھا ہوا اور دوسرے اپنے پیر رشاد حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم کا پھر ہر ایک کو صفات متعددہ سے موصوف فرمایا ہی اوستاد صاحب کو اپنا سرتاج اور روشندل اتنا ہی بتلایا ہی اتا پیر جی کو تو دین ودنیا کا وسیلہ ایک ولی کامل و زمانہ کے قطب تعین نائب محمد صلی اللہ علیہ وسلم چار اور خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی ہوئے پانچ مراتب کا منصب وار جتلایا ہی پھر انکی دو کرامتین مشعر اطلاع مافی الضمیر اور دوسری متعلق قبولیت دعا بیان کین اور ساتھ ہی اخبار کہ کرامتین آپ کی بے شمار ہین اور سنہ ہجری تیرہ سو بارہ ۱۳۱۲ سے لغایتہ سنہ عیسوی اٹھارہ سو نانوے جسمین انگریزی ترجمہ ہوا اور پھر اوسی عیسوی سنہ سے آج تک ہی نہین بن آئندہ مین جب تک اسکے برخلاف عام کو اعلان دین تب تک ہر دو حضرات کو

آپ بدستور اپنا مقتدی ہی مانتے ہین اور اپنے معمولی اعتقاد راسخ کا مفہوم و مصداق جانتے ہین ناظرین باتمکین اس گذارش کو ذہول فرماکر بھول نجائین یہ خاصۃً قصد ہو اور آگے فائدہ رابعہ سے فائدہ عاشرہ تک مین منازل واحوال اولیاء و اقطاب کا تنقد ہی۔

فائدہ رابعہ۔ امام شعرانی قدس سرہ الرحمانی یواقیت والجواہر

۲۳۴ مین تحریر فرماتے ہین اعلم ان عدد منازل الاولیاء فی المعارف والاحوال التی ورثوھا من الرسل علیہم الصلوٰۃ والسلام مائتا الف منزل وثمانیۃ واربعون الف منزل وتسع مائۃ وتسعۃ وتسعون منزلا لابد لکل من حق له قدم الولایۃ ان ینزلھا جمیعھا ویخلع علیہ فی کل منزل من العلوم مالا یحصی قال الشیخ محی الدین وھذہ المنازل خاصۃ بھذہ الامۃ المحمدیۃ لم ینلھا احد من الامم قبلھم ولکل منزل ذوق خاص لایکون لغیرہ ذکرہ فی الباب الثالث والسبعین من الفتوحات انتھی ✣

فائدہ خامسہ یہی امام شعرانی قدس سرہ النورانی کبریت احمر مین ۲۳۵ ارشاد فرماتے ہین واما شیخنا السید علی الخواص رضی اللہ تعالی عنہ فسمعتہ یقول لایکمل الرجل عندنا حتی یعلم حرکات مریدہ فی انتقالہ فی الاصلاب و ھو نطفۃ من یوم الست بربکم الی استقرارہ فی الجنۃ او فی النار انتھی ✣

فائدہ سادسہ یہی عارف ممدوح قدس سرہ الممنوح **منن الکبریٰ** مسطورۃ الیمن **والبشری** مین ارشاد کرتے ہین ۲۳۶ وروی العلامۃ الفاروقی رحمہ اللہ تعالی فی کتاب التوحید ان العارف باللہ یعقوب خادم سیدی احمد

بن الوفاعی قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم قال سمعت سیدی احمد
بن الوفاعی یقول صحبت ثلثمائة الف امة ممن یاکل ویشرب وینکح ویوت
ولایکمل الرجل عندنا حتی یصحب هذا العدد ویعرف کلامهم وصفاتهم واسمائهم
وارزاقهم وحیاتهم وآجالهم قال یعقوب الخادم فقلت یاسیدی ان المفسرین
رحمهم الله تعالی ذکروا ان عدة الامم ثمانون الف امة فقط فقال ذلک مبلغهم
من العلم فقلت هذا عجیب فقال ازیدک انه لاتستقر نطفة فی فرج انثی الا
ینظر ذلک الرجل الیها ویعلم بها قال قلت یاسیدی هذا من صفات الرب
تبارک وتعالی قال یایعقوب استغفر الله تعالی فان الله سبحانه اذا احب عبدا
صرفه فی جمیع مملکته واطلعه علی ماشاء من علوم الغیب فقال یعقوب تفضلوا
علی بدلیل علی ذلک فقال سیدی رضی الله تعالی عنه ان الدلیل علی ذلک
فی قوله فی الحدیث القدسی لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه فاذا
احببته کنت سمعه الذی یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده الذی یبطش
بها ورجله الذی یمشی بها ولان سالنی لاعطینه ولان استعاذنی لاعیذنه
رواه البخاری عن ابی هریرة فاذا کان الحق مع عبده کما یریده صار کانه صفة
من صفات الله تعالی انتهی ؎

فائدہ سابعہ یہی شعرانی یواقیت والجواہر ص۲۲۶ میں تحریر فرماتے
ہیں اما القطب فقد ذکر الشیخ فی الباب الخامس والخمسین ومائتین انه
لایتمکن القطب ان یقوم فی مقام القطابة الا بعد ان یحصل معانی الحروف
التی فی اوائل السور المقطعة مثل الم والمص ونحوهما فاذا وفقه الله تعالی علی

معانیها ومعانیها تعینت له الخلافة وکان اهلا لها۔ انتهی

فائدہ ثامنہ پھر یہی بزرگ اسی یواقیت کے ص۲۲۸ پر تحریر فرمارہے ہیں
فان قلت فما علامة القطب فان جماعة فی عصرنا قد ادعوا القطبیة ولیس معنا
علم یرد دعواهم فالجواب قد ذکر الشیخ ابوالحسن الشاذلی رضی الله عنه ان
للقطب خمس عشرة علامة ان یمد بمد العصمة والرحمة والخلافة والنیابة
ومدد حملة العرش العظیم ویکشف له عن حقیقة الذات واحاطة الصفات
ویکرم بکرامة العلم والفصل بین الموجودین وانفصال الاول عن الاول وما
انفصل عنه الی منتهاه وما ثبت فیه وحکم ما قبل وما بعد وحکم من لاقبل له
ولابعد وعلم الاحاطة بکل علم ومعلوم ما بدا من السر
الاول الی منتهاه ثم یعود الیه انتهی ؎

فائدہ تاسعہ۔ اسی یواقیت کے ص۲۳۹ میں ہے وقد ذکر الشیخ عبدالقادر
الجیلی ان للقطابة ستة عشر عالما احاطها الدنیا والآخرة عالم من هذه العوالم
وهذا امر لایعرفه الا من اتصف بالقطبیة انتهی ؎

فائدہ عاشرہ اسی یواقیت کے ص۲۳۰ پر فرمایا ہے فان قلت هل احد
من البشر ینال فی الدنیا علما من غیر واسطة محمد صلی الله علیه وسلم فالجواب
کما قال الشیخ فی الباب الاحد والتسعین واربعمائة لیس احد ینال علما
فی الدنیا الا وهو من باطنیة محمد صلی الله علیه وسلم سواء الانبیاء والعلماء
المتقدمون علی مبعثه والمتاخرون عنه انتهی ؎

بالجملہ فائدہ اربعہ سے عاشرہ تک جو جو اوصاف اور خواص ولی کامل اور

قطب زمانہ کے واسطے شایان اور ضروری ثابت مانے جاتے ہین وہ ضرور ضرور امام المنکرین غلام محمد کے مرشد موصوف وین ودنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب نائب محمد خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی حاجی امداد اللہ صاحب کے لئے ماننے بغیر چارہ نہین ہو الاکمال ولایت و دراو قطبیت زمانہ کا غور ہو قطب کے احاطہ علمی مین سوا عالم ہون جنہین سے دنیا اور آخرت ایک عالم قرار پائے اور نبی کریم کو محض دنیا کے من دعن پر بھی علم نہ ہو یہ کہتے ہوئے مسلمان کیون نہ شرمائے عنقریب فائدہ تامہ مین علامات قطبیت کے وعلم الاحاطہ بکل علم و معلوم بتلایا ہی یہ قطب صاحب جانین مگر نبی کریم کے واسطے نہ مانین فانا للہ وانا الیہ راجعون +

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی دو فوکرامتین تحریر کردہ امام المنکرین غلام محمد کی خبر غالباً مولوی عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کو نہ ہوئی ہوگی تب ہی تو استفتا کے مشہ پر بیضاوی سے اطلاع مافی القلب کا حصر رسول مجتبی پر کر دیگر اولیاء کے ضمائر القلوب سے واقف کاری کا در پردہ گویا انکار کر دیا جس سے حاجی جی کی کرامتین بیان کردہ غلام محمد ملیامیٹ ہو گئین واہ واہ اور سبحان اللہ ہزار آفرین مولوی عبد اللہ نے خوب ہی فریاد کی دادرسی کی لیکن۔

مدعیت سست توئی چست چاق وان فی تصدیق فاین الوفاق	کی ہر پسند و خرد خردہ بین تو بردی رسیدے تعض ططے او

اما غلام محمد کو جو ہیجان جوش آیا اور نشتر کینہ سینہ مین سما یا تو آخر بالجبر سے درگذر کر النبی بالولی ستر کر کے مولوی عبد اللہ صاحب کے کرتوت سے ایسا مبہوت ہو گیا جو ذہن عالی سے حاجی صاحب کی کرامتین نیست و نابود ہو کر مناظرہ بردہ کے حکم کو سپرد کردہ

رحمی دلائل کے فصل اول مین چوتھی دلیل یوم یجمع اللہ الرسل الخ مع الی اور تفسیر کبیر کے ص ۹۶ سے یہ نقل کر دیا انما قالوا لا علم لنا لانك تعلم ما اظهروا وما اضمروا و نحن لا نعلم الا ما اظهروا فعلمك فيهم انفذ من علمنا الخ اور تفسیر حقانی ص ۹۲ مین ہو امر واقعی اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہی اور ظاہری قیل وقال کا ہمین علم ہی سو وہ تیرے علم کے آگے بمنزلہ لاشی کے ہی) +

یہان سے غلام محمد کا عقیدہ دریافت ہو سکتا ہی ایسی جہت سے کہ کسی اور تشریح وتصریح کی کوئی ضرورت باقی نہین رہتی تاریخ ایران مؤلفہ سر جان ملکم ترجمہ کردہ مرزا حیرت جلد ۲ ص ۱۳۲ پر منجملہ عقاید وہابیہ نجدیہ یہ بھی بیان کیا ہو کہ سوگند یاد کردن بمحمد وعلی وکسان دیگر را حرام مید انند زیرا کہ گویند قسم عبارت ہست از شہادت طلبیدن انچہ در ضمیر مستتر ہست وخبایای ضمائر را بجز خداوند کس نداند فقط۔ غلام محمد کی رو بہ بازی اور حیلہ سازی ہر گز قابل التفات نہین جو کہے کہ استفتا کے صفحہ اولی پر سوال مین مقر ہون کہ (بلکہ اولیاء اللہ کو بھی حق سبحانہ وتعالی نے بعض غیوب پر بعض اوقات مین بطور کشف والہام خبردار کیا ہی) اس جہت سے کہ یہ نری ابلہ فریبی ہو اگر نفس الامر مین ایسا ہی پاک اعتقاد ہو توازالۃ الریب کے ص ۲۹ پر یہ زہر کہان سے اوگلا (جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واللہ ما علمت علی اهلی الا خیرا تاکید کے ساتھ بیان کیا ہو اسی طرح حضرت اسامہ فرماتے ہین اهلك یا رسول الله ولا نعلم والله الا خیرا اور اسی طرح حضرت زینب فرماتی ہین یا رسول الله احمی سمعی وبصری والله ما علمت علیها الا خیرا ابن خان صاحب کے استنباط کے موافق تو چاہئے کہ حضرت اسامہ اور حضرت زینب کو بھی قبل نزول ان الذين جاؤا بالافك الخ برأت کا علم یقینی طور تھا حالانکہ کوئی اسکا قائل نہین ہی) +

اب سوچ لیجیے کہ غلام محمد اگر کشف و الہام کے ذریعہ سے اطلاع علی باقی الغیب
کا بجز حاجی امداد اللہ صاحب کے اور کسی کیلئے مجوز ہی تو کونسی دلیل قایم کی جس سے ثابت ہو جائے
کہ اسامہ اور زینب رضی اللہ عنہما نے بلا اطلاع واللہ کہدیا تھا ہان اگر دلیل صرف (اسکا کوئی
قائل نہین ہی) اسیکا نام ہی تو پھر سراپا فضل و کمال کا حال معلوم ہو گیا شاہ صاحب
تحفہ کے صفحہ ۲۰۲ پر ارشاد فرماتے ہین و بقاعدہ لا قائل بہ تمسک کردن دلیل عجز است انتہی
وللہ در القائل ✦

ہنوز طفلی و از نوشش و نیش بیخبری		ز علم غیر چہ از جہل خویش بیخبری

جامی قدس سرہ السامی نے سچ کہا جو فرمایا ہی ✦

لاف دانش گرزند پیوستہ نادان دور نیست		خفتہ دایم خویش را بیداری بیند بخواب

نسئل اللہ المولی الکریم ان یتدارکنا بفضلہ العمیم ۔ ولاحول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم ✦

پھر اس قسم کی تقریری دارو گیر غالباً ناظرین کو نامطبوع ہوگی لہذا اسے ترک کرکے اور
ایک گذارش پیش کرتا ہون کہ بشمول اور چند مسائل خلافیہ کے اس مسئلہ غیب پر بہاولپور
مین اراکین ریاست کے بندوبست سے زیر تحکیم حضرت سجادہ نشین چاچڑان صاحب
سنہ ۱۳۰۶ھ کے ماہ شوال مین مناظرہ ہوا ہی جسمین ایک جانب دیوبندی جنات اور
گنگوہی کے ذریات تھے اور مقابل مین مولانا مرحوم غلام دستگیر صاحب
قصوری تھے بالاخیر مناظرہ بروہ سے نادیری پارٹی جیسی اوٹن چھو ہوئی ویسے
ہی انھون نے ففرو اکی ٹھہرائی ۔ مولانا مرحوم نے سوال وجواب قلمبند کرکے علمائے
حرمین سے تصحیحات اور تقریظات کی طلبگاری کی چنانچہ سنہ ۱۳۰۷ھ ربیع الاول مین یکاروانی

مین انتقام پاکر ایک مبارک مجموعہ بنام نہاد تقدیس الوکیل عن توہین الرشید
والخلیل مرتب ہوکر سنہ ۱۳۱۲ھ مین صدیقی پریس قصور مین مطبوع ہوکر نور بخش دیدہ ارباب بصیرت
اور سرور دہ سینہ اصحاب بصیرت ہوا ہی اسمین مسئلہ غیب حسب اعتقاد احقر بہت سے دلائل سے
مدلل درج ہی اور مخالفین کا دندان شکن جواب نہایت خوبی اور وضاحت سے دیا گیا ہی جسپر
بیان کردہ ذیل مفتیان دین متین بلدہ امین اور علمار مسکن سید المرسلین کی مہرین اور
تقریظین موجود ہین ✦

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال ۔ مکہ — مفتی شافعیہ محمد سعید بابصیل ۔ مکہ

مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین ۔ مکہ — مفتی الحنابلہ خلف ابن ابراہیم ۔ مکہ

مفتی الحنفیہ عثمان بن عبد السلام داغستانی ۔ مدینہ — سید محمد علی بن طاہر مدرس اعظم ۔ مدینہ

مولوی عبد الحق صاحب الہ آبادی مہاجر

مولوی عبد اللہ سندی — مولوی امام الدین احمد

مدرسین مدرسہ صولتیہ

محمد سعید صاحب — سید اعظم حسین صاحب — عظمت علی صاحب

پایہ حرمین شریفین

حضرت نور صاحب — مولانا محمد رحمت اللہ صاحب

حضرت نور صاحب — عبد السبحان صاحب

اسکا تو بالکل تعجب نہ کیجیے بڑی حیرت انگیز اور زیادہ تعجب خیز تو یہ بات ہے کہ غلام محمد
کے مرشد صاحب دین و دنیا کے وسیلہ ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب اور
خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی جنکی قدمبوسی سے غلام محمد کو نصیب داری کی امیدواری

یعنے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب نے بھی بڑے زور و شور سے مہر لگادی اور دستخط
کروئے جس سے سارے وہابیہ نجدیہ ہندیہ کا منہ کالا اور اہل حق کا بول بالا ہوگیا ہے ٭
مخفی اور مستتر نہین کہ اوسی **تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل**
مین یہ مسئلہ غیب صفحہ ۱۵۱ سے ۲۳۶ تک پر پوست بر کندہ وضاحت سے لکھا گیا ہے اور ایسے ہی
باقی مسائل کو قیاس فرما لیجئے اس تمام کا نظر سے گذرنا گونہ شاق لہذا بغرض آسائش و
مقتضائے مصلحت وقت حسب الارشاد حاجی امداد اللہ صاحب اسکی ایک تلخیص کیگئی
جسپر حاجی صاحب نے مہر و دستخط لئے ہین اوسمین سے متعلقہ مسئلہ غیب اتنی عبارت
ہے جو درج ذیل ہوتی ہے ٭
صفحہ ۲۳۰ **شیطان** لعین کے وسعت علم اور احاطہ زمین کو نصوص قطعیہ سے ثابت
جاننا اور عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وعترتہ اجمعین کے وسعت علم کو بلا دلیل
محض قیاس فاسدہ سے ثابت کہنا اور اوسکو شرک سے تعبیر کرنا اور آپکے علم شریف کو
معاذ اللہ شیطان کے علم سے کم کہدینا یہ آپ کی سخت توہین ہے کیونکہ شرعاً ثابت ہے کہ آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والسلام اعلم مخلوقات ہین **تفسیر نیشاپوری** مین آیہ فاوحی الی عبدہ
ما اوحی کے نیچے لکھا ہے والظاہر انہا اسرار وحقائق ومعارف **لا یعلمہا الا اللہ**
ورسولہ انتہی **تفسیر کبیر** مین ہے معناہ اوحی اللہ تعالی الی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ما اوحی الیہ للتفخیم والتعظیم انتہی۔ اور ایسا ہی اکثر تفاسیر مین لکھا ہے اور آیہ
علمک ما لم تکن تعلم کے نیچے تفسیر **مدارک وخازن** وغیرہا مین ہے وعلمک من
خفیات الامور واطلعک علی ضمائر القلوب اور حدیث **مسلم** مین بروایت عمر ابن
اخطب وارد ہے فاخبرنا بما کان وبما ہو کائن اور **مواہب لدنیہ** مین ہے اخرج الطبرانی

عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قد
رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کانما انظر الی کفی ہذہ
اور اس حدیث کو امام سیوطی نے خصائص کبرے مین بھی نقل کیا ہے پس بشہادت قرآن و
حدیث اکابر علمائے اہل سنت نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ما کان وما یکون
حاصل ہے جیسا کہ قاضی عیاض نے شفا مین اور علامہ قاری نے اوسکی شرح مین اور شیخ
عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوہ وغیرہ مین اسپر تصریح کی ہے انتہی ٭
اقول شیخ کی صریح عبارت علامت ۱۹۵ اور علامت ۱۹۹ اور علامت ۲۰۳ مین گذری ہے
اور طبرانی والی حدیث کی شرح زرقانی سے علامت ۶۸ مین معلوم ہو چکی ہے پھر شرح شفائے علی
قاری سے علامت ۲۱۱ مین جو۔

فاشہد ان اللہ لا رب غیرہ	وانک مامون علی کل غائب

کلام سوا و نام صحابی کا گذرا ہے اوس سے غافل وذاہل نرہنا چاہئے فقط ٭
صفحہ ۳۱ حضرت حاجی صاحب موصوف نے اس تحریر کو ملاحظہ فرماکر حضرت مولانا بالفضل
والکمال اولانا الحاج الحافظ محمد عبد الحق صاحب کی خدمت مین بھیجا تو اوسپر انھون نے
یہ لکھا۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ ما کتب فی ہذا القرطاس صحیح لا ریب فیہ
واللہ سبحانہ وتعالی اعلم وعلمہ اتم حررہ محمد عبد الحق عفی عنہ (محمد عبد الحق)
پھر حاجی صاحب نے یہ تحریر فرمائی **تحریر بالا صحیح اور درست ہے اور**
موافق اعتقاد فقیر کے ہے اللہ تعالی اوسکے کاتب کو جزائے خیر دے۔

بی سبب گر عز بما موصول نیست	قدرت از عزل سبب معزول نیست

الجواب صحیح محمد انوار اللہ۔ جو عقاید اس جواب مین مذکور ہین وہ اہل سنت کے کتب مین مسطور ہین واللہ اعلم حررہ المفتقر الی امداد اللہ القوی حمزہ عفی عنہ [مہر: احمد نور الدین غفرلہ حمزہ] عقائد مندرجہ رسالۂ ہذا مطابق کتب اہل سنت و جماعت کے ہین فقط۔ حررہ نور الدین عفی عنہ [مہر: نور الدین] اسی صفحہ مین تصریح ہو کہ مولانا محمد انوار اللہ صاحب جو مشاہیر علمائے ریاست حیدرآباد و استاد نظام ریاست موصوف ہین اور نیز مولانا مولوی سید حمزہ صاحب اور مولوی نور الدین صاحب مریدان حضرت حاجی صاحب موصوف نے حاجی صاحب کی تقریظ اور مہر کے نیچے اسی جلسہ مین تصحیحات اور مواہیر درج کی ہین من شاء الاطلاع علیہ فالیرجع الی اصل الکتاب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب ÷

بڑودہ والی وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ بالخذلان السرمدیہ کمیٹی عموماً اور غلام محمد نادری والی پارٹی خصوصاً اب تو شاید کچھ نہ کچھ شرماویگی اور اپنی ہٹ وہرمی سے ذرہ بھر باز آویگی کہ امام المنکرین غلام محمد کے مرشد ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی نے بھی یہ بات مانی اور اپنے عقیدہ کے موافق گردانی کہ معلومات ماکان و مایکون پر جس سے کوئی شی خارج نہین ہو آپ کا علم محیط ہو اور آپ استعداد خداداد کے ذریعہ سے کل شی کے علیم ہین ذٰلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم ÷

ہان رہی جاتی ہو ایک اور بات وہ بھی اس گرماگرمی ہنگامہ مین سن لینے کے قابل ہو کہ کسیقدر مدت گذری جو حاجی صاحب کا وصال ہوگیا ہو اور وہابیہ کے عقیدہ کے موجب اب وہ گویا منصب قطبیت سے دست بردار اور محض پنشن خوار ہین جسے اپنے

باشی معہود امور مین مداخلت کی ممانعت ہوتی ہو لہذا اب اس مقدمہ مین اونسے کسی قسم کی استمداد کیا استمزاج کو بھی مساغ نہین ہو۔ پھر ناظرین کو یاد تو ہوگا اور کیون نہ ہو قریب مین تو گذرا ہو کہ غلام محمد نے مولانا احمد حسن صاحب کو اپنا اوستاد جتلایا ہو اور اوستاد بھی محض خشک نہین سراج اور روشندل بھی بتلایا ہو پھر کیا قباحت ہوگی جو انکی خدمت فیضدرجت مین ایک عریضہ پیش کرکے علیحدہ ڈگری حاصل کرلین کہ وہ ابھی بفضل خدائے لایزال کانپور مین بدستور مقیم و بحال ہین یہ مولانا صاحب روشندل فقط امام المنکرین غلام محمد ہی کے سراج مین اتنا ہی نہین مگر عمدۃ المخالفین مولوی عبد الحی صاحب نضرۃ النعیم کے خطابہ مسمی بہ مولین مین منبر پر سواری کے موجب معراج بھی ہین ایسے بزرگوار روشندل جیسے جوت سے ایک خاص استفتا پر حاصل کردہ فتوی ذیل مین درج کرے دیتا ہون جسکا مطالعہ منتج برکات اور ملاحظہ مثمر حسنات ہو ÷

ایہا العلماء ماقولکم رحمکم اللہ فی ہذہ المسئلۃ زید (محمد بشیر الدین) نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع جزئیات و کلیات ماکان و مایکون کا عنایت فرمایا ہو اور کوئی شی آپکے احاطہ علم سے باہر نہین ہو عمرو (غلام محمد نادیری) نے کہا کہ اس قول سے زید مشرک و کافر ہوگیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک کافر ہوگیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت۔ بینوا توجروا۔

الجواب

صورت مذکورہ سوال مین عمرو کا زید کو کافر و مشرک کہنا باطل ہو اس واسطے کہ زید نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہو کہ اللہ تعالی نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہو۔ یہ ہرگز شرک نہین۔ ہان جو صفت مختص ذات باری تعالی ہو وہ کسی دوسرے کے واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہو۔ جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ

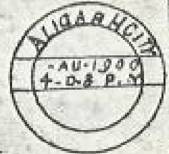
ہونا یہ صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہو مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا بالذات و بلا استقلال عالم جمیع اشیا ہونا نہیں بیان کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہو حررہ محمد لطف اللہ مفتی العدالۃ العالیہ فی السلطنۃ الآصفیہ

۱۲ - ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ - مقام علیگڈھ

تنبیہ - چونکہ جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہو اسپر مہر نہیں ہے - اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب موصوف نے اپنے خط میں مولوی عبدالرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہو وہ درج ذیل کیا جاتا ہو - وہو ہذا



Ahmedabad



شہر احمد آباد گجرات محلہ جاپلپور متصل مسجد کانچ - بگرامی خدمت جناب مولانا مولوی محمد عبدالرحیم صاحب سلمہ اللہ تعالی -

جناب من آپ کا فتوی حیدرآباد و علیگڈھ ہو کر دہلی مین میرے پاس پہنچا - مین دہلی مین اپنے بیماری کا علاج کرانے گیا تھا اب علیگڈھ چلا آیا ہون آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہو مہر حیدرآباد ہو اس واسطے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوے مین توقف ہو گیا - والسلام - ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ

محمد لطف اللہ - از علیگڈھ

یہ فتوی جناب مولوی لطف اللہ صاحب کا (جو ندوہ کے صدر اور غلام محمد کے اوستاد و مولانا احمد حسن صاحب کے اوستاد ہین) بطور معترضہ داخل کیا گیا ہو اب عمدۃ النحارین عبدالحی صاحب اور امام المنکرین غلام محمد کے سرتاج رد قندل اوستاد و مولانا احمد حسن صاحب کا فتوی ملاحظہ ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم و بہ نستعین

زید قول و اعتقاد مذکورے کافر و مشرک نہین ہو اسلئے کہ کفر انکار وجود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہو اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہونا ادلہ قطعیۃ الثبوت و قطعی الدلالۃ سے ثابت نہین ہو غایۃ ما فی الباب بعض آیات کریمہ و احادیث نبویہ علی صاحبہا الف صلوۃ سے نفی علم غیب کی بطور ظاہر کے ثابت ہوتی ہو اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہو پس علمائے محققین نے اونمین تطبیق باین طور دی ہو کہ علم غیب بالذات و بلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تہا اور بواسطہ تعلیم حق تہا پس علم غیب ہوا بھی اور نہ بھی ہوا باعتبار حیثین پس کسی شق مین کفر نہین ہو اور اشراک شرع مین نقیض توحید شرعی کی ہو اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمائے ظواہر اور بعض صوفیہ کرام یہ ہو کہ مستحق عبادت بجز ذات حق سبحانہ و تعالی کو دوسرا کوئی نہین ہو اور یہی مفاد کلمہ لا الہ الا اللہ کا ہو پس اشراک اثبات و اعتقاد دوسرے معبود کا نام ہو اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات و اعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہو پس اشراک اثبات و اعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دونو معنے اشراک کے متحقق نہین ہوتے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اشراک اثبات و اعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ مین کا نام ہو چنانکہ زعم عوام و بعض علمائے ظواہر یہی ہو تا بھی زید اعتقاد مذکورے مشرک نہین بنتا اسلئے کہ خاصہ باری عز اسمہ دربارۂ علم غیب یہ ہو کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال و فی المآل و فی الماضی ہون خواہ معدوم ازلا و ابدا خواہ امور کونیہ سے ہون خواہ غیر کونیہ سے باین طور کہ کا ہے غفلت و نسیان ہیچ نوع او پر طاری نہو خاصہ حق سبحانہ و تعالی ہو اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ کے لئے ایسا

علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید یہ کہتا ہو کہ حق تعالی نے حضرت نبی کریم علیہ الف صلوۃ والتسلیم
کو علم امور کونیہ اور احاطہ اونکا عنایت کیا ہو نہ یہ کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو
علم استقلالی جمیع امور کا ہو خواہ کوئی ہو خواہ غیر کوئی اہل باطن وکشف جو حضرت رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے وکہتے ہیں اگر عمرو (غلام محمد) سنیگا خدا جانے کیا
کہے گا اب میں کچھ عبارات ابریز مطبوع مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن وکشف
حضرت نبی کریم علیہ الف صلوۃ والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں ثم
الارواح مختلفة فی هذا التمییز علی قدر الاطلاع فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع
ومنها من هو ضعیف واقوی الارواح فی ذلك روحه صلی الله علیه وسلم فانها لم
یحجب عنها شیٔ من العالم فهی مطلعة علی عرشه وعلوه وسفله ودنیاه وآخرته ونارہ
وجنته لان جمیع ذلك خلق لاجله صلی الله علیه وسلم فتمییزه علیه السلام خارق
لهذه العوالم باسرها فعنده تمییز فی اجرام السمٰوٰت من این خلقت ومتی خلقت
ولم خلقت والی این تصیر فی جرم کل سماء اه الی ان قال وکذا ما بقی من العوالم
ولیس فی هذا مزاحمة للعلم القدیم الازلی الذی لا نهایة لمعلوماته وذلك
لان ما فی العلم القدیم لم ینحصر فی هذا العالم فان اسرار الربوبیة واوصاف
الالوهیة التی لا نهایة لها لیست من هذا العالم فی شیٔ ثم الروح اذا احبت
الذات امدتها بهذا التمییز فلذلك کانت ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم
تمیز ذلك التمییز السابق وتخرق به العوالم کلها فسبحان من شرفها وکرمها واقدرها
علی ذلك انتهی ۔ صفحہ ۲۰۳ کتاب الابریز الذی تلقاہ نجم العرفان الحافظ سیدی
احمد بن المبارك عن قطب الواصلین سیدی عبد العزیز الدباغ اور صاحب

ابریز نے اپنے شیخ عبد العزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت عجیب وغریب
کی ولقد رایت ولیا بلغ مقاما عظیما وهو انه یشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة
والوحوش والحشرات والسمٰوات ونجومها والارضین وما فیها وکرة العالم باسرها
تستمد منه ویسمع اصواتها وکلامها فی لحظة واحدة ویمد کل واحد بما یحتاجه
ویعطیه من غیر ان یشغله هذا عن هذا بل اعلی العالم واسفله بمنزلة من
هو فی حیز واحد عنده ثم یرحم هذا الولی فینظر فیری مدده من غیره وهو
النبی صلی الله علیه وسلم ویری مدد النبی صلی الله علیه وسلم من الحق سبحانه
فیری الکل منه تعالی ۔ ابریز صفحہ ۲۵ ۔ واعظم الارواح علما واقواها نظرا
روحه علیه الصلوة والسلام لانها یعسوب الارواح فهی مطلعة علی جمیع ما
فی العوالم کما سبق دفعة واحدة من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب
بینها وبین ذاته الطاهرة صلی الله علیه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتی صارت
الذات مطلعة علی جمیع ما فی العالم مع عدم طوق الغفلة لها فی ذلك لکن الاطلاع
لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة واحدة من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل
التدریج والترتیب بمعنی انها ما من شیٔ تتوجه الیه فی العالم الا وتعلمه لکن
علمه لا یحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الی شیٔ آخر علمته وهکذا حتی تاتی علی
ما فی العالم فلها التسلط فی العلم علی ما فی العالم ولکن بتوجه بعد توجه ولا تطیق
الذات ما تطیقه الروح من حصول ذلك دفعة واحدة وکذا یختلفان فی عدم
الغفلة فانه فی الروح علی نحو ما سبق تفسیره واما فی الذات فهو بالنسبة الی
توجهها بمعنی انها اذا توجهت الی شیٔ لا یفوتها ولا یلحقها فی توجهها الیه سهو

ولاغفلة ولانسيان واما اذا لم تتوجه اليه فانها قد تغفل عنه ويقع لها فيه السهو
والنسيان ولهذا قال صلى الله عليه وسلم كما فى صحيح البخاري انما انا بشر انسى
كما تنسون فاذا نسيت فذكروني قال صلى الله عليه وسلم حين وقع له السهو
وهم ينبهوه - ابريز صفحه ٤٥ - كتبه احمد حسن عفى عنه مقيم كانپور

حوالموالی
جان احمد حسن

کیون جی میان نادیری پٹیل صاحب بقول ایک ظریف کے فہمیدی یا اور بھی فہمیداؤن مطلب یہ کہ سمجھے یا اور بھی سمجھاؤن اب آنکھ سے شرم وحیا کا انجن دھولو پھر منہج سطے دانتون کو کھولو اور رونا یہ کے دلکے پھپھولے جلی بلی نہین بھلے بھلے لبون سے کچھ تو لیکن دھرم سے بولو کہ تمہارے پیرجی ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب خدا کی نشانیون مین کی ایک نشانی جنکی آپنے کتھا کہانےکے لیے آپ کی تکفیری پارلیمنٹ کیا حکم نازل فرماتی ہو اور وہان سے تو سروکار نہین تم اپنی تو کہو کہ اب قطبیت تسمانہ مسلم ہان کرزورہ مرید مین ہو یا بدعیہ عقیدہ مبینہ سابقہ کمال ولایت اور منصب قطبیت مسلوب ہوجانے کی جہت سے پرہ ناگئین مین ہان ساتھ ہی ارشاد ہوجائے کہ مولانا احمد حسن صاحب آپکے سرتاج روشن دل اوستاج (اوستاد) کا مول تول کیا ہو نصرة النعیم جو مطبع انتظامی کانپور مین چھپی ہو وہ آپکے روشن دل کی نظر سے پوشیدہ تو نہ ہوگی اوسکے صد ١٩ پر لانك حنيئذ نائيئة عن صراط الحق نكادان يختلسك عدوك الشيطان فتوى فى ظلمات الغواية کو ملاحظہ فرماکر تو بہت خوش ہوئے ہونگے لیکن اب تو آپکے کلام انکار نظام سے اپنے کان پور کیا چاہتے ہین کہ دوسرا شاگرد رشید کیا بے نقط سناتا ہو لہذا حق فرماؤ اور مت شرماؤ کہ ان بزرگوار کو اب بھی سرتاج جلتے ہو اور اوستاج (اوستاد) مانتے ہو یا نہین اونکا روشن دل بدستور چمکدار ہے یا بقول

عمدة المخالفين فتوى فى ظلمات الغواية کے اثر سے چراغ گل اور گھڑی غائب ہوجانے کی وجہ سے تم برداشتہ عقیدت اور تمہاری طبیعت بیزار ہوا نالہ کے صد ٣ پر کا اپنا مقالہ ذرہ سامنے رکھکر دھرم دھرم سے فرمائے کہ ان دونون نے واقعی یہ مسئلہ غلط اور کفر کو پہونچانے والا بیان کیا ہو یا نہین چونکہ یہ مسئلہ اعتقاد ہو اور اعتقاد کے فساد سے اعمال ضایع ہوتے ہین لہذا پیرجی اور اوستاد جی کے فساد عقیدت سے اعمال ضائع ہوگئے یا نہین دونون سرحد کفر مین داخل ہوچکے ہین یا ابھی کسقدر منازل کفریہ اور مراحل شرکیہ طے کرنے باقی ہین یہ مسجد چہار واڑے کے منبر کو دو بوجکر بیان کر دینا صاحب نصرة النعیم منبر مولیین پر آسنا اور قاضی تو تمہارے گھر مین صد قنا کہنے کو بدل وجان راضی ہو افسوس صد افسوس کہین نظر سے یہ بھی نہ گذرا ہوگا

نہ ہر آدمی زادہ از دو بہ است	کہ دو زادمی زادہ بد بہ است
بنطق آدمی بہتر است از دواب	دواب از تو بہ گر نہ گوئی صواب

نصیحت المسلمین کے گجراتی ترجمہ مین صہ کے پہلے جدول مین پائین خط عارضی رقم ایک کے معلوم - اولا یہ حاشیہ لکھا ہوا دیکھ لو ٭

૧- આ આયતની તફસીર તોહફતુલ હિંદ ગુજરાતીની પર૮

૬૨૧ માં વાંચવા લાયક છે -

اور ثانیا گجراتی ترجمہ تحفة الہند صہ ١٢١ نکالکر اپنا پرانا اجتہاد تازہ کرلو۔

٢٤٣
આ આયત માં "મુકરરાતની," નો જે શબ્દ છે તેના બદલે
કુરાન માં "મુકરર," નો શબ્દ છે અને તેના ઊપર નન નીચે
એર ને બે અર છે તેથી ભરોસરખી મુકસાની એવો
અરથ થાય છે

پھر اسکے انگریزی بھی کردی ہے -

In this verse for the word "hurt" the Koran has the word Durar. This word has our i.e. tus sign like this (:.) This gives to the word the meaning: a little hurt.

بجنے اسکو وانجو الالیق جاکر وانچا اور غور و تامل سے خوب ہی جانچا ضُرٌ کے اوپر دو زیر ہین یہ ملاحظہ کرکے واہ واہ سبحان اللہ تجاک اللہ کہتے ہین اور دریافت کرتے ہین کہ آپکے اوستاد جی کی منقولہ عبارت واقوی الارواح فی ذلک روحہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہا لم یحجب عنہا شئ من العالم اور ایسے ہی علی قاری نے **شرح نبذہ فی زیارت المصطفیٰ** کے مث مین جو کہا ہو انہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم بحضورك وقیامك وسلامك ای بل بجمیع احوالك وافعالك وارتحالك ومقالك وکانہ حاضر جالس بازائك الخ مستحضرا عظمتہ وجلالتہ ای ھیبتہ وشرفہ وقدرہ ای رفعتہ مرتبتہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ مسلماً ای مریدا السلامۃ مقتصدا ای متوسطا فی رفع کلامہ الخ ای من غیر رفع صوت لقولہ تعالی ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ الآیہ ولا اخفاء ای بالمرۃ لفوت الاسماع الذی ھو السنۃ وان کان لا یخفی شئ علی الحضرۃ انتھی علی قاری صاحب کی اس عبارت مین جیسے شئ ہو ویسے ہی آپکے اوستاد کی منقولہ عبارت مین بھی شئ ہو اور آپکے لب ولہجہ مین شئ کے نیچے دو پیش بھی ہین اس سے ذرہ بھر شئ بھی آنحضرت کے علم سے مخفی اور پوشیدہ نہین ہو یہ مطلب ہوسکتا ہو یا نہین اسکا جواب نظر انداز نفرمائین یا تو فاسق بتلائین یا اپنے اوستاد و علی قاری کا حال جتلائین سے الجھا ہو یاؤن یار کا زلف دراز مین لو آپ اپنے دام مین صیاد پھنس گیا ذلك بما قدمت یداك وان اللہ لیس بظلام للعبید ۔

عبد اللہ بن سلام کی حالت اسلام مین اونکی قوم نے جو کہا حرف بحرف وہی تم بھی تمھارے پیر اور اوستاد کو کہے بغیر رہوگے نہین یہ فراست کہا جاتا ہو آپ خواہ نوٹ کرلو لیکن خداوند کریم اور اوسکا رسول علیم جانے کہ بچارے **قنوجی** ملا کی گت تمھاری کا فرگراینڈ کمپنی کیسی بگاڑے گی جیسے صاحب ازالۃ الخفی عن علم المصطفی نے ص۳۶ پر مستندہ کا فراور دجل شرک بلا دیکر پھر اوسیکی مسک الختام شرح بلوغ المرام ص سے جو نقل کیا ہو وہ ذیل مین درج کرے دیتا ہون و نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان و قرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالت عبادات کہ نورانیت وانکشاف درین محل بیشتر و قوی تر است و بعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلوٰۃ والسلام در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر ست پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد وازین شہود غافل نبود تا با نوار قرب و با سرار معرفت منور و فائز گردد آرے ۔

در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست ‖ می بینمت عیان و دعا می فرستمت

انتہی ۔ اب تو واجبی فرمادینا نہین تو خرم طبہوری اور محی الدین لاہوری تم سے بہت ناراض ہونگے اتنا ہی نہین دیوبندی ہائی کورٹ آف وہی تکفیر مین اپیل دے کر تہارے نیم لوک خارج از دفتر اسلام کرادیتے دیر نہ کرینگے ۔ پھر سچ ہی کہدو اور غلام محمد صادق بنے رہو فاسق و آبق نہ بنو کہ اس صاحب العروج ؛ ؛ کو جنے افراد ممکنات اور ذرائر موجودات مین حقیقت محمدیہ کا سریان مان لیا پھر جریان علم مین کلام ہی کیا ہو) کیا کہا جائے مؤمن یا مشرک مسلم یا کافر مقبول الافعال یا مردود الاعمال پھر فضلہ داخلین دار القرار سے ہو یا جملہ خالدین فی النار سے ؛

میان ٹپیل صاحب سنو ہم آپ سے سچ کہتے ہین اور بہت ہی سچ ہو کر اسماعیلیہ پنتھ کے بال گوپال کے ٹون ہال والے ہی گروگھنٹال ملائے قنوج پھر نواب بھوپال نے تو چوزگان بیدائے وہٹریت کے پہلے آنکھ دوختہ کردی اور پھر دڑبہ سوختہ کیا ہو اور نوباؤگان صحرائے لہٹریت کی بیخ مین اولاڈائنامیٹ رکھا ہو بعدہ گیا سلیٹ سے از دختہ کیا ہو اسکا تو افسوس ہی کیا ہو کہ۔

دل کے پھپولے جل اوٹھے سینہ کے داغ سے		اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

انھین کلھم فی النار سناؤ اور آپ اپنی خیر مناؤ نشۂ جہالت کی چکنا چوری سے ہوش مین آؤ اور کسیقدر خیال فرماؤ کہ جب تم سے تمہارا اوستاد چھوٹا اور پیر بھی روٹھا تو اب تم کہان کے رہے کمبخت کے پاہاٹ کے واجبی جواب تو یہی ہوگا کہ **نہ گھر کے نہ گھاٹ کے**

كذالك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون ✤

اب یہان سے اونھین چند متفرق اشتباہات کا علحدہ علحدہ جواب سنئے جو **غلام محمد** اور اوسکے جداگانہ ہر ایک مؤید نے لطور خود عوام الناس کی تو کیا معمولی خواص کے اعتقاد کا ناس کرنے کو ترقیم کئے ہین اور وہ بھی نرے بزبان فارسی اُردو نہین گجراتی مین مطبوع کر کے سنتریون کی طرح پر تقسیم کئے ہین ✤

منجملہ اون خیالات کاسدہ اور اشتباہات فاسدہ کے

پہلا شبہہ گروگھنٹال نواب بھوپال کا ہی

یہ ملاجی اپنی کتاب ریاض المرتاض وغیاض العریاض ص۵ مین می غنغناید۔ چنانچہ نفی علم غیب درین آیۃ (ولا اعلم الغيب) وامثال آن از خاتم انبیا فرمود ہمچنین

نفی آن از جملہ رسل کرد وگفت يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انك انت علام الغيوب انتہیٰ ✤

امام المنکرین غلام محمد نے اسکی تقلید پلید کر کے اپنے دلائل مزعومہ پیش کردہ حکم مناظرۂ بڑودہ مین جو تسوید کی ہو وہ قابل غور ولایق دید ہو جو فصل اول مین چوتھی دلیل یہ لکھی ہے يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا اسکی تفسیر مین کبیر مین ہو ص۴۴۳ انهم انما قالوا لا علم لنا لانك تعلم ما اظهروا وما اضمروا ونحن لا نعلم الا ما اظهروا فعلمك فيهم انفذ من علمنا اس مطلب کو مفسر نے اصح کہا ہو اور ابن عباس کی طرف منسوب کیا ہو اوراسیطرح بیضاوی مین ہو اور مدارک جلد اول ص۲۹۰ مین ہو قالوا لا علم لنا باخلاص قومنا دليله انك انت علام الغيوب او بما احدثوا بعدنا دليله كنت انت الرقيب عليهم اور خازن مین بھی مثل کبیر کے ہو اور تفسیر حقانی ص۹۲ مین ہو امر واقعی اور دل کی بات تو تو ہی جانتا ہو ظاہری قیل وقال کا جو ہمین علم ہو سو وہ تیرے علم کے آگے بمنزلہ لاشئ کے ہو انتہی ✤

اب اس خیال خام مثل سراب کا جواب باصواب ملاحظہ ہو

مدارک التنزیل مین ہو ص۲۴۳ وعلمك ما لم تكن تعلم من خفيات الامور وضمائر القلوب انتہی وعن ص۲۳۳ المسور بن مخرمة ان اباه مخرمة قال يا بني انه بلغني ان النبي صلى الله عليه وسلم قدمت عليه اقبية فهو يقسمها فاذهب بنا اليه فذهبنا فوجدنا النبي صلى الله عليه وسلم في منزله فقال لي يا بني ادع لي النبي صلى الله عليه وسلم فاعظمت ذلك وقلت ادعولك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا بني انه

ليس بحبار فدعوته فخرج وعليه قباء من ديباج مزرر بالذهب فقال يا مخرمة هذا
خبأناه لك فاعطاه اياه رواه البخاري في صحيحه في كتاب اللباس في باب المزرر بالذهب
وعن [۲۴۹] حذيفة قال سألتني امي متى عهدك تعني بالنبي صلى الله عليه وسلم
فقلت ما لي به عهد منذ كذا وكذا فنالت مني فقلت لها دعيني آتي النبي صلى الله عليه وسلم
فاصلي معه المغرب واسئله ان يستغفر لي ولك فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فصليت معه
المغرب حتى صلى العشاء ثم انفتل فتبعته فسمع صوتي فقال من هذا حذيفة قلت نعم
قال ما حاجتك غفر الله لك ولامك رواه الترمذي في جامعه في ابواب المناقب
بخاری شریف کے کتاب العلم میں جو مشہور حدیث ہے وہ کسی سے مستور نہیں اور علامات میں ما
تک یاسواذ التقارب قد علمنا ما جا رہی جو گذرا ہو وہ تو ناظرین کے اذہان صافیہ سے دور نہیں ہوگا

منہاج الاحباب اور جواہر العقدین میں ہے [۲۵۰] وعن حاتم الاصم قال
حدثني شقيق البلخي قال خرجت حاجا سنة تسع واربعين ومائة فنزلت القادسية
فاذا شاب حسن الوجه شديد السمرة عليه ثوب صوف مشتمل بشملة في رجله
نعلان وقد جلس منفردا عن الناس فقلت في نفسي هذا الفتى من الصوفية
يريد ان يكون كلا على الناس والله لامضين اليه ولاوبخنه فدنوت منه فلما
رآني مقبلا قال يا شقيق اجتنبوا كثيرا من الظن الآية فقلت في نفسي هذا عبد صالح
قد نطق بما في خاطري لالحقنه ولاسألنه ان يحاللني فغاب عني فلما نزلنا واقصة اذا
به يصلي واعضاؤه تضطرب ودموعه تتحادر فقلت امضي اليه معتذرا فاوجز في
صلاته ثم قال يا شقيق اتل واني لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا ثم اهتدى فقلت
هذا من الابدال قد تكلم على سري مرتين فلما نزلنا زبالة اذا به قائم على البير وبيده

ركوة يريد ان يستقي ماء فسقطت الركوة في البير فرفع طرفه الى السماء وقال ـ

انت ربي اذا ظمأت الى الماء	وقوتي اذا اردت الطعاما

قال شقيق فوالله لقد رأيت البير قد ارتفع ماءها فاخذ الركوة وملأها وتوضأ
وصلى اربع ركعات ثم مال الى كثيب رمل هناك فجعل يقبض بيده ويطرحه في
الركوة ويشرب فقلت اطعمني من فضل ما رزقك الله تعالى وانعم عليك فقال يا شقيق
لم تزل نعم الله تعالى علينا ظاهرة وباطنة فاحسن ظنك بربك ثم ناولني الركوة فشربت
منها فاذا سويق وسكر ما شربت والله الذ منه ولا اطيب ريحا فشبعت ورويت واقمت
اياما لا اشتهي طعاما ولا شرابا ثم لم اره حتى دخلت مكة فرأيته ليلة الى جانب قبة
الشراب نصف الليل يصلي بخشوع وانين وبكاء فلم يزل كذلك حتى ذهب الليل
فلما طلع الفجر جلس في مصلاه يسبح ثم قام الى صلوة الفجر وطاف بالبيت اسبوعا وخرج
فتبعته فاذا غاشية وموالي وغلمان وهو على خلاف ما رأيته في الطريق قد ادبه الناس يسلمون
عليه فقلت لبعضهم من هذا فقال موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن
علي رضي الله عنهم اجمعين اخرجه الرامهرمزي في كرامات الاولياء والحافظ عبد العزيز
بن الاخضر في معالم العترة الطاهرة وابن الجوزي في مثير العزم الساكن الى اشرف الاماكن
وصفة الصفوة انتهى ؞

علامہ شیخ عبد الرحمن صفوری شافعی رحمہ اللہ تعالی نے نزہۃ المجالس
اور **شیخ حریفیش** رحمہ اللہ تعالی نے **روض الفائق** میں تحریر کیا ہے [۲۵۱] ان امرأة دخلت
مسجد ابي حنيفة رحمه الله تعالى وهو جالس بين اصحابه فاخرجت تفاحتا احد جانبها
احمر والجانب الآخر اصفر فوضعتها بين يديه ولم تتكلم فشقها نصفين فقامت وخرجت

ولم يعرف اصحابه مرادها فسألوه عن ذلك فقال لهم انها ترى الدم تارة احمر مثل احمر
جانبي التفاحة وتارة اصفر مثل الجانب الآخر انما يكون حيضا او طهرا انشقت التفاحة
واريتها باطنها واردت بذلك انها لا تطهر حتى ترى البياض مثل باطنها انتهى۔ و
۲۵ في السراجية ان اعرابيا دخل عليه فقال ابو اوام بواوين فقال ابو حنيفة بواوين فقال
الاعرابي بارك الله فيك كما بارك في لا ولا فتحير اصحابه وسألوه عن ذلك
فقال انه سألني عن التشهد ابواوين كتشهد ابن مسعود ام بواو كتشهد ابي موسى الاشعري
فقلت بواوين فقال بارك الله فيك كما بارك في شجرة مباركة زيتونة لا شرقية ولا غربية
كذا في خزانة الروايات وذكره القهستاني في جامع الرموز نقلا عن المبسوط وقال في
آخره وفيه دلالة على كماله في مقام الولاية انتهى۔ وفيه انه ليس في تشهد ابي
موسى الاشعري واو واحد ايضا قلت لعل الاعرابي سأله ابو اوام بواوين فلما اجاب
بواوين فلما استفسره اصحابه قال انه سألني عن التشهد هل هي التي في اسم راويها واو
واحد وهو ابن مسعود ام هي التي في اسم راويها واوين وهو ابو موسى الاشعري
فاجبت بواوين اي هي التي راويها الواقع في اسمه واو واحد هو ابن مسعود والخلاف في ذلك
وقع من ذلة اقلام الناسخين والله اعلم بالخفي والمستبين۔

امام ابو عبد اللہ یافعی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ روض الریاحین فی
مناقب الصالحین کے ضمیمہ میں جسکا نام خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر
ہے حکایت ۲۶۹ میں اور علامہ شیخ محمد بن یحییٰ تاذفی حنبلی رحمہ اللہ تعالیٰ قلائد الجواہر
فی ترجمۃ الشیخ عبد القادر کے ص۲۲ میں اور شیخ نور الدین ابی الحسن علی بن
یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی الشافعی رحمہ اللہ تعالیٰ بہجۃ الاسرار ومعدن الانوار

کے ص۱۹۰ میں تحریر فرماتے ہیں ۲۵ وعن ابی عبد الله محمد بن الخضر بن عبد الله الحسینی
الموصلي قال سمعت ابي رحمه الله تعالى يقول سمعت قاضي الموصل رحمه الله تعالى
يقول كنت سئ الظن بقضيب البان على كثرة ما بلغني من كراماته ومكاشفاته و
كنت عزمت ان اكلم السلطان في اخراجه من الموصل وما اطلع على ذلك مني سوى الله
تعالى فبينما انا في بعض ازقة الموصل اذ رأيت قضيب البان مقبلا من صدر الزقاق
على هيئته المعروف ولم يكن في ذلك الوقت في ذلك الزقاق احد غيري وغيره قلت
في نفسي لو كان معي احد لامرته بامساكه فمشى خطوة واذا هو على هيئة كردي
بصورة غير صورته الاولى ثم مشى خطوة واذا هو على هيئة بدوي بصورة غير الصورتين
الاولتين ثم مشى خطوة فاذا هو على هيئة فقيه بصورة غير الصور المتقدمة وقال لي
يا قاضي هذه اربع صور رأيتهن فمن هو قضيب البان منهن حتى تتكلم السلطان في
اخراجه فلم اتمالك ان اكب على يديه اقبلهما واستغفرت الله العظيم انتهى۔

علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے فتاوی الحدیثیہ کے ص۲۲۸ میں
تحریر فرماتے ہیں ۲۶ وفي رسالة القشيري وعوارف السهروردية وغيرهما من كتب القوم
وغيرهم ما لا يحصى من القضايا التي فيها اخبار الاولياء بالمغيبات الى ان قال كقول سائل لمن
حضر للانكار عليه واعلموا ان الله يعلم ما في انفسكم فاحذروه فتاب بباطنه فقال وهو
الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفوا عن السيئات ويعلم ما يفعلون الى امثال ذلك
من الاولياء لا تحصى ويكفي دليلا قوله صلى الله عليه وسلم اتقوا فراسة المؤمن
فانه ينظر بنور الايمان الى ان سأل بعضهم عن الفراسة فقال ارواح تتقلب في الملكوت
فتشرف على معاني الغيوب فتنطق عن اسرار الخلق نطق مشاهدة وعيان لا نطق

ظنّ وحسبان انتھی ؛

پھر اس تمام سے قطع نظر کرکے گذشتہ علامت [۲۲۸] اور علامت [۲۲۹] کیوں نہ دیکھیں جسمیں امام المنکرین کے مافی الضمیر پر ولی کامل زمانہ کے قطب محمد صاحب کے نائب حاجی امداد اللہ صاحب دوبار قابو پاگئے اور بیان مافی الضمیر کردیا یہ کتاب دنیا سے مفقود اور صدور گجرات سے نابود ہوئی نہیں ہو بلکہ اسی سال میں گجراتی سے انگریزی میں ترجمہ کیگئی اور اسی سال میں مقلب القلوب کے قدرت کا تماشا کیجئے کہ اس قلب آسی کو محبت نبوی سے کیسا برگشتہ اور قاسی کردیا فانا للہ وانا الیہ راجعون۔ خود نے حج کیا زیارت کی اتنا ہی نہیں حاجی جی سے بیعت کی صحبت میں رہے کرامتیں دیکھیں تجربہ ہوئے وہ گجراتی انگریزی میں تحریر ہوکر اشاعت پائے یہ سب کچھ ہوا مگر آپ بدولت رہے وہی جو تھے۔ چون بیا یہ ہنوز والا شعر پڑھنا ضرور نہیں مگر صاحب کے کلام کو نقل کرنے سے ہاتھ کھینچنا کتمان حق سے دور نہیں ہو لہذا بناچاری اوسے نقل کرے دیتا ہوں۔

قرب نیکان رانمی باشد سرایت در بدان	از شکر شیرین نگردد دانہ بادام تلخ
گر بدابرد ماتم ایمان این تیرہ دلان	از چہ دارد جامہ خود کعبہ اسلام تلخ

ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمہ انک انت الوھاب ؛

اور کی آیہ میں لاعلم لنا فرمانے کی وجہ حاشیہ جمل جلد اول [۲۵۴] صفحہ [۲۴۶] میں یہ لکھی ہو الاول انہ لیس لنفی العلم بل کنایۃ عن اظہار التشکی والالتجاء الی اللہ تعالیٰ بتفویض الامر کلہ الیہ الثانی انہ لنفی العلم فی اول الامر لانھولھم من الخوف ثم یجیبون فی ثانی الحال وبعد رجوع العقل وھو شہادتہم علی الامم فلایکون قولھم لاعلم لنا منافیا لما اثبتہ اللہ تعالیٰ لھم من الشہادۃ علی اممھم لھو شہاب انتھی۔ اور روح البیان کی جلد [۲] صفحہ [۱۱۳]

[۲۵۵] پہ بروعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان ھذا الجواب انما یکون فی بعض مواطن القیامۃ وذلک عند زفرجہنم وجثوّ الامم علی الرکب لایبقی ملک مقرب ولا نبی مرسل الاقال نفسی نفسی فعند ذلک تطیر القلوب من اماکنہا فیقول الرسل من شدۃ ھول المسئلۃ وھول الموطن لاعلم لنا انک انت علام الغیوب وترجع الیہم عقولہم فیشہدون علی قومہم انہم بلغواھم الرسالۃ وان قومہم کیف ردوا علیہم فان قیل کیف یصح ذہول العقل مع قولہ تعالیٰ لایحزنہم الفزع الاکبر قیل ان الفزع الاکبر دخول جہنم انتھی ؛

پھر انک لاتدری ما احدثوا بعدک یا انک لاعلم لک بما احدثوا بعدک یہ جو کہا جاویگا وہ بھی ہیچو حالات واوقات پر محمول ہو اس سے عدم علمیت کا استدلال بوالہوسی اور خیال خام نہیں تو کیا ہو اور فرض بھی کریں کہ انکے اعمال آنحضرت پر حسب ارشاد علامہ عینی عرض نہیں ہوتے تاہم ان تمام کے اعمال لوح محفوظ میں مرقوم ہوتا تو منکرین بھی مانے بغیر رہ نہیں سکتے اور لوح محفوظ کا مکتوب آپکے علم کا محاط ہونے کی دلائل گذر چکے ہیں حاجت اعادہ نہیں ہر ہے انکے اعمال اوس لوح میں مرقوم ہونے کے دلائل تو وہ بھی کسیقدر ماتقدم میں ہم لکھہ آئے ہیں علاوہ بر آن یہ ہیں جو ابو المنتہی شرح فقہ اکبر کے صفحہ [۱۲] میں تحریر فرماتے ہیں [۲۵۶] ولایکون فی الدنیا ولافی الآخرۃ شئ من الجواھر والاعراض الا بمشیتہ وعلمہ وقضائہ وقدرہ وکتبہ فی اللوح المحفوظ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب یارب فقال اللہ تعالیٰ اکتب ماھوکائن الی یوم القیامۃ الخ ولکن کتبہ بالوصف لابالحکم یعنی کتب فی اللوح المحفوظ کل شئ باوصافہ من الحسن والقبح والطول والعرض والصغر والکبر والقلۃ والکثرۃ والخفۃ والثقلۃ

والحرارة والبرودة والرطوبة واليبوسة والطاعة والمعصية والارادة والقدرة والكسب وغير ذلك من الاوصاف والاحوال والاخلاق انتہی ۔ **علی قاری** **شرح فقہ اکبر** [ص ۴۹] میں اس متن کی شرح میں کہ قال الامام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ فی کتاب الوصیۃ نقر بان اللہ تعالیٰ امر القلم بان یکتب وفی نسخۃ بان اکتب فقال القلم ماذا اکتب یارب فقال اللہ تعالیٰ اکتب ما ھو کائن الی یوم القیامۃ لقولہ تعالیٰ وکل شئ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطر انتہی ۔ تحریر فرماتے ہیں یعنی الحدیث مقتبس من القرآن لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی معرض التبیان انتہی ۔ علی قاری کے اس قول الحدیث مقتبس من القرآن میں اشارہ ہے طرف بطلان اوس مضمون کے جو **شوکانی** نے **فوائد مجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ** کے [ص ۱۸] میں اس حدیث کی نسبت لکھ ڈالا ہے قال ابن عدی [ج ۲ ص] باطل منکر آفتہ محمد بن وھب الدمشقی وقال فی المیزان صدق ابن عدی فی ان ھذا الحدیث باطل انتہی یعنے جب حدیث مقتبس من القرآن ہے تو پھر اوسمیں کلام کی کوئی وجہ نہیں ہے ماحاصل انکے اعمال لوح میں مکتوب ہیں اور اوس لوح پر آپ کا علم حاوی ہونے کے ساتھ بھی جو اناک لاتدری یا انک تعلم کہا جائیگا اوسکی وجہ وہی ہے جو آیۂ لاعلم لنا کی توجیہ میں بیان ہوئی ہے یس جیسا ماذا اجبتم کے جواب میں بصیغۂ ماضی لم نعلم نہ کہکر لاعلم لنا بنسبت حال کے کہینگے ویسا ہی انک لادریت اولم تدریا ما علمت اولم تعلم بالنسبۃ الی ما مضیٰ کہا نہیں جائیگا بلکہ لاتدری یا لاتعلم ای فی الحال کہا جائیگا جسمیں اشارہ ہماری توجیہ کی صحت کی طرف ہے ولکن الدیوبندیون فضلا عن الندویین قوم یجھلون ۔

دوسرا شبہ علم قیامت میں ہے

امام المنکرین وغیرہ اپنے دلائل مزعومہ میں اس علم کی نفی چند کتب کا حوالہ دیکر بزعم خود لاعلمی ثابت کر چکے ہیں لیکن نظر بر قاعدۂ تقدیم مثبت بر نافی لزیادۃ علمہ تلقی بالقبول انھیں اقوال کی چاہئے جنھوں نے اس علم کا حصول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ثابت کیا ہے اقوال انکے ماسبق میں گذر چکے ہیں تازگی نظر کیلئے علاوہ بر ان یہ ہیں **شرح مقاصد** جلد [۲ ص ۲۰۵] معتزلہ کے تمسک فلا یظہر علی غیبہ احدا الآیۃ کے جواب میں ہے ان الغیب ھھنا لیس علی العموم بل مطلق او معین ھو وقت وقوع القیامۃ بقرینۃ السیاق ولا یبعد ان یطلع علیہ بعض الرسل من الملئکۃ والبشر انتہی اور صاحب **کتاب الابریز** ص ۔ میں اپنے شیخ عبد العزیز سے نقل فرماتے ہیں قال [۲۶۰] رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعند فراغ الارواح التی لم تخرج الی الدنیا و استکمالھا الخروج الیھا لاتبقی روح الا وخرجت تقوم القیامۃ قلت فیلزم ان یعلم ارباب ھذا الکشف بالساعۃ ومتی تقوم وقد قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خمس لایعلمھن الا اللہ تعالیٰ قال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انما قال ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم لامر ظھر لہ فی الوقت والا فھو صلی اللہ علیہ وسلم لایخفی علیہ شئ من الخمس المذکورۃ فی الآیۃ الشریفۃ وکیف یخفی علیہ ذلک والاقطاب السبعۃ من امتہ الشریفۃ یعلمونھا وھم دون الغوث فکیف بالغوث فکیف بسید الاولین والآخرین الذی ھو سبب کل شئ ومنہ کل شئ انتہی ۔

تیسرا شبہ علم روح پر ہے

امام المنکرین غلام محمد نے دلائل پیش کردہ علم مناظرہ بڑودہ مین عدم علم روح کی دلیل یہ
لکھی ہو ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی اسکی تفسیر مدارک مین ہو ای من امر
یعلمہ ربی والجمہور علی انہ الروح الذی فی الحیوان سالوہ عن حقیقتہ فاخبر انہ من امر اللہ
ای مما استاثر اللہ بعلمہ وعن ابی ہریرۃ لقد قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم وما یعلم الروح
اور پھر وما اوتیتم من العلم الا قلیلا کی تفسیر مین ہو الخطاب عام فقد روی ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لما قال لہم نحن مختصون بہذہ الخطاب ام انت معنا فیہ قال بل نحن وانتم لم
نؤت من العلم الا قلیلا۔ اور خازن مین ہو والقول الاصح ہو ان اللہ عزوجل استاثر بعلم
الروح۔ باب قول اللہ تعالی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا۔ عینی بخاری ص ۲۰۹ مین ہو
واراد بایراد ہذا الباب المترجم بہذہ الآیۃ التنبیہ علی ان من الاشیاء ما لم یطلع اللہ علیہا
نبیا ولا غیرہ پھر وما اوتیتم کی شرح مین ہو الخطاب عام وروی ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما قال لہم ذلک قالوا نحن مختصون بہذہ الخطاب ام انت معنا فیہ فقال بل
نحن وانتم لم نؤت من العلم الا قلیلا فقالوا ما اعجب شانک ساعۃ تقول ومن یؤت
الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا وساعۃ تقول ہذا فنزلت ولو ان ما فی الارض من شجرۃ
اقلام والبحر یمدہ من بعدہ سبعۃ ابحر ما نفدت کلمات اللہ انتہی بحروفہ۔

حاصل تو ان عبارات کا صرف اتنا ہی ہو کہ ان علماء کے نزدیک آپ کو روح کا علم نہ تھا
پھر یہ ہمین مضر اور مستدل کو مفید نہین ہو نہایت اسکے سوا اور کیا کہ مختلف فیہ ہو جلال الدین
سیوطی رحمہ اللہ شرح الصدور کے ص ۱۲۶ مین تحریر فرماتے ہین لقد قبض النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفۃ بل علمہا وہو نظیر الخلاف فی الساعۃ انتہی
اور اوپر واضح طور پر گذر چکا ہو کہ اثبات ونفی کے اختلاف مین نفی پر اثبات مقدم ہوا کرتا ہے مولانا

کرامت علی دہلوی نے سیرۃ الاحمدیہ مین فرمایا ہو وانہ صلی اللہ علیہ وسلم اطلع
علی الروح فیما قال بعضہم انتہی۔ علامہ ابراہیم بیجوری کا قول گذر چکا ہو جو تحفۃ المرید
شرح جوہرۃ التوحید ص ۹۵ مین فرماتے ہین ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
الدنیا حتی اطلعہ علی جمیع ما ابہمہ عنہ من الروح وغیرہا انتہی۔ امام حجۃ الاسلام
غزالی رحمہ اللہ اپنی کتاب مضنون صغیر کے ص مین تحریر فرماتے ہین ہذا السوال عن
سر الروح الذی لم یؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کشفہ لمن لیس اہلا
لہ انتہی۔ امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالی شفاء السقام ص ۱۵۱ مین تحریر فرماتے ہین و
من الناس من توقف فیہ واسلم وحمل علی ذلک قولہ تعالی قل الروح من امر ربی
وانہ لم یأمر ان یبینہ لہم انتہی۔ محقق دہلوی مدارج النبوۃ جلد ۲ ص مین تحریر فرماتے
ہین چگونہ جرأت کند مومن عارف کہ نفی علم بحقیقت روح از سید المرسلین وامام العارفین
صلی اللہ علیہ وسلم کند وداده ہست اورا حق سبحانہ وتعالی علم ذات وصفات خود وفتح کردہ بروے
فتح مبین از علوم اولین وآخرین روح انسانی چہ باشد کہ درجنب جامعیت وی قطرہ ایست از
دریا وذرہ ایست از بیدا انتہی۔ اتنی تلاش کتب تو بدعتیوں کو نصیب کہاں سے ہو مگر تعجب
تو یہ کہ امام المنکرین نے عمدۃ القاری کے ص پر سے عینی نے جو بخاری کا مقصد بیان کیا وہ
نقل کر دیا اور خود عینی کا کیا مسلک ہے اوس سے چشم پوشی اور کتمان حق کیا حالانکہ اوسی ص ۲۰۹
کو بعد ص ۹۰ پر خود فرماتے ہین وقد ذکر الاختلاف فی الروح بین الحکماء والعلماء المتقدمین
قدیما وحدیثا واطلقوا عنۃ النظر فی شرحہ وخاضوا فی غمرات ماہیتہ فاکثرہم
تاہوا فی التیہ فالاکثرون منہم علی ان اللہ تعالی ابہم علم الروح علی الخلق واستاثرہ
لنفسہ حتی قالوا ان النبی علیہ الصلوۃ والسلام لم یکن عالما بہ قلت جل منصب

النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو حبیب اللہ وسید خلقہ ان یکون غیر عالم بالروح کیف وقد من اللہ تعالی علیہ بقولہ وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما وقد قال اکثر العلماء لیس فی الآیۃ دلیل علی ان الروح لایعلم ولا علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یعلمہا۔ قریب یہی مذکور ہیں یہی امام **تقی الدین سبکی** جنکی نسبت حموی **شرح اشباہ** کے ص ۲۶۸ میں تحریر فرماتے ہیں عدم التعویل ان کان مجردہ کونہ کلام السبکی فھو کلام من جہل مقام السبکی فانہ اشتہر حالہ بین الائمۃ وبلغ رتبۃ الاجتہاد انتہی اوسی **شفاء السقام** میں بیان فرماتے ہیں ۲۶۹ والقائلون بھذہ الاقوال الثلثۃ یقولون ان قولہ تعالی قل الروح من امر ربی جواب فان المراد ھو الشرع والکتاب الذی جاء بہ فمن دخل فی الشرع وتفقہ فی الکتاب والسنۃ عرف الروح فکان معنی الکلام ادخلوا فی دین اللہ تعرفوا ماسألتم عنہ انتہی۔ امام **غزالی** رحمہ اللہ تعالی **احیاء العلوم** میں تحریر فرماتے ہیں ۲۷۰ ولا تظن ان ذلک لم یکن مکشوفا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان من لم یعرف الروح فکانہ لم یعرف نفسہ ومن لم یعرف نفسہ فکیف یعرف اللہ سبحانہ ولا یبعد ان یکون ذلک مکشوفا لبعض الاولیاء والعلماء انتہی۔ ان معتبرین کے اقوال سے ثابت ہے کہ آپ کو علم روح ہے اور آپ کی امت کے اولیا اور علماء پر بھی اوسکے معرفت کا باب مفتوح ہے۔ باقی اس بحث کو تفسیر کبیر میں ملاحظہ فرماویں فقط

چوتھا شبہ علم حروف مقطعات پر ہے

امام المنکرین کے اسی پیش کردہ دلائل مزعومہ میں جو سے ۳ قرآن شریف میں مالا یفہم ہے یا نہیں اسمیں حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ قرآن شریف میں مالایفہم ہے وھو مذھب السلف

کذا فی مسلم الثبوت ص ۱۵۲ اور پھر دلائل اوسکے لکھے ہیں لنا الوقف علی الا اللہ والراسخون فی العلم استیناف وغیر ذلک اور تفسیر حقانی میں ہے جلد ثانی ص ۱۳۰ اور امام ابوحنیفہ وغیرہ علماء کہتے ہیں کہ الا اللہ پر کلام تمام ہوگیا اور یہاں وقف لازم ہے اور والراسخون جدا کلام ہے عطف کیلئے نہیں ہے بلکہ ابتدائے کلام کیلئے ہے اس تقدیر پر یہ معنے ہونگے متشابہات سے جو کچھ مراد ہے اوسکو بجز خدا کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہی ٹھیک ہے۔ شیخ زادہ جلد اول ص ۹ میں ہے تفسیر القرآن علی اوجہ تفسیر لایسع احد جہلہ وتفسیر تعرفہ العرب بالسنتہا وتفسیر یعلمہ الفقہاء وتفسیر لایعلمہ الا اللہ چنانچہ یہ عبارت تفسیر اتقان میں بھی مرقوم ہے انتہی

اقول اس علم کی نفی میں صاحب موصوف کا علمی سرمایہ اتنا ہی جمع تھا جسے بے محل اور غیر موقع صرف کرچکے اب اسکا جواب باصواب سنیں داخل ثواب ہو کر مستطاب بنیں قرآن مجید میں مالایفہم کا ہونا بالنسبۃ الی الجمیع سوی اللہ تعالی کہنا مذہب حنفیہ کا نہیں مشرب حشویہ کا ہے عارف ربانی امام **شعرانی** **الیواقیت والجواہر** کے ص ۹ میں ارشاد فرماتے ہیں ۲۷۱ فان قلت اذا کان القرآن کلہ عربیا فلم لایفہم العرب منہ معانی الحروف التی ھی اوائل السور المرموزۃ کالم والمص ونحو ذلک فانہ بلسانہم فالجواب انما لم یکن جمیع العرب تفہم ھذہ الحروف لیبقی لہم الایمان بہا ولم یفہموا الخ فلذلک جعل اللہ تعالی فہمہا خاصا باھل الکشف ولا یقال ان اھل الکشف لا یعرفونہا ایضا لانا نقول انہ لابد من ان یعلمہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومن شاء اللہ تعالی والا فلو لم یصح لاھل الکشف علمہا لکانت حشوا ولا یجوز وسہو وما لامعنی لہ فی الکتاب والسنۃ کما علیہ الجمہور من علماء الاصول خلافا للحشویۃ باسکان الشین المعجمۃ ماخوذ من قولہم ان فی القرآن حشوا انتہی

مولانا شیخ احمد نور الانوار شرح منار کے ص میں تحریر فرماتے ہیں واما المتشابہ
فھو اسم لما انقطع رجاء معرفۃ المراد منہ ولا یرجی بدوہ اصلا فھو فی غایۃ الخفاء
بمنزلۃ المحکم فی غایۃ الظھور فصار کرجل مفقود من بلدۃ انقطع اثرہ وانقضی اقرانہ
وجیرانہ وحکمہ اعتقاد الحقیقۃ قبل الاصابۃ ای اعتقاد ان المراد بہ حق وان ھذا
قبل یوم القیامۃ واما بعد القیامۃ فیصیر مکشوفا لکل احد ان شاء اللہ تعالی
وھذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی علیہ السلام فکان معلوما والا تبطل فائدۃ
التخاطب بالمھمل کالتکلم بالزنجی مع العربی وھذا عندنا انتھی ۔ ایسے لوگ کے مشابہ
سے حافظ ابن الحافظ تو وہ تا معذور رہا کرتا ہے پھر مطلب سوجھے نہیں تو چنداں شکایت نہیں
ہوا مولانا کا پورا حق تو سلم الثبوت کا مطلب بیان کرنے میں ادا کیا ہے وہ لائق تحسین اور
قابل آفرین ہے ✣

مولانا بحر العلوم فواتح الرحموت شرح سلم الثبوت ص پر فرماتے ہیں ۔
(مسئلۃ فیہ ما لا یفھم) لاحد واستاثر اللہ بعلمہ والاماماں فخر الاسلام وشمس الائمۃ
خصصا المسئلۃ بما عدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم وھو الالیق
والاصوب کیف والخطاب بما لا یفھم المخاطب لا یلیق بجنابہ تعالی وھو مذھب السلف
فان حظ الزائغین ابتغاء التاویل وابتغاء الفتنۃ فیکون حظ الراسخین عدم الابتغاء
لا عدم العلم فیجوز ان یکون الراسخون داخلین تحت الاستثناء مع کونھم عدلاء
فیکون المعنی واللہ اعلم ان الزائغین یبتغون الفتنۃ ویبتغون تاویلہ مع ان التاویل
لا یعلمہ الا اللہ والراسخون فی العلم فلیس علم التاویل الا حظ الراسخین لا یبتغون الفتنۃ
بل یوسمون بالکل الخ ثم انہ قد نقل من الاولیاء الکرام واصحاب الکرامات انھم

یعلمون تاویل المتشابھات عند ریاضاتھم الشدیدۃ والمجاھدات القویۃ وخلعھم
ابدانھم وانخراطھم فی اعلی علیین فانہ یفاض علیھم عند ھذا الحال علوم وھیبۃ
من غیر قصد وطلب وکسب ما لا عین رأت ولا اذن سمعت فعند طلوع شمس
ھذا الیقین لا یغنی الظنون المذکورۃ من الحق شیئا فالحق ما ذکرنا من تاویل
الآیۃ والسلف انما اولوا لعدم مفھومیۃ المتشابھات عدم المفھومیۃ بالکسب
والنظر انتھی ✣

امام عارف ربانی مجدد الف ثانی مکتوبات کی جلد ص میں فرماتے ہیں متشابہات
قرآنی نیز از ظاہر مصروف اند و بر تاویل محمول قال اللہ تعالی وما یعلم تاویلہ الا اللہ یعنی تاویل
آن متشابہ را ہیچ کس نمیداند مگر خدائے عزوجل پس معلوم شد کہ متشابہ نزد خدائے جل علا نیز محمول
بر تاویل است و از ظاہر مصروف و علمائے راسخین را نیز از علم تاویل نصیبی عطا می فرمایند
چنانچہ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خلص رسل را اطلاع می بخشند آن تاویل را خیال نکنی
کہ در رنگ تاویل پیداست بقدرت و تاویل وجہ بذات حاشا وکلا آن تاویل از اسرار است کہ
بخص خواص علم آن عطا می فرماید انتہی ۔ زیادہ تفصیل کی آرزو باقی ہو تو شیخ محمد ہاشم
بدخشی رحمہ اللہ تعالی کی زبدۃ المقامات ص طابع نولکشوری جس میں حضرت مجدد
رحمہ اللہ کے ملفوظات وغیرہ نقل ہیں دیکھ بجالا کر تشفی خاطر حاصل کیجئے اور بایں ہمہ
علامت سے غفلت نہ کیجئے اس تمام سے بوضاحت دریافت ہو گیا کہ کاملین کو بھی وقوف
اسرار مقطعات پر ہو پھر سید الکائنات علیہ الصلوۃ کی تو بات ہی کیا ہو ولکن النادی یعوف
تو مخصمون ✣

پانچواں شبہ آیہ لو کنت اعلم الغیب پر ہے

امام المنکرین **غلام محمد** نے اپنے دلائل مزعومہ پیش کردہ حکم مناظرۂ بڑودہ میں تحریر کیا ہے۔ قولہ تعالیٰ لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء بعد ازیں چند عبارات تفسیر خازن مدارک ابوسعود بیضاوی تفسیر رحمانی تفسیر حقانی کی بزعم خود سفید اپنے مدعا کے نقل کردیں جسکی نسبت بہت کچھ کہا جا سکتا ہے امّا تطویل مخل مانع لہٰذا قدرے عبارات کتب کے نقل پر کتفی ہوتا ہوں ؛

علامہ ابن خازن اپنی اسی تفسیر لباب التاویل کی جلد ۲ صفحہ ۱۷۲ پر **غلام محمد** کی نقل کردہ عبارت کے ساتھ ہی تحریر فرماتے ہیں فان قلت قد اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت احادیث فی الصحیح بذلك وهو من اعظم معجزاته صلی اللہ علیہ وسلم فكيف الجمع بينه وبين قوله تعالى لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير قلت يحتمل ان يكون قاله صلى الله عليه وسلم على سبيل التواضع والادب والمعنى لا اعلم الغيب الا ان يطلعني الله تعالى ويقدره لي ويحتمل ان يكون قاله قبل ان يطلعه الله تعالى على الغيب فلما اطلعه الله عز وجل اخبر كما قال عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول الآية او يكون خرج هذا الكلام مخرج الجواب عن سوالهم ثم بعد ذلك اظهره الله تعالى على اشياء من المغيبات فاخبر عنها ليكون ذلك معجزة ودلالة على صحة نبوته صلى الله عليه وسلم انتهى۔

حاشیہ جمل میں بجنسہٖ یہی عبارت منقول ہے مشتاق اوسکا ملاحظہ کر سکتا ہے ؛

امام نووی کتاب المنثورات وعیون مسائل المہمات میں تحریر فرماتے ہیں۔ مسئلہ ما معنی قولہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یعلم ما فی غد الا اللہ واشباہ هذا من

القرآن والحديث مع انه وقع علم ما في غد في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم وكرامات الاولياء الجواب لا يعلم ذلك استقلالا وعلم احاطة بكل المعلومات الا الله واما المعجزات والكرامات فحصلت باعلام الله تعالى للانبياء والاولياء ولا استقلالا لهم انتهى

تفسیر نیشاپوری میں ہے ولا اعلم الغیب قال فی الکشاف محلہ النصب عطفا علی محل قولہ عندی خزائن اللہ لانہ من جملۃ المقول ای لا اقول لکم ذاك ولا هذا قلت ويحتمل ان يكون عطفا على لا اقول اى قل لا اعلم الغيب فيكون فيه دلالة على ان الغيب بالاستقلال لا يعلمه الا الله الخ انتهى ؛

قاضی عیاض شفا شریف میں تحریر فرماتے ہیں ومن ذلك ما اطلع عليه من الغيوب وما يكون بعد والاحاديث في هذا الباب بحر لا يدرك قعره ولا ينزف غمره وهذه المعجزة منجملة معجزاته المعلومة على القطع الواصل الينا خبره على التواتر لكثرة رواتها واتفاق معانيها على الاطلاع على الغيب انتهى۔ **علامہ شہاب خفاجی** اسکی **شرح نسیم الریاض** میں ارشاد فرماتے ہیں وهذا لا ينافي الآيات الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير فان المنفي علمه من غير واسطة واما اطلاعه عليه باعلام الله تعالى فامر متحقق بقوله تعالى عالم الغيب فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول انتهى۔ **امام زرقانی شرح مواہب قسطلانی** کی جلد ۷ صفحہ ۲۲۹ میں تحریر فرماتے ہیں وقد تواترت الاخبار واتفقت معانيها على اطلاعه صلى الله عليه وسلم على الغيب كما قال عياض ولا ينافي الآيات الدالة على انه لا يعلم الغيب الا الله وقوله لو كنت اعلم الغيب لاستكثرت من الخير لان المنفي علمه من غير واسطة كما افاده المتن واما اطلاعه

علیہ باعلام اللہ تعالیٰ فمحقق لقولہ الا من ارتضیٰ من رسول انتہی ؎

علامہ شیخ ابراہیم بیجوری [۲۹۱] تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص۸۹ میں لکھتے ہیں ولم یخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا حتی اطلعہ اللہ تعالیٰ علی جمیع ما ابہم عنہ من الروح وغیرہ مما یمکن علم البشر بہ لا علی جمیع معلوماتہ تعالیٰ والا لزم مساوات الحادث للقدیم وما خالف ذلک نحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ کان قبل ان یکشف لہ عن ذلک انتہی ۔ فقیہ جلیل شیخ محمود بن اسماعیل جامع الفصولین جلد ۲ ص۳۰۲ میں تحریر فرماتے ہیں فان قیل یشکل بانہ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ وفی حفر الخندق اخبر بفتح کسریٰ وقیصر فوقع کما اخبر وامثالہ عنہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرۃ لا تنکر وعن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ امر یا ساریۃ الجبل مشہور وکذا فی کتب الثقات خبر ویجاب بانہ یمکن التوفیق بان المنفی ہو العلم بالاستقلال لا العلم بالاعلام الخ اذ لا منافات بینہ وبین الآیۃ لما مر من التوفیق انتہی ۔ پھر غلام محمد نے وما یعلم جنود ربک الا ہو اور اوسکی تفسیر جو تحریر کی ہے یہ بھی اوسی علم استقلالی پر محمول ہے کہ بدون اعلام کے وہ کسی کو معلوم نہیں ہیں اما نبی کریم رحیم وعلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو باعلام اللہ الحکیم معلوم ہونا بعید نہیں ہے علامت [۹۱] میں مرفوع حدیث گذری ہے جسمیں صاف فرمایا ہے کہ اوتیت [۲۹۳] مفاتیح کل شیئ غیر الخمس اور جنود رب غیر خمس ہے یہ ابین من الامس واظہر من الشمس ہے ولکن الناد یرون قوم لا یفقہون ؎

چھٹا شبہ حدیث ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ناشی ہے

نام المنکرین غلام محمد کے رسالہ ازالۃ الریب کے ص۲ پر عبدالحی کے رسالہ کا ذکر ہے یہ عبدالحق قاضی رحمۃ اللہ کا نور شبہ ہے قاضی نے رسالہ اسکے نام سے لکھا اور اوسکی ابتدائی تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ قاضی رسالہ اپنے نام سے مشتہر کرنے کو ناتوان طبع میں صرف زر کثیر ضرور جسکی بہت بڑی نیکیاں گریانا مال والی امانت گئیں ہیں ہی ناکفایت اس رسالہ کے ص۳ پر ہے وعن مسروق قال قلت لعائشۃ رضی اللہ عنہا یا امتاہ ہل رأی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ربہ فقالت لقد قف شعری مما قلت این انت من ثلث من حدثکہن فقد کذب من حدثک ان محمدا رأی ربہ فقد کذب ثم قرأت لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار وہو اللطیف الخبیر وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب ومن حدثک انہ یعلم ما فی غد فقد کذب ثم قرأت وما تدری نفس ماذا تکسب غدا ومن حدثک انہ کتم فقد کذب ثم قرأت یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک الآیۃ رواہ البخاری ومسلم ونسائی والترمذی انتہی ؎

اقول مشکاۃ المصابیح باب الرؤیۃ کی تیسری فصل میں اسی حدیث کے بول یہ ہیں وعن [۲۹۴] مسروق قال قالت عائشۃ من اخبرک ان محمدا رأی ربہ او کتم شیئا مما امر بہ او یعلم الخمس التی قال اللہ تعالیٰ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث فقد اعظم الفریۃ رواہ الترمذی ؎

والجواب اما عن قولہا من حدثک ان محمدا رأی ربہ فقد کذب ثم قرأت لا تدرکہ الابصار الآیۃ فما قال الدمیری رحمہ اللہ تعالیٰ واما [۲۹۵] استدلال عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علی عدم الرؤیۃ بقولہ تعالیٰ لا تدرکہ الابصار وہو یدرک الابصار ففیہ بعد اذ یقال بین الادراک والابصار فرق فیکون معنی لا تدرکہ الابصار ای لا تحیط بہ مع

انما تبصرة قال سعید بن المسیب وغیره وقد نفی الادراک مع وجود الرؤیة فی قوله تعالی فلما ترآء الجمعان قال اصحاب موسی انا لمدرکون قال کلا ای لا یدرکونکم وایضا فان فی الابصار عموم وهو قابل للتخصیص فیختص المنع بالکافرین کما قال الله تعالی کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون ویکرم المؤمنین او من شاء الله منهم بالرؤیة کما قال الله تعالی وجوه یومئذ ناضرة الی ربها ناظرة وبالجملة فالآیة لیست نصاً ولا من الظواهر الجلیة فی عدم جواز الرؤیة فلا حجة فیها والله اعلم ‌

وقال **الشیخ الدهلوی** رحمه الله تعالی و امام نووی[۲۸۶] و ابن خزیمه گفته اند که عائشه نفی نکرده وقوع رؤیة را بحدیث مرفوع واگر با وی می بود ذکر میکرد آنرا و اعتماد نکرده مگر استنباط از ین آیة و بتحقیق مخالفت کرده آنرا بعضی صحابه و صحابی چون بگوید قولی را و مخالفت کند او را غیر او از صحابه نمیشود آن قول حجت و آیت را تاویل هست و ادراک اخص است از رؤیة و لازم نمی آید از نفی آن نفی رؤیة لو ادراک معرفت حقیقت است و این منفی است چنانکه کسی قمر را بیند و ادراک حقیقت و کنه ماهیت آن نمیکند و بعضی گفته اند که ادراک احاطت ست و از عدم احاطت عدم رویت لازم نمی آید و در حدیث صحیح آمده لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک و لازم نمی آید از ین عدم ثنا و ابن عباس و تابعان او اثبات کرده اند و منقول است از ابن عمر که گفته فرستاد بابن عباس که آیا دید محمد علیه السلام پروردگار خود را گفت ابن عباس نعم داد خدا تعالی خلت برای ابراهیم علیه السلام و کلام برای موسی علیه السلام و رؤیة برای محمد علیه السلام و از حسن بصری منقول است که وی سوگند خورد که محمد دیده است پروردگار خود را و از انس رضی الله تعالی عنه نیز آمده که محمد دیده است پروردگار خود را و روایت کرده است ابن خزیمه از عروه بن زبیر که اثبات و جزم کرده است بآن کعب احبار و زهری و معمر و جز ایشان نیز همین است قول اشعری و مسلم از حدیث ابی ذر آورده است که وی پرسید آنحضرت علیه السلام را از دیدن پروردگار پس گفت

هو نور انی کیف اراه یعنی وی نور است چگونه بینم او را و این معارض است بآنکه در حدیث دیگر واقع شده است رأیت نوراً و از امام احمد نیز اثبات رؤیت منقول است و بوی گفته اند که قول عائشه رضی الله تعالی عنها بچه چیز دفع کنیم گفت بقول پیغمبر صلی الله علیه وسلم که فرموده رأیت ربی و قول پیغمبر اکبر است از قول عائشه و حکایت کرده است نقاش از امام احمد گفت من میگویم بحدیث ابن عباس راه راه چندان گفت که منقطع شد نفس وی و پرسیده مروان از ابو هریره رضی الله تعالی عنه که آیا دید محمد علیه السلام پروردگار خود را گفت نعم. و جماعت از سلف باره توقف رفته و گفته اند که جزم نمی کنیم هیچ جانب را نه باثبات نه بنفی و قرطبی این قول را ترجیح کرده و گفته در هیچ جانب دلیل قاطع نیست و نهایت آنچه استدلال کرده اند بآن هر دو طائفه ظواهر متعارضه است قابل تاویل و نیست مسئله از عملیات که اکتفا کرده شود در آن بادلهٔ ظنیه بلکه از معتقدات است و کفایت کرده نشود در وی مگر بقطعیات والله اعلم و قومی بر آن اند که وی دید بدل نه بچشم و مراد بدیدن بدل نه علم و نه دانستن است که آن همیشه بر وجه اتم حاصل بود بلکه مراد آنست که حق تعالی و سبحانه خلق کرد دید را در دل وی چنانکه در چشم کند از قبیل پس دانستن بدل دیگر است و دیدن بدل دیگر و باین تطبیق میکنند در قول عائشه و ابن عباس و ظاهر آن است که اختلاف در دیدن بچشم است نه بدل و دیدن بدل باید که متفق علیه باشد والله اعلم بحقیقة الحال والیه المرجع والمآل گفت بنده مسکین عبد الحق بن سیف الدین ختم الله بمزید الصدق والیقین که کلام علما نظر بدلائل و اخبار همچنان است که مذکور شد اما این مقدار معلوم میکند که معراج اتم مقامات و اقصی کمالات آنحضرت بود صلی الله علیه وسلم که هیچ یکی از انبیا را در آنجا با وی شرکت نه بود و هیچ بشری و ملکی را گنجایش آن مقام نه پس عجب است که در آن مقام برند و در خلوت خاص در آرند و با علی مطلب و اقصی آرب که دیدار است مشرف نگردانند و آنچه مقتضی رضی باشد اگر چه بکمال بندگی و ادب و سطوت کبریائی حق برین دارد که سوال نتواند کرد

وازذوق کلام مست گشته انبساط نماید و طلب دیدار کند چنانکه موسی علیه السلام کرد اما کمال محبت
ومحبوبیت که با جناب اقدس دارد کجا میگذارد که حجابی در میان ماند این دولت بطلب بدست نمی آید
میگویند که مانع دید موسی را طلب وسوال وانبساط شد گاهی ناخواسته میدهد واگر خواهند نخواسته
هم ندهند غریب آنست که قومی میگویند که چون موسی علیه السلام از طلب باز ماند و بیهوش شد
ودید آنچه لن ترانی جزای شتابی وبیتابی بود وتحقیق آنست که ناکامی موسی علیه السلام بجهت آن
بود که هنوز سید المحبوبین صلی الله علیه وسلم ندیده وباین دولت نرسیده دیگری چه مجال که
بطلبد و ببیند و علما خود همه متفق اند بر امکان رؤیت در دنیا بعد از امکان چه مانع باشد وخود
مقام معراج در حقیقت از عالم آخرة است و هرچه در عالم آخرة دیدنی ویافتنی بود دید ویافت تا در معرفت
خلق بحکم عین الیقین کند چنانکه گفته اند **مصرع** از دیده بسی فرق بود تا بشنیده
والله اعلم (مدارج النبوة ص ۲۰) ☆

وقال **الکاشغی** رحمه الله تعالی و**شیخ شهاب الدین تورپشتی** میفرماید که میل من بدین
مسئله باثبات بیشتر است تا بنفی زیرا که چون اثبات ونفی از دو صحابی یافته شود اثبات بر نفی مقدم باشد
و شیخ سعید گازرونی رحمه الله در سیر خود آورده است که صحیح آنست که حضرت رسالت صلی الله
علیه وسلم با روح وجسد در بیداری بر آسمان برده اند وحضرت عز شانه را بچشم سر دید و شیخ المتکلمین
وقدوة المتبحرین شیخ نظامی گنجوی قدس سره ازین معنی باین عبارت تعبیر کرده است

دید محمد نه بچشم دیگر	بلکه باین چشم سر آن چشم سر

(معارج النبوة ص۱۹۵)

وقال **الشیخ ابراهیم اللقانی** رحمه الله تعالی۔

ومنه ان ينظر بالابصار	**لكن بلا كيف ولا انحصار**

للمؤمنين اذ بجائز علقت	هذا وللمختار دنيا ثبتت

قال شارحه الشيخ ابراهيم البيجوري رحمه الله تعالى قوله ومنه اى من الجائزات
عقلا عليه تعالى ان ينظر فالرؤية جائزة عقلا دنيا واخرى وواجبة شرعا فى الآخرة
وقوله ولا انحصار اى ولا انحصار للمرئى عند الرائى بحيث يحيط به لاستحالة الحدود
والنهايات عليه تعالى وغرض المصنف بذلك الجواب عن شبهة المعتزلة النقلية التى
تمسكوا بها فى قولهم باستحالة الرؤية وهى قوله تعالى لا تدركه الابصار فانه يدل على انه
لا يدرك بالبصر والادراك هو الرؤية فلا يرئ بالبصر وحاصل الجواب انا لا نسلم ان الادراك
بالبصر هو مطلق الرؤية بل هو رؤية مخصوصة وهى التى تكون على وجه الاحاطة بحيث
يكون المرئى منحصرا بحدود ونهايات فالادراك المنفى فى الآية الكريمة اخص فى الرؤية
ولا يلزم من نفى الاخص نفى الاعم قوله اذ بجائز علقت لان الله تعالى علقها بامر جائز عقلا
وهو استقرار الجبل حين سأله موسى على نبينا وعليه الصلوة والسلام حيث قال رب ارنى
انظر اليك قال لن ترانى ولكن انظر الى الجبل فان استقر مكانه فسوف ترانى والاستدلال
بالآية من وجهين الاول ما اشار اليه المصنف وحاصله قياس اقترانى اشار الى صغراه
وحذف كبراه للعلم بها كالنتيجة وتقريره ان تقول رؤية البارى علقت على امر ممكن وكل
ما علق على الممكن لا يكون الا ممكنا فرؤية البارى لا تكون الا ممكنة ومنعت المعتزلة الصغرى
قائلين ان المراد فان استقر مكانه حال تحركه وهو مستحيل فالرؤية معلقة على مستحيل
فتكون مستحيلة وهو تقول لا دليل عليه ودعوى يدعوا اليه كقولهم ان لن فى قوله لن ترانى
للتابيد والثانى سكت عنه المصنف وحاصله قياس استثنائى هكذا لو كانت الرؤية
ممتنعة فى الدنيا ما سأله موسى على نبينا عليه الصلوة والسلام لانه نبى يعلم ما يجب

فی حق الله تعالیٰ وما یستحیل وما یجوز اذ لا یجوز علی احد من الانبیاء الجهل بشیٔ من احکام الالوهیة لکنه سأله موسی علیه السلام فدل علی انها جائزة وقول المعتزلة سألها لاجل جهلة قومه مردود بسیاق الآیة حیث قال ارنی انظر الیک صریح فی حال نفسه قوله هذا ای افهم هذا فهو مفعول لمحذوف وهذا کما علمت فهو مبتدء خبره محذوف او نحو ذلک فهذا تخلص من بحث الی بحث آخر لان الکلام السابق کان متعلقا بجواز رؤیته تعالیٰ فانتقل عنه الی الاخبار بوقوعها فی الدنیا قوله والمختار وقوعها ثبتت الی وقعت رؤیته تعالیٰ فی الدنیا لیلة الاسراء للمختار الذی هو نبینا صلی الله علیه وسلم و فی التعبیر بالمختار مناسبة لانه اختیر لهذا المقام والراجح عند اکثر العلماء انه صلی الله علیه وسلم رأی ربه سبحانه تعالیٰ بعینی رأسه وهما فی محلهما خلافا لمن قال حولا لقلبه لحدیث ابن عباس وغیره وقد نفت السیدة عائشة رضی الله تعالیٰ عنها وقوعها له صلی الله علیه وسلم لکن قدم علیها ابن عباس لانه مثبت والقاعدة ان المثبت مقدم علی النافی حتی قال معمر بن راشد ما عائشة عندنا باعلم من ابن عباس وکان صلی الله علیه وسلم یراه تعالیٰ فی کل مرة من مرات المراجعة ومن کلام ابن وفا انما کان ترجیع موسی علیه السلام النبی صلی الله علیه وسلم فی شان الصلوة لیتکرر شاهد انوار المرات وانشد یقول۔

والسر فی قول موسی اذ یراجعه ... لیجتلی النور فیه حیث یشهده
یبدو سناه علی وجه الرسول فیا ... لله حسن رسول اذ یـــرد ده

فالحکمة الباطنة اقتباس النور من وجهه صلی الله علیه وسلم ففی کل مرة یزداد نورا والحکمة الظاهرة التخفیف ملخصاً من (تحفة المرید شرح جوهرة التوحید ص) ۔

واما استدلالها رضی الله تعالیٰ عنها بقوله تعالیٰ وما کان لبشر ان یکلمه الله الا وحیا او من وراء حجاب فالجواب عنه ما جاء عن جابر [٢٨٩] قال لقینی رسول الله علیه وسلم فقال یا جابر ما لی اراک منکسرا قلت استشهد ابی وترک عیالا ودینا قال افلا ابشرک بما لقی الله به اباک قلت بلی یا رسول الله قال ما کلم الله احدا قط الا من وراء حجاب و احیا اباک فکلمه کفاحا قال یا عبدی تمن علی اعطک قال یا رب تحیینی فاقتل فیک ثانیة قال الرب انه قد سبق منی انهم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا الآیة رواه الترمذی (مشکوة المصابیح) ۔

قال الشیخ الدهلوی [٢٩٠] رحمه الله تعالیٰ در زنده گردانید خدا تعالیٰ پدر ترا پس سخن کرد با وی رو بروی بے پرده و شهدا را خود زنده اند ولیکن حق سبحانه زیادة قوت و روحانیت بروی افاضه کرد که بدان مشاهدۂ حق کرد بے حجاب و اشتراط حجاب درین عالم ست قیاس آن عالم برین نتوان کرد (اشعة اللمعات ترجمة المشکاة جلد ٣ ص ٣٦) ۔

ولا تذهل عما مضی انفا من قوله رخود مقام معراج در حقیقت از عالم آخرة ست و مرچه در عالم آخرة دید فی وباتفی بود دید و یافت فتدبر لا سیما مع انکارها المعراج بالجسد واقرارها بالروح فقط ۔

واما استدلالها علی عدم الکتمان مما امر به بقوله تعالیٰ بلغ ما انزل الیک من ربک فالجواب عنه ان المراد بالکتمان لیس کتمان ما امر بتبلیغه بل المراد ما کان مامورا بکتمانه الا تری انها رضی الله تعالیٰ عنها لما سالت فاطمة کما فی علامت [١٤٩] عما سارها رسول الله صلی الله علیه وسلم لجابتها ما کنت لافشی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم سره قال القاضی رحمه الله تعالیٰ [٢١] قوله تعالیٰ بلغ ما انزل الیک ولعل

المراد تبليغ مايتعلق بمصالح العباد وقصد بانزاله اطلاعهم عليه فان من الاسرار الالهية مايحرم افشاءه (انوار التنزيل) ؛

وقال الشيخ اسماعيل الافندی[۲۹۲] رحمه الله تعالیٰ يا ايها الرسول بلغ جميع ما انزل اليك من ربك مايتعلق بمصالح العباد فلا يرد ان بعض الاسرار الالهية يحرم افشاءه قال ابو هريرة حفظت من رسول الله صلی الله عليه وسلم وعائين من العلم فاما احدهما فقد بثثته واما الآخر لو بثثته لقطع هذا الحلقوم والتحقيق ان مايتعلق بالشريعة عام تبليغه ومايتعلق بالمعرفة والحقيقة خاص ولكل منهما اهل فهو كالامانة عند المبلغ يلزم دفعها الی اربابها (روح البيان جلد ۲ ص ...) ؛

قال الافندی[۲۹۳] رحمه الله تعالیٰ وفی الحديث سالنی ربی ای ليلة المعراج فلم استطع ان اجيبه فوضع يده بين كتفی بلا تكييف ولا تحديد ای يد قدرته لانه سبحانه منزه عن الجارحة فوجدت بردها فاورثنی علوم الاولين والآخرين وعلمنی علوما شتی فعلم اخذ علی كتمه اذ هو علم لايقدر علی حمله غيری وعلم خيرنی فيه وعلم امرنی بتبليغه الی الخاص والعام من امتی وهم الانس والجن والملك كما فی انسان العيون (روح البيان جلد ۳ ص ...)

وقال الشيخ الدهلوی[۲۹۴] رحمه الله تعالیٰ حاكياً عنه عليه الصلوٰة والسلام پرسيد از من پروردگار من چيزی پس نتوانستم كه جواب گويم پس نهاد دست قدرت خود درميان دوشانهٔ من بی تكييف وبی تحديد پس يافتم سردی آنرا در سينهٔ خود پس داد مرا علم اولين وآخرين وتعليم كرد انواع علم را علمی بود كه عهد گرفت از من كتمان آنرا كه با هيچ كس نگويم و هيچ كس طاقت برداشت آن ندارد جز من و علمی بود كه مخير گردانيد مرا در اظهار وكتمان آن وعلمی بود كه امر كرد مرا بتبليغ آن بخاص وعام از امت من (مدارج النبوة)

وعن ابی هريرة[۲۹۵] قال حفظت من رسول الله صلی الله عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبثثته فيكم واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم يعنی مجری الطعام رواه البخاری (مشكوٰة المصابيح) قال الطيبی رحمه الله تعالیٰ لعل المراد بالاول علم الاحكام والاخلاق والثانی علم الاسرار المصئون عن الاغيار المختص بالعلماء بالله من اهل العرفان انتهیٰ ؛

وقال العلامة محمد مبارك[۲۹۶] رحمه الله تعالیٰ وروی عن الامام سيد الساجدين الهمام زين العابدين رضی الله تعالیٰ عنه انه قال ـ

يارب جوهر علم لو ابوح به	لقيل لی انت ممن يعبد الوثنا
ولاستحل رجال عارفون دمی	يرون اقبح مايأتونه حسنا
انی لاكتم من علمی جواهره	كيلا يری الحق ذو جهل فيفتتنا
وقد تقدم فی هذا ابو حسن	الی الحسين ووصی قبله الحسنا

وقد يشير الی هذا الباب ما ذكر فی فصل الخطاب بان للعالم ثلثة علوم علم ظاهر يبذله لاهل الظاهر وعلم باطن لايسع اظهاره الا لاهله وعلم هو سر بين العالم وبين الله تعالیٰ لايظهره لا لاهل الظاهر ولا لاهل الباطن (منهلج الاحباب فی معرفة الآل والاصحاب) ؛

امام شعرانی رحمه الله تعالیٰ يواقيت والجواهر جلد ۲ ص ... مين ارشاد فرماتے ہيں[۲۹۷] ثم لو قدر ان الانكار لم يقع فی الوجود علی اهل الله تعالیٰ وكان الناس كلهم اصحاب عقول سليمة لم يفد قول ابی هريرة حفظت عن رسول الله صلی الله عليه وسلم وعائين فاما احدهما فبثثته واما الآخر فلو بثثته لقطع من هذا البلعوم

یعنی مجری الطعام وکذلک لم یفد قول ابن عباس لو انی ذکرت لکم ما اعلم من تفسیر قوله تعالی یتنزل الامر بینهن لرجمتمونی اوقلتم انی کافر ونقل الامام الغزالی فی الاحیاء وغیره عن الامام زین العابدین بن الحسین رضی اللہ تعالی عنہ انہ کان یقول

یارب جوهر علم لو ابوح به / لقیل لی انت ممن یعبد الوثنا
ولاستحل رجال المسلمین دمی / یرون اقبح ما یاتونه حسنا

قال الغزالی والمراد بهذا العلم الذی یستحلون به دمه هو العلم اللہ فی الذی هو علم الاسرار لامن یتولی من الخلفاء ومن یعزل کما قال بعضهم لان ذلک لا یستحل علماء الشریعة دم صاحبه ولا یقولون انت ممن یعبد الوثن انتهی ؁

وقال **الرومی** رحمہ اللہ تعالی فی **المثنوی المعنوی**

عارفان که جام حق نوشیده‌اند / رازها دانسته و پوشیده‌اند
هرکرا اسرار کار آموختند / مهر کردند و دهانش دوختند
بر لبش قفل است و در دل رازها / لب خموش و دل پر آوازها
گوش آنکس گوشد اسرار جلال / کو چون سوسن صد زبان افتاد لال
تا نگوید سر سلطان را بکس / تا نریزد قند را پیش مگس
سر غیب آنرا سزد آموختن / کز گفتن لب تواند دوختن
در خور دریا نشد جز مرغ آب / فهم کن واللہ اعلم بالصواب

واما قولها فی الخمس فقد ما بین من الامس ان المنفی علمه من غیر واسطة نعنی قولها ان من قال انه یعلم الخمس علی الدنیا ذاتیا من غیر واسطة فقد عظم الفریة وبهذا التاویل یحصل تطابق الاقاویل والالزم تکذیبها رضی اللہ تعالی

[illegible] ما مر عنها فی علامت۱ وفی علامت۲ فاذا اقرت بحصول هذین العلمین لاول الشیخین فالمانع من علم الخمس لسید الثقلین صلی اللہ تعالی علیه وسلم مادام القمرین واما روایتها فی الصحیحین بلفظ من حدثک انه یعلم ما فی غد فقد کذب الحدیث فقد سبق الجواب عن هذا فی ما مضی ؁

ساتوان شبہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے قصہ افک سے ناشی ہے

امام المنکرین **غلام محمد** نے ازالۃ الریب مطبوعہ انتظامی کے صفحہ ۲۳ سے لیکر ۲۵ تلک اسمین من گھڑت بہت سی نکتہ چینیان کین اور عجیب وغریب چہ میگوئیان لکھین اور کوئی دقیقہ اپنے مجموعی کمیٹی کی طاقت کا اٹھا نہین رکھا جسکی تائید مین گماشتہ **ملا قنوجی مولوی محمد گجراتی** کتب فروش نے ہان مین ہان ملا کر استفتار کے صفحہ ۲ کو اپنے منہ کی روشنائی سے بایں طور سیاہ کیا ہے (کہتا ہے اضعف عباد اللہ الصمد خادم علماء الحرمین الشریفین مقیم والہند محمد کہ عمرے کے دعوے پر قصہ افک کا جو سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا پر منافقین وبعض ضعیف الایمان نے باندھا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متحیر تھے ایک عرصہ تک یہ قصہ ادل دلیل ہے) انتہی ؁

پھر عمدۃ المخالفین **مولوی عبدالحی** امام آن مسجد سولمین النصرۃ النعیم کے صفحہ ۱۲ مین تحریر کرتے ہین کہ وکذلک لما غم علیه صلعم امر عائشة لما جاء بالافک عصبة ولما قال مخاطبا ایاها اما بعد یا عائشة انه قد بلغنی عنک کذا وکذا فان کنت بریئة فسیبرئک اللہ تعالی وان کنت الممت ذنبا فاستغفری اللہ وتوبی الیه فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ

عليه ولا ابرأها قبل ان ينزل عليه الوحی ذباللعار عن حرمة العفيف انتهى ؛

خرم علی بلہوری کی نصیحت المسلمین میں ہے اور کافرون نے حضرت عائشہ پر تہمت باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہت روزون کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ عائشہ پاک ہے کافر جھوٹے ہین تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوتا تو کیون غم ہوتا الخ انتہی

الملہم الشکرین غلام محمد نے ایسے نصیحت المسلمین کا ترجمہ گجراتی مین چھاپ دیا ہے اسکے صہ۳ کالم دو مین ہے۔

કાફરોએ. હજરત. આયશાના ઉપર. તોહમત મુકયું હતું. તે થી હજરત. (સલ) ને. ઘણી. આબડાપડી હતી. ઘણા દીવસો પછી. જયારે. ખુદાએ. કુરાન. માં. ફરમાવ્યું કે. આયશા (રદી) પાક છે. ત્યારે. હજરત. ને. ખબર થઈ. જો. આગલથી જાણતે તો. સામાટે. ગમ. કરતે. તો જયારે. પેગમબરોની. આ વી. હાલત. છે. તો. વલીઓ. ની. સી. પરવી.

اس قسم کے شبہات کا اظہار ان حضرات سے موجب تعجب وحیرانی تو تب ہی تک ہے کہ مفروض ملا علی قاری کے موضوعات کبیر نظر سے نگذری ہو لیکن جب یہ موضوعات مطالعہ سے گذری اور اوسکے صہ۱۲۱ پر یون تحریر کیا ہوا ہو ولما جرى لام المؤمنين عائشة ماجرى ورماها اهل الافك لم يكن يعلم حقيقة الامر حتى جاءه الوحی من الله تعالى ببرأتها وعند هؤلاء الغلاة انه عليه السلام كان يعلم الحال وانه غيرها بلاريب واستشار الناس فی فراقها ودعا بجاريتها فسألها وهو يعلم الحال وقال لها ان كنت الممت بذنب فاستغفری الله وهو يعلم علما يقينا انها لم تلم بذنب ولاريب ان الحال لهؤلاء على هذا الغلو

اعتقادهم انه يكفر عنهم سيئاتهم ويدخلهم الجنة وكلما غلوا كانوا اقرب اليه واخص به فهم اعصى الناس لامره واشدهم مخالفة لسنته وهؤلاء فيهم شبه ظاهر من النصارى غلوا على المسيح اعظم الغلو وخالفوا شرعه ودينه اعظم المخالفة انتهى تو پھر عدم تعجب سے ہی تعجب ہوئے بغیر رہتا نہین ہے ؛

اب بقدر ضرورت اسکا جواب بھی ملاحظہ کیجئے **حافظ ابن حجر عسقلانی** **فتح الباری شرح صحیح البخاری** جلد ۸ صہ۳۶۸ مین ارشاد فرماتے ہین وفيه الاشارة الى مراتب الهجران بالكلام والملاطفة فاذا كان السبب محققا فيترك اصلا وان كان مظنونا فيخفف وان كان مشكوكا فيه او محتملا فيحسن التقليل منه لا للعمل بما قيل بل لئلا يظن بصاحبه عدم المبالاة بما قيل فی حقه لان ذلك من خوارم المروءة وفيه ان النبی صلى الله عليه وسلم كان لا يحكم لنفسه الا بعد نزول الوحی لانه صلى الله عليه وسلم لم يجزم فی القصة بشیء قبل الوحی نبه عليه الشيخ ابو محمد بن ابی جمرة نفع الله به انتهى ؛

اما لم يجزم فی القصة بشیء قبل الوحی سے پھر بھی کچھ اختلاج صدر باقی رہگیا ہوگا تو ملاحظہ ہو جو **مشارق الانوار** مین ہے عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعذرنی من رجل قد بلغنی اذاه فی اهل بيتی فوالله ما علمت على اهلی الا خيرا متفق عليه جیسا بیان آپ کا فرمودہ والله ما علمت ہے ویسے ہی اسامة کا قول ہے اهلك يارسول الله ولا نعلم الا خيرا **فاضل شمنوالی جمع النہایہ فی بدء الخير والغايہ** صہ۱۱ مین تحریر فرماتے ہین انما حلف ليقوی عنده عليه السلام براءتها ولا يشك انتهى۔ **امام قسطلانی کی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری**

جلد ۲ ص ۳۷۹ کتاب الشہادات میں ہے (فقال[۳۰۲] اسامۃ اہلک یارسول اللہ ولانعلم واللہ الاخیرا) انما حلف لیقوی عندہ علیہ الصلوۃ والسلام براءتھا ولایشک انتہی

اس سے متبادر ہو کہ آپ کو واللہ کہنے میں مقصود تھا نفی شک اور تقویۃ برأت کا اور کیوں نہ ہو ایسی ارشاد الساری جلد ۷ ص ۲۷۰ کتاب التفسیر میں ہے (قالت[۳۰۳] بریرۃ لا والذی بعثک بالحق ان رأیت امرا اغمصہ علیہا اکثر انہا جاریۃ حدیثۃ السن تنام عن عجین اہلہا فتاتی الداجن فتاکلہ) قال ابن المنیر فی الحاشیۃ ہذا من الاستثناء البدیع الذی یراد بہ المبالغۃ فی نفی العیب کقولہ۔

ولاعیب فیہم غیر ان سیوفہم ❁ بہن فلول من قراع الکتائب

فغفلتہا عن عجینہا ابعد لہا من مثل الذی رمیت بہ واقرب الی ان تکون من المحصنات الغافلات المؤمنات وتعقبہ البدر الدمامینی فقال لیس فی الحدیث صورۃ استثناء بسوی وغیر ومنا دواتہ وانما فیہ ان رأیت علیہا امرا اغمصہ علیہا اکثر من انہا جاریۃ الخ لکن معنی ہذا قریب من معنی الاستثناء الخ نعم قولہا فی روایۃ ہشام بن عروۃ ینایأتی افتاء اللہ تعالیٰ قریبا فی ہذہ السورۃ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذہب الاحمر استثناء صریح فی نفی العیب عنہا انتہی۔ پھر اسی جلد کے ص ۲۷۵ بروایت ہشام بن عروہ میں ہے (فقالت[۳۰۴]) ای الخادمۃ (سبحان اللہ واللہ ما علمت علیہا الا ما یعلم الصائغ علی تبر الذہب الاحمر) بالغت فی نفی العیب انتہی۔ اور اسمیں کوئی تعجب کی بات نہیں ہر ہر مسلمان پر قبل نزول آیت کے بھی ایسا ہی اعتقاد[۳۰۵] واجب تھا امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۳۸۱ میں تحریر کرتے ہیں اما قولہ سبحانک ہذا بہتان عظیم ففیہ سوال الاول لم اوجب علیہم ان یقولوا ہذا البہتان

عظیم مع انہم ما کانوا عالمین بکونہ کذبا قطعا والجواب من وجہین الاول انہم کانوا متمکنین من العلم بکونہ بہتانا لان زوجۃ الرسول لا یجوز ان تکون فاجرۃ انتہی

اور زیادہ توضیح کے خاطر اور بھی کچھ مطالعہ کیجئے تو اطمینان کامل حاصل ہوگا۔

امام فخر رازی تفسیر کبیر جلد ۶ ص ۳۴۳ میں تحریر کرتے ہیں قولہ[۳۰۶] ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم والافک ابلغ ما یکون من الکذب والافتراء وقیل ہو البہتان وہو الامر الذی لا تشعر بہ حتی یفجاءک واصلہ الافک وہو القلب لانہ قول مافوک عن وجہہ واجمع المسلمون علی ان المراد ما افک بہ علی عائشۃ وانما وصف اللہ تعالیٰ ذلک الکذب بکونہ افکا لان المعروف من حال عائشۃ خلاف ذلک لوجوہ احدہا ان کونہا زوجۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم المعصوم یمنع من ذلک لان الانبیاء مبعوثون الی الکفار لیدعوہم ویستعطفوہم فوجب ان لا یکون معہم ما ینفرہم عنہم وکون الانسان بحیث تکون زوجتہ مسافحۃ من اعظم المنفرات فان قیل کیف جاز ان تکون امرأۃ النبی کافرۃ کامرأۃ نوح ولوط ولم یجز ان تکون فاجرۃ وایضا فلو لم یجز ذلک لکان الرسول اعرف الناس بامتناعہ ولو عرف ذلک لما ضاق قلبہ ولما سأل عائشۃ کیفیۃ الواقعۃ قلنا الجواب عن الاول ان الکفر لیس من المنفرات اما کونہا فاجرۃ فمن المنفرات والجواب عن الثانی انہ علیہ السلام کثیرا ما کان یضیق قلبہ من اقوال الکفار مع علمہ بفساد تلک الاقوال قال اللہ تعالیٰ ولقد نعلم انک یضیق صدرک بما یقولون فکان ہذا من ہذا الباب وثانیہا ان المعروف من حال عائشۃ قبل تلک الواقعۃ انما ہو الصون والبعد عن مقدمات الفجور ومن کان کذلک کان اللائق احسان

الظن بہ وثالثہا ان القائلین کانوا من المنافقین واتباعہم وقد عرف ان کلام العدو والمفتری ضرب من الھذیان فلمجموع ہذہ القرائن کان ذلک القول معلوم الفساد قبل نزول الوحی انتہی پھر لم یجزم فیہ بشئ قبل الوحی سے ناشی اختلاج کا انسداد ہوگیا ہو تو فہو المراد نہیں تو آیندہ میں انتظار کی مشقت گوارہ رہے بالفعل ایک بڑے شبہ کی طرف جو مشہور و زبان زد نزدیک و دور ہی متوجہ ہو کر اسکے قلع و قمع مین حتی الامکان سعی کرنی ضروری ہی لہذا وہ شبہ ذیل مین درج کرکے جواب کی گذارش کرتا ہون ❊

آٹھوان شبہ اسی قصہ مین کے مشورہ برائے

بالخصوص یہ کہا جاتا ہی کہ نفس واقعہ کی چگونگی جناب سرور کو کما ینبغی اور قابل اطمینان معلوم تھی پھر اس بارہ مین صحابہ سے آپ کا مشورہ فرمانا خلاف علمیت اور منافی وقعت ہی جسپر کوئی فائدہ مرتب نہین ہو ہرچند اسکا جواب اولی الالباب پر پوشیدہ نہین ہی ❊ تاہم انی جاعل فی الارض خلیفۃ اور شاورھم فی الامر آیات بینات کے تفاسیر مین اقوال علمار ثقات کے قابل ملاحظہ مین اور قصہ خاص مین جو مشورہ کیا گیا اوسمین تو وہ عجائب و غرائب دلیلین صحابہ نے پیش کین جسکے مطالعہ سے ہر ایک صاحب اسلام کے ایمان مین ایک گونہ خاص نضارہ و تازگی حاصل ہوئے بغیر رہ سکتی نہین اگر مشورہ نہوتا تو یہ دلائل ہمین کہان سے سننے نصیب ہوتے جو تفسیر مدارک التنزیل وغیرہ مین تحریر فرماتے ہین روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی تلک الایام الکثر اوقاتہ فی البیت فدخل علیہ عمر فاستشارہ فی تلک الواقعۃ فقال عمر یا رسول اللہ

انا اقطع بکذب المنافقین لان اللہ عصمک من وقوع الذباب علی جلدک لانہ یقع علی النجاسات فیتلطخ بہا فلما عصمک اللہ تعالی عن ذلک القدر من القذر فکیف لا یعصمک عن صحبۃ من تکون متلطخۃ بمثل ہذہ الفاحشۃ وقال عثمان رضی اللہ تعالی عنہ ان اللہ ما اوقع ظلک علی الارض لئلا یضع انسان قدمہ علی ذلک الظل وتکون الارض نجسا فلما لم یمکن احدا من وضع القدم علی ظلک کیف یمکن احدا من تلویث عرض زوجتک وقال علی رضی اللہ تعالی عنہ یا رسول اللہ کنا نصلی خلفک فخلعت نعلک فی اثناء الصلاۃ فخلعنا نعالنا فلما اتممت الصلوۃ سالتنا سبب الخلع فقلنا للموافقۃ فقلت امرنی جبرئیل باخراجہا لعدم نظافتہما فلما اخبرک اللہ تعالی ان علی نعلک قذرا وامرک باخراجہما عن رجلک لما التصق بہما من القذر فکیف لا یامرک باخراجہا بتقدیر ان تکون متلطخۃ بشئ من الفواحش انتہی۔ **محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالی اپنی کتاب **مدارج النبوۃ**

جلد ۲ صفحہ ۳۲۲ مین تحریر فرماتے ہین آنچہ مذکور ہست در صحیح بخاری ہمین ہست کہ از علی و اسامہ پرسید ولیشان این جواب گفتند اما بعض علمار سیر قصہ عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما در مشاورت آنحضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دادن ایشان ذکر کردہ اند و در انجا علی نیز موافق ایشان گفتہ اما عمر گفت یا رسول اللہ مگس بر اندام تو نمی نشیند بجہت آنکہ مگس بر نجاست می نشیند و پایہای او آلودہ بآن میگردد و خدا تعالی ترا از ان نگاہ میدارد پس چگونہ ترا از کسیکہ بدترین چیزہا آلودہ باشد نگاہ ندارد و عثمان بن عفان گفت کہ سایہ شریف تو بر زمین نمی افتد کہ مبادا بر زمین نجس افتد و حق تعالی چون صیانت سایہ تو مین نشاید میکند چگونہ صیانت حرم محترم تو از نا شایستہ نکند و علی مرتضی گفت کہ حق تعالی روا نداشت کہ نعلین ملوث در نماز در پای مبارک تو باشد و خبر

کرو تا بکشتی آنزدانہ پای مبارک خود اگر این در واقع بودی خبر کردی تا بدان خاطر جمع دار کہ بحقیقت
حال ترا خبر خواہند کرد چون آنحضرت این سخنان شنید بمسجد رفت و خطبہ خواند و گفت کیست کہ
نصرت دہد مرا و انتقام کشد الخ انتہی تفسیر مدارک اور تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۰۹ مین ہو وروی ان
ابا ایوب الانصاری قال لامرءتہ الا ترین ما یقال قالت لو کنت بدل صفوان اکنت تظن بحرم
رسول اللہ سوء قال لا قالت ولو کنت انا بدل عائشۃ ما خنت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فعائشۃ خیر منی وصفوان خیر منک فوبخ اللہ الخائضین فی الافک لولا
اذ سمعتموہ ظن المؤمنون والمؤمنات بانفسہم خیرا وقالوا ہذا افک مبین انتہی
فاضل شنوانی جمع النہایہ صفحہ ۱۲ اور امام قسطلانی ارشاد الساری جلد ۴ صفحہ ۳۸۲
مین تحریر فرماتے ہین قال الصلاح الصفدی رأیت بخط ابن خلکان ان مسلما ناظر نصرانیا
فقال للنصرانی فی خلال الکلام مختفیا فی خطابہ لقبیح اثامہ یا مسلم کیف کان وجہ
زوجۃ نبیکم عائشۃ فی تخلفہا عن الرکب عند نبیکم معتذرۃ بضیاع عقدہا فقال
لہ المسلم یا نصرانی کان وجہہا کوجہ بنت عمران لما اتت بعیسی تحملہ من غیر زوج
فمہما اعتقدت فی دینک من براۃ مریم اعتقدنا مثلہ فی دیننا من براءۃ عائشۃ زوج
نبینا فانقطع النصرانی ولم یحر جوابا انتہی ان تمام عبارات سے نتیجہ نکالنا ناظرین با تمکین
پر اگر دشوار ہو تو جانے دین اور علامہ سید علی بن سلیمان الدمنتی رحمہ اللہ تعالی کی
روح التوشیح صفحہ ۱۹۲ کو ملاحظہ فرماوین قولہا واللہ لا اقوم الا اللہ ولا احمد الا اللہ
اطلقت ذلک لما خامرہا من غضب اذ لم یبادر الی تکذیب من قال ذلک فیہا
مع تحققہم حسن طریقتہا وقال ابن الجوزی قالت ذلک دلالا کما یدل الحبیب علی
حبیبہ قلت سید الوجود صلی اللہ علیہ وسلم لا یخفی علیہ شئ وانما خفی علی من

او صورۃ لا تعلموا غالبا علما قالوہ فانظر ما علمہ اللہ من الوحی وآدم بین الماء والطین
وتلون تلونات الشاک بالامر تعلیما لورثتہ الذین بعدہ الی یوم القیمۃ کیف یفعلون
بالاسرار کتمانعی جاء ما علمہ یرفع ما خفی عن اولئک فلم یطلق کما قیل وانما قالت
مقالہا فناء عن السوی کقول الخلیل لجبرئیل اما الیک فلا علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
الخ توشیع محمد تحمدا انتہی یہاں سے قول لم یجزم فیہ بشئ قبل الوحی کا وہن دریافت ہو سکتا ہو
علامت ۲۹۹ سے نہایت تمامت صفحہ ۳۱۱ عربی فارسی عبارات کے کنایات و اشارات پر اونکے
ارباب تلبس واصحاب تو سب اگر حاوی ہون تو فہما نہیں تو اب ایک عام فہم اردو کتاب کی نقل
عبارت پر اکتفا کرتا ہون اوسی کو ملاحظہ فرما کر رفع تردد کرلین کتاب لاجواب وسیلہ جلیلہ کے
صفحہ ۲۶ پر مولانا وکیل احمد صاحب ارشاد فرماتے ہین چوتھا شبہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو علم غیب بالعرض ما کان و ما یکون کا تسلیم کیا گیا تو پھر حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کے معاملے
مین آپ کو کیون تردد رہا جب وحی نازل ہوئی آپ کو اطمینان ہوا ہم کہتے ہین کہ اس بحث مین
یہ ایک شبہ خیال کیا جاتا ہو شاید مشرکین کہ بھی اس سے بڑھکر حجت پیش نہ کر سکتے مولوی
خرم علی نے یہ شبہ پیش کیا ہو نصیحت المسلمین مین ہو اور کافرون نے حضرت عائشہ پر تہمت
باندھی تھی حضرت کو نہایت رنج ہوا تھا جب بہت دنون کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ
عائشہ پاک ہو کافر جھوٹے ہین تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوا ہوتا تو غم کیون
ہوتا فقط ہم کہتے ہین یہ شبہ اصل واقعہ کی جہالت یا چشم پوشی سے ناشی ہوا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اصل واقعہ مین سر مو تردد نہین تھا منافقین کی شہرت سے البتہ آپ کو رنج تھا
اس امر مین وحی کے قبل جو کچھ آپ نے تفتیش فرمائی اسمین محض تشریع منظور تھی وحی سے
آپ برات چاہتے تھے تاکہ منافقین کی زبان بند ہو ایسی صورت مین کہ کفار طرح طرح سے اپنے

دل کے پھپھولے توڑتے ہوں اور ہرزہ سرائی میں مشغول ہوں بدون تمسک وحی کے مقتضائے مصلحت نہ تھا کہ آپ بطور خود اپنے علم کی بنا پر برأت فرماتے چونکہ وحی میں توقف ہوا اور منافقین کی زبان بڑھتی چلی آپ کو زیادہ تردد ہوا اگر آپ کو نفس معاملہ میں اطمینان نہ ہوتا اور صرف منافقین کی یاوہ گوئی سے ملال نہ ہوتا تو منبر پر رونق افروز ہو کے یہ نہ فرماتے یا معشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اھلی واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا یعنے اے گروہ مسلمانان کی کون شخص مجھ سے معذرت کریگا ایسے شخص سے جسنے ہماری اہل کو اذیت پہنچائی خدا کی قسم ہمکو اپنی اہل پر بجز خیر کے کسی قسم کی بدگمانی نہیں یہاں علم بمعنے اذعان ہو تو اس سے معلوم ہو گیا کہ آپ کو حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی کے معاملے میں اطمینان کلی تھا صرف منافقین کے بہتان سے تردد تھا انتہی۔ فظہر الحق وخسر ھنالک الکافرون ✦

تنبیہ حاشیۂ جامع الفصولین جلد ۲ صفحہ ۳۰۲ پر ہے قال التلمسانی فی حاشیۃ علی الشفاء مسئلہ من قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج مخرج البول ھل یقتل ام لا فاجاب الحاج بانہ ان قال عیبا لمن ذکر الفضل فھو یقتل ولا یستتاب وان ذکرہ فی جواب ذکر الصلحاء او اراد انہ من البشر فانہ یضرب ضربا شدیدا وجیعا ولا یقتل وان تجرد کلامہ فی جواب قتل ولا یستتاب اھ اس مین راجہی واقعہ سے خبر دینے والا واجب القتل ہو تو پھر آنحضرت علیہ السلام کے مدارج من حیث العلم کے برخلاف اس امر غیر واقعی سے استدلال کرنے والا قتل نہ کیا جاوے تو پھر جو بیا پاجی کیوں نہ جاوے جواب الجواب میں اس سے اغماض نہ کیا جاوے یہ یاد رہے بہر طور آپ کا مشورہ فرمانا صحابہ سے باوجود غرض تشریع کے اور فوائد کا بھی مشعر ہو اس سے آپ کی لاعلمی

پر استدلال کمال جہالت پر دال ہے بخاری شریف میں باب طرح الامام المسئلۃ علی اصحابہ لیختبر ما عندھم من العلم موجود ہے اور تحبیر نا شی شبہ آیہ وما تلک بیمینک یا موسی سے مردود ہے

نواں شبہ قصۂ ضیاع عقد پر ہے

ملا علی قاری رحمۃ الباری اپنے **موضوعات کبیر** صفحہ ۱۱۹ میں تحریر کرتے ہیں

فقد ذکر العماد بن کثیر فی تفسیرہ وھو من اکابر المحدثین قال البخاری حدثنا عبد اللہ بن یوسف اخبرنا مالک عن عبد الرحمن بن القاسم عن ابیہ عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ علیہ السلام فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش انقطع عقد لی فاقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی التماسہ واقام الناس معہ ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فاتی الناس الی ابی بکر فقالوا الا تری ما صنعت عائشۃ اقامت برسول اللہ وبالناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء فجاء ابو بکر ورسول اللہ واضع راسہ علی فخذی قد نام فقال حبست رسول اللہ والناس ولیسوا علی ماء ولیس معھم ماء قالت فعاتبنی ابو بکر وقال ما شاء اللہ ان یقول وجعل یطعن بیدہ فی خاصرتی ولا یمنعنی من التحرک الا مکان رسول اللہ علی فخذی فقام علیہ السلام حین اصبح علی غیر ماء فانزل اللہ آیۃ التیمم فقال اسید بن الحضیر ما ھی باول برکتکم یا آل ابی بکر قالت فبعثنا البعیر الذی کنت علیہ فوجدنا العقد تحتہ انتہی ✦

ہرچند غلام محمد نے دلائل مزعومہ کے تیسری فصل کے اخیر میں تحریر کر دیا ہے کہ سنہ علامہ ملا علی قاری نے اپنے موضوعات کبیر صفحہ ۱۱۹ و ۱۲۰ میں اس مسئلہ کو بہت وضاحت

سے لکھا ہو جس سے بشمول اور چند دلائل نفی کے یہ بھی دلیل لاعلمی مانی ہو پھر وزراجیرت کے کرزن گزٹ نمبر ۳ جلد ۲ تاریخ ۹ جمادی الآخر ۱۳۱۸ھ صفحہ ۹ جدول اول میں حکیم ابوتراب محمد عبدالحق نے ایک حدیث کے ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہو اصل حدیث شریف مشکوٰۃ المصابیح باب الستر کی فصل ثانی میں یوں ہو وعن ابی سعید الخدری قال بینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی باصحابه اذ خلع نعلیه فوضعهما عن یساره فلما رای ذلك القوم القوا نعالهم فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوته قال ما حملکم علی القائکم نعالکم قالوا رأیناك القیت نعلیك فالقینا نعالنا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیهما قذرا اذا جاء احدکم المسجد فلینظر فان رای فی نعلیه قذرا فلیمسحه ولیصل فیهما رواه ابوداود والدارمی انتهی اسمیں ان جبرئیل اتانی فاخبرنی ان فیهما قذرا کا ترجمہ یہ کیا ہو پھر فرمایا آپ نے کہ مجھے تو جبرئیل نے اطلاع دی تھی کہ جوتی ناپاک ہو۔ پھر جدول دویم میں اسپر تفریع کی ہو کہ۔ اس حدیث سے تین باتیں معلوم ہوتی ہیں اھ دوسری یہ کہ رسول خدا کو غیب کا علم ہرگز نہ تھا ورنہ ناپاک جوتے سے نماز کیوں شروع کرتے ❊

الجواب وهو الملهم للصواب

تفسیر انوار التنزیل سنہ ۶۹۶ میں ہو [۳۱۴] قال الله تعالی فلما رأینه اکبرنه عظمنه وهبن حسنه الفائق وقیل اکبرن بمعنی حضن من اکبرت المرأة اذا حاضت لانها تدخل الکبر بالحیض والهاء ضمیر للمصدر او لیوسف علی حذف اللام ای حضن له من شدة الشبق کما قال المتنبی ـ

خف الله واستر ذا الجمال ببرقع | فان لحت حاضت فی الخدور العواتق

وقطعن ایدیهن جرحنها بالسکاکین من فرط الدهشة انتهی **تفسیر معالم التنزیل** سنہ ۵۱۰ میں ہو [۳۱۵] وقطعن ایدیهن ای حززن بالسکاکین التی معهن ایدیهن وهن یحسبن انهن یقطعن الاترج ولم یجدن الالم لشغل قلوبهن بیوسف قال مجاهد فما احسن الا بالدم وقال قتادة ابن ایدیهن حتی القینها والاصح انه کان قطعا بلا ابانة انتهی۔ **تفسیر جلالین** سنہ ۹۱۱ میں ہو [۳۱۶] وقطعن ایدیهن بالسکاکین ولم یشعرن بالالم لشغل قلوبهن بیوسف انتهی ❊

تفسیر عرائس البیان سنہ ۶۰۶ میں ہو [۳۱۷] قال ابو سعید الخراز الماخوذ فی حال المشاهدة غائبا عن حسه بائنا عن نفسه لا یحس بما جری علیه قال الله تعالی فلما رأینه اکبرنه الایة وقال ابن عطاء دهشن فی یوسف وتحیرن حتی قطعن ایدیهن فهذه غلبة مشاهدة مخلوق لمخلوق فکیف بمن یاخذه مشاهدة من الحق فلم یکن علیه بتغیر صفاته علیه او ینطق فی الوقت علی حد الغلبة بما رای کثیرة انتهی۔ **تفسیر حسینی** سنہ ۹۱۰ میں ہو [۳۱۸] در حقایق سلمی مذکور ہست کہ حق سبحانہ بدین آیت مدعیان محبت خود را سرزنش میکند کہ مخلوقی در رویت مخلوقی بدان مرتبہ رسد کہ احساس الم قطع نمیکند شما در شہود پرتو جمال خالق باید کہ از ہیچ بلا وعنا متالم نشوید انتہی **منہاج الاحباب فی معرفۃ الآل والاصحاب** سنہ ۱۰۳۱ میں ہو [۳۱۹] در کتاب فصول الامام ابوالبرکات احمد بن الامام السعید ابی منصور محمد بن احمد الیزدی رحمۃ اللہ علیہ مذکور ہست کہ مرتضی علی کرم اللہ تعالی وجہہ ورضی عنہ در مسجد کوفہ نماز میگذارد و سقف مسجد درافتاد و مردم مسجد دیدند چون از نماز فارغ شد گفت چیست گفتند سقف مسجد افتاد وگفت کنت فی الصلوۃ

نہ انہماک بتو مشغولم اے بہشتی روئے   کہ یاد خویشتنم در ضمیر می آید

ونیز مبین اسرار کردگار نور الدین عبد الرحمن جامی در تحفۃ الاحرار در حکایت کشیدن پیکان تیر راست در کیش ولایت در دو قبیلہ از کشاکش کمان مجاہدہ بر مشاہدہ بود باین مضمون اشارہ نمودہ ابیات چند در رشتہ نظم فرمودہ۔

شیر خدا شاہ ولایت علی   صیقلی شرک خفی و جلی
روز احد چون شب ہیجا گرفت   تیر مخالف بتنش جا گرفت
غنچۂ پیکان بگل او نہفت   صد گل رحمت بگل او شگفت
روئے عبادت سوی محراب کرد   پشت بدرد سر اصحاب کرد
خنجر الماس چون انداختند   چاک چون گل ز تنش انداختند
غرقہ بخون غنچۂ زنگار گون   آمدہ از گلبن احسان برون
گل گل خونش بمصلے چکید   گشت چون فارغ ز نماز آن بدید
کین ہمہ گل چیست تہ پائے من   ساختہ گلزار مصلائی من
صورت حالش چون نمودند باز   گفت کہ سوگند بدانائے راز
کز الم تیغ ندارم خبر   گرچہ ز من نیست خبر دار تر
طائر من سدرہ نشین شد چہ باک   گر شود از تن چون قفس چاک چاک
جامی از آلایش تن پاک شو   در قدم پاک روان خاک شو
باشد ازان خاک بگردی رسی   گرد شگافی و بمردی رسی

ولعل شیخ الاسلام والمسلمین حجۃ اللہ فی العالمین زین الدین ابو بکر محمد الخوافی رحمہ اللہ تعالی اشار الی ہذا فی وصایاہ قال بعد تمہید الحث علی الحضور فی طاعۃ

الملک

الملک الغفور ہل عملنا یوما من الصلوۃ وسائر الطاعات ولم یخطر ببالنا الا اللہ وقد تمت تلک الطاعۃ علی الوجہ التام ولکن ذلک بالنسبۃ الی احوالنا ومقاماتنا فانا قلیسا بالنسبۃ الی من اقتدینا بہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر انہا کانت کلامع سراب بقیعۃ یحسبہا الظمان ماء بل بالنسبۃ ای ما کان لبعض اصحابہ ولقد بلغ ان امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فی بعض الحروب الجہادیۃ اصیب بسہم ثم جذب السہم من عضوہ الشریف وبقی النصل فیہ فقالوا اذا لم یجرح العضو لا یمکن استخراج النصل ویخاف من ایذاء الامیر وقطع عضوہ الشریف فقال رضی اللہ عنہ اذا اشتغلت بالصلوۃ فاستخرجوہ فلما افتتح الصلوۃ قطعوا وجرحوا العضو واستخرجوا النصل وہو رضی اللہ تعالی عنہ لم یتغیر فی صلاتہ فلما فرغ قال لولم تستخرجوہ فقالوا قد استخرجناہ فانظر الی اقبالہ الی ربہ واستغراقہ فی عوالم الجمعیۃ علیہ حتی لم یحس بجرح العضو واستخراج النصل من جو اللحم فنحن اذا عضنا قملۃ او برغوثۃ بل اذا وقع ذباب نتشوش ولا یبقی لنا حضور فاین نحن من تلک الحالات والمقامات انتہی۔ علامہ شیخ ابراہیم بیجوری رحمہ اللہ تعالی تحفۃ المرید شرح جوہرۃ التوحید ص ۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں واما السہو فممتنع علی الانبیاء فی الاخبار البلاغیۃ کقولہم الجنۃ اعدت للمتقین وعذاب القبر واجب وہکذا وغیر البلاغیۃ کقام زید وقعد عمرو وہکذا وجائز علیہم فی الافعال البلاغیۃ وغیرہا کالسہو فی الصلوۃ للتشریع لکن لم یکن سہوہم ناشیا عن اشتغالہم بغیر ربہم ولذا قال بعضہم۔

یا سائلی عن رسول اللہ کیف سہی   والسہو من کل قلب غافل لاہ
قد غاب عن کل شئ سرہ فسہا   عما سوی اللہ فالتعظیم للہ

تکلم کردن درحال شریف سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات بقیاس بلکہ بدریافت معرفت خود ازدائرہ حسن ادب بیرون ست وعلم تکلم درمتشابہات وارد انتہی ؛

اتنے عبارات بطور مقدمات فکر عالی اور ذہن رسا میں مخزون رہیں اب آگے نفس شبہ کے قلع وقمع میں ایک ایسے قسم کا قصہ پیش کرتے ہیں جسکی شمول سے تمام اوہام لاطائلہ اور خیالات باطلہ نیست ونابود ہوجاوینگے۔ عارف کامل **جلال الدین رومی مثنوی** دفتر ۳ صـ ۲۶۲ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

اندرین بودند کآواز صلا / مصطفی بشنید از سوی علا
خواست آبی و وضو را تازہ کرد / دست و رو را شست او زان آب سرد
ہر دو پا شست و بموزہ کرد رای / موزہ را بربود یک موزہ ربای
دست سوی موزہ برد آن خوش خطاب / موزہ را بربود از دستش عقاب
موزہ را اندر ہوا برد او چون باد / پس نگون کرد و ازان ماری فتاد
در فتاد از موزہ یک مار سیاہ / زان عنایت شد عقابش نیک خواہ
پس عقاب آن موزہ را آورد باز / گفت بستان و برو سوی نماز
از ضرورت کردم این گستاخی / من ز ادب دارم شکستہ شاخی
پس رسولش شکر کرد و گفت ما / این جفا دیدیم و خود بود آن وفا
موزہ بربودی و من درہم شدم / تو غمم خوردی و من برہم شدم
گرچہ ہر غیبی خدا ما را نمود / دل دران لحظہ بخود مشغول بود
گفت دور از تو کہ غفلت از تو رست / دیدنم آن غیب را از عکس تست
مار در موزہ ببینم در ہوا / نیست از من عکس تست ای مصطفی

وبالجملة فيجوز على ظواهرهم ما يجوز على البشر مما لا يودى الى النقص واما بواطنهم فمنزه عن ذلك متعلقة بربهم في المنن كان المعروف الكرخي يقول لي ثلاثون سنة في حضرت الله تعالى ما خرجت فانا اكلم الله تعالى والناس يظنون اني اكلمهم الخ فاذا كان هذا حال احد الاتباع فما بالك بالانبياء خصوصا رئيسهم الاعظم صلى الله عليه وسلم انتهى ؛

علامہ علی قاری مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح میں تحریر فرماتے ہیں والانفتام لی مع الله وقت لا يسعنى فيه ملك مقرب ولا نبى مرسل معلوم لنبينا صلى الله عليه وسلم انه فيه اشارة الى تمكينه في وقت كشوف المشاهدة واستغراقه في بحر الوحدة حيث لا يبقى فيه اثر البشرية والكونين وهذا محل استقامة في مشهد التمكين الذي اخبر الله عنه بقوله فكان قاب قوسين او ادنى وليس هناك مقام جبرئيل وجميع الكروبيين ولا مقام الصفى والخليل ومن دونهم من الانبياء وكان اكثر اوقاته كذلك لكن يرده الله الى تاديب امة في بعض الاوقات ليجرى عليه احكام التكوين ولا يذوب في انوار كبرياء الازل انتهى **حضرت محدث دہلوی** رحمہ اللہ تعالی **مدارج النبوہ** جلد ۲ صـ ۲۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں نعم دل بیدارست وخواب را در وے تاثیری نی لیکن میتواند کہ ورا حالتی وشہودی دست دہد دران مستغرق گردد وازما سوی آن شہود از صور ومعانی غافل وذاہل باشد چنانکہ دربعض احیان درحالت وحی شل این معنی روے میداد پس باعث عدم ادراک ونسیان غفلت لازم نباشد بلکہ طریان حالت عظیم بردل شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آنرا جز خدا عزوجل نشناسد فافہم وباللہ التوفیق الخ بالجملة

بحر العلوم شرح مثنوی مولانا روم بین ذو پس معنی بیت انچنین است که دل
بخود مشغول بود که نفس دل را مشاهده میکرد و ذات با حدیث با جمیع اسما در دل است
پس بسبب استغراق درین مشاهدات توجه بسوی اکوان نبود پس بعض اکوان مغفول عنه
ماندند واین وجه وجیه است الخ مقصود آنست که با وصف نزول بشریت دل در تماشای
نفس خود بود و التفات بسوی اکوان که غائب از حس بودند نبود با این تماشا و التفات بآن
چون برون عقاب دیده مزاج بر عقاب در هم شد واین منافی آن تماشا نیست و نسبت مراد از
استغراق محویت یا فنا تا در هم بودن صورت نه بندد انتہی ۞

جمیع ما تقدم فی صدۃ الشبہۃ سے پر ظاہر ہو کہ ایسے امور مشعر غفلت و ذہول کا منشا
لاعلمی نہین ہو بلکہ کسی خاص طور سے ایک نوع کی کم توجہی کے باعث یہ حالات مشاہدہ
کیے گئے تھے جسمین بھی اقسام کے فوائد اور عوائد کا فیضان منظور نظر تھا مثلاً ہار کے
بارے مین اگر فی الحال ہی ارشاد کر دیتے کہ بستر کے نیچے تو بچھا اوٹھا کر بحجز روانگی کے اور
کیا تھا او کسیقدر سکوت فرمایا لوگ روکے رہے آپنے استراحت فرمائی نماز کا وقت
آگیا پانی نہین ہونے کی جہت سے آیت شروعیت تیمم نازل ہو گئی جسکے طرف اسید کا
اشارہ بھی مروی ہے پھر لاعلمی کو ساغ کہان سے طاچہ ارشائے زمان کو انکار رہا اور کو
اظہار پہ ناز و افتخار۔ مثنوی شریف دفتر ۲ ص ۹۲ پر مولانا خاص ایک قصہ کے
ضمن مین ارشاد فرماتے ہین۔

مصطفیٰ صبح آمد و در را کشود		صبح آن گمراہ را او رہ نمود
در کشادہ گشت پنہان مصطفیٰ		تا نگردد شرمسار آن مبتلا
تا برون آید رود گستاخ او		تا نبیند در کشا را پشت و رو

مصطفیٰ بیند احوال شبش	۞	لیک مانع بود فرمان ربش

کیونکہ نعل شریف کی خبر ہر چند جبرئیل امین نے دی ہو اما جبرئیل امین کو غیر کے نعل
مین کیا لگا ہی یہ خبر کہان سے اسکی خبر بھی حکیم ابو تراب محمد عبد الحق کو بہت سی حیرت مین
ڈالے بغیر نہین رہے گی لہذا ملاحظہ فرمایئے جبکہ بالفرض مان لیا کہ حضرت رسول مقبول کو
وقوف علی ما فی نعلہ الشریف نہین تھا اور جبرئیل علیہ السلام نے اطلاع دیکر آگاہ کیا اب کیا
ارشاد ہو کہ جبرئیل علیہ السلام نے کہان سے جانا اور اس علم کا کسکو قرینہ گردانا تو بجز اسکے
شاید جواب نہین ہو گا کہ لوح سے اطلاع حاصل کرکے جناب نبوی کو خبر دی تھی اگر یہی
جواب ہے اور ضرور یہی قرین صواب ہے پھر اتنی تنگا پو علامت ۳۶ علامت ۳۷ علامت ۳۸
علامت ۳۹ علامت ۴۰ علامت ۴۱ علامت ۴۲ علامت ۴۳ علامت ۴۴ علامت ۴۵
علامت ۴۶ علامت ۴۷ علامت ۴۸ علامت ۴۹ تا ۵۷ مین کے مندرج مضمون مذکور کے سودی
ہیار منثور ثمراۃ الاوراق ص ۱۰ مین ہو قال عبد اللہ الاسطرلابی۔

اھدی لمجلسہ الکریم وانما		اھدی لہ ما حاز من نعمائہ
کالبحر یمطرہ السحاب وما لہ		فضل علیہ لانہ من مائہ

انتہی فالحق ظہر غایۃ الظہور وطابق القصۃ بالمثل المشہور قال السعدی رحمہ اللہ تعالیٰ

بر بوستان بان بایوان شاہ		بتحفہ ثمر ہم ز بستان شاہ

جبرئیل علیہ السلام کے اطلاع کذائی پر توجیل نے بھی اشارہ کر دیا جو صاف کہدیا ہے۔

گفت دور از تو کہ غفلت از تو رست		دیدم آن غیب را از عکس تو ہست
مار در موزہ بہ بینم در ہوا		نیست از من عکس تو ست ای مصطفیٰ

یہ اشارہ بھی حکیم صاحب اگر نہ سمجھین تو انہین خدا سمجھے ۞

اماں یہاں پراتنی تحقیق تو ضروری ہوکہ نعلین پاک سرور لولاک میں ایسا کیا اور کتنا خون لگا ہوا تھا جو آپ کو خبر نہ ہی اور مخالفین کو اسقدر دھوم دھام کرنے کا موقع ہاتھ لگا جب اُسکی تفتیش کی تو بیساختہ کسی کا یہ شعر یاد آگیا۔

	بہت شور سنتے تھے پہلو میں دلکا		جو چیرا تو یک قطرہ خون نکلا	

حقیقت حال تو اتنی ہی ہو جو کمال الدین دمیری رحمہ اللہ تعالی حیوٰۃ الحیوان جلد اول ۲۰۱ میں تحریر کرتے ہیں۔ الحَلَم۔ القراد العظیم الواحدۃ حلمۃ قال الجوھری ھو مثل القمل وسیاتی انہ القراد المھزول الخ وروی ابوداؤد عن ابی سعید الخدري ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی باصحابہ یوما فنزع نعلیہ ووضعھا علی یسارہ فلما رای ذلک القوم القوا نعالھم فلما انقضت الصلوۃ قال مالکم خلعتم نعالکم قالوا یانبي اللہ رائناک خلعت نعلیک فخلعنا نعالنا فقال علیہ الصلوٰۃ والسلام انما نزعتھما لان جبرئیل اخبرنی ان فیھما دم حلمۃ انتھی۔ قلت والمراد بہ الدم الیسیر المعفو عنہ وانما فعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تنزھا عن النجاسۃ وان کان معفوا عنھا انتھی ۔

فقیر سراپا تقصیر کہتا ہو کہ یہ تو ایک جوں یا حلمۃ کا خون نعل میں لگا ہوا تھا آپ کے علم محیط سے تو ذرہ بھر بھی آسمانوں اور زمین میں من حیث مرتبت غائب نہیں ہو دیکھو علامات ۲۰۴ کو غور سے پھر یہاں اسقدر خون سے اغماض اور درگذر کا مبنی تشریع محض ہو اور خبر دینا جبرئیل کا بنا بر تنظیف و تطہیر ہو اسمیں استدلال مخالفین کو کچھ بھی علاقہ نہیں ہو جسپر عدم اعادہ نماز کا قوی قرینہ قائم ہو محدث دہلوی اشعۃ اللمعات ترجمہ مشکوۃ جلد ۳ ۳۲۵ میں اسی زیر بحث والی حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں وقد یفتح

کان وزوال میجہ دراصل اگرچہ مکروہ پنداردو از طبع وظاہر انجاستی نبود کہ نماز بآن درست نباشد بلکہ چیزے نبود مستقذر کہ طبع آن را ناخوش دارد والا نماز از سر میگرفت کہ بعضی از نماز بآن گزاردہ بود وخبر دادن جبرئیل ودر آوردن آنرا بجہت کمال تنظیف وتطہیر بود کہ لائق بکمال شریف وی بود انتہی ۔

نواں شبہ ناشی عبارت فتاوی قاضیخان سے،

محمد عبد العزیز نامی ایک صاحب نیز اپنے فتوے مطبوعہ مطبع انصاری دہلی میں نفی علم غیب رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر عبارت قاضی خان سے مستدل ہیں پھر غلام محمد اپنے مرتبہ استفتاء کے ص۲ پر تحریر کرتے ہیں اور اسیطرح در المختار عالمگیری قاضی خان نصاب الاحتساب وغیرہ کتب فقہ بھی مؤید ہیں تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ لم یجز وقالو یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو ماکان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتھی ۔

الجواب وھو الملھم للصواب

مخفی و مستتر نہیں کہ خادم اہل حدیث مذکور عبد العزیز تو غیب دانی رسول یزدانی سے بالاسہ منکر ہو پھر اوسکی تو شکایت نہیں مگر قابل تحسین اور لایق آفرین تو حیالی غلام محمد کی ہو جسکا دعوی ایجاب جزئی کا اور دلیل سلب کلی کی ہو اور عوام کو مغالطہ دینے پر ہاتھ و قلم کیا خوب اسلوب سے رواں ہو کہ نقل کریں عبارت قاضیخان کی اور متعدد کتب کا نام وزن بھاری کرنے کو زیادہ کر دینے میں ہمچشموں سے تو نہیں مگر خداوند پاک سے بھی نہ شرمائیں

پھر اسی پر اکتفا کیسی ترجمہ کرتے فقرہ بڑھانے اور جملہ گھٹانے سے بھی باز نہ آئین آخر الذکر
غلام محمد استفتار کے اسی صـ۲ پر اختتام تقریر کے پائین علامت مہر مربع مستطیل خانہ مین یہ بان
صورت بتاتے ہین | صادق غلام محمد ۱۳۰۲ | اسکو ملاحظہ کرنے والا انکو صادق کیون نجانے
اور کاذب کیونکر مانے بالخصوص جبکہ آپ ابن حافظ صادق بھی ہون تو تو پھر خود صادق
ابن الصادق ٹھہرے اور خاندانی سچے مانے گئے بایں ہمہ برعکس نہند نام زنگی کافور
کا مطلب کیا عمدہ ظہور مین لادیا کہ لعین ابدی کو بھی شرما دیا تفسیر کبیر جلد ۵ صـ مین فخر رازی
زیر آیۃ لاغوینہم اجمعین الا عبادک المخلصین تحریر فرماتے ہین ان الذی حمل ابلیس علی ذکر ۳۲۹
ھذا الاستثناء ان لا یصیر کاذبا فی دعواہ فلما احترز ابلیس عن الکذب علمنا ان الکذب فی
غایۃ الخساسۃ انتہی ہر چند جھوٹ ہے انتہا کی خساست سے ابلیس احتراز کرے مگر صادق اور
طرفہ یہ کہ ابن الصادق اوسکو استعمال سے نڈری تفصیل اس اجمال کی یہ ہو کہ آپنے جو تحفۃ الہند
کی گجراتی ترجمہ کا خون ناحق اپنے سر لیا ہو اوسکی فہرست صـ مین یہ لکھدیا ہو۔

૧૨૦ ,, [નં.૧૨] છુપી.વાત.ખુદા.વગર.કોઈ.જાણતો.નથી. ۳۳۱

God only knows secrets. ۳۳۱ جسکی انگریزی بھی یہ کردی ہو۔
صفحہ ۱۲ جب دیکھا تو جو تحریر کردیا ہو وہ بلفظہ درج ذیل ہو۔

۳۳۲
૧૦ ઈરશાદુતતાલેબીન માં કાઝી સનાઉલ્લાહ સાહેબ (રહ)
કહે છે કે, જો કોઈ.કહે કે.આ.કામ.પર.ખુદા.અને.રસુલ.
ગવાહ છે.તો.તે.કાફર.થઈ જાએ છે. "કારણ.કે.ઈલ્મે
ગેબને.પેગમબર.માટે સમજે.ફતાવા.કાઝીખાનમાં છે
કે જો કોઈ.વગર સાક્ષીએ.નીકાહ કરે.અને.કહે કે ખુદા

ને.અને.તેના.રસુલને.ગવાહ.કીધા છે.અથવા.ફરીશતા
ને.ગવાહ.કીધા છે.તો.તે કાફર.થાએ છે.કારણ.કે.તે.એમ.
સમજે કે.ખુદા.નો.રસુલ.છુપી.વાત.જાણે છે.પણ.પે
ગંમબર (સલ) જ્યારે.જીવતાં છુપી.વાત.જાણતા ન હતા
તો.પછી.મરણ.પછી.કેમ.જાણે.

پھر اوسکا ترجمہ انگریزی مین بدین الفاظ کرادیا ہے۔

۳۳۳
Kaji Sanaullah of Panipat says in Irshadut talebin that if a man offers us witnesses of an action God and Rasul. he alonce. becomes a Kafar (an unbeliever), because Ilmegeb (inherent knowledge) is for prophets. It is said in Fatava Kajikhan. that if a man marries without a witness, and says that his witnesses are God and Rasul, or angels, he becomes a Kafar. Because suppose a God's Rasul knows secret. But if the prophet did not know secret when living, how could he known them after death

جبکہ گجراتی اور انگریزی ہر دو ترجمہ حرف بحرف اذہان عالیہ مین مرتکز ہو گئے تو اب اصل عبارت فتاوی قاضیخان کو بغور ملاحظہ کیجئے کہ وہ کسطور پر ہے پس واضح ولایح ہے کہ قاضیخان مین یہ مسئلہ دو جاے پر باختلاف الفاظ یسیرہ مذکور ہے اول تو کتاب النکاح کی فصل فی شرائط النکاح جلد اصفحہ ۱۵۵ پر یون ہے رجل تزوج امرأۃ بشہادۃ اللہ و رسولہ کان باطلا لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانکاح الا بشہود وکل نکاح یکون بشہادۃ اللہ وبعضہم جعلوا ذلک کفرا لانہ یعتقد ان الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب وھو کفر انتہی پھر کتاب السیر کے باب مایکون کفرا من المسلم ومالایکون جلد ۳ صفحہ ۳۶۸ پر یون ہے رجل تزوج امرأۃ بغیر شہود فقال الرجل والمرأۃ خدای را و پیغمبر را گواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت انتہی پر ظاہر ہو کہ مذکور ترجمہ پہلی عبارت کا ہرگز نہین ہو تو عبارت ثانیہ متعین رہی اب غور و تامل درکار ہو کہ اس مین بلکہ عبارت اولی تک مین فرشتہ کا ذکر نہین ہو جو ترجمہ مین بڑھایا گیا ہو اور اوس پہلی عبارت مین جعلوا ہو مگر پچھلی عبارت مین صاف قالوا موجود ہو جو ترجمہ مین گھٹایا گیا ہے ایسی فاش تحریف اور خیانت فی النقل کے ساتھ بھی صادق غلام محمد ابن حافظ صادق صادق ابن الصادق ہین اور بسبب فرط شرم و حیا کے زندہ بھی ہین اتنا ہی نہین مگر تالیف و ترجمہ کا فیض بدستور جاری بھی ہے سچ ہے اذا لم تستحی فافعل ما شئت ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ۰

قالوا کے نقرہ کو ترجمہ سے چٹ کر دینے مین بجز مغالطہ عوام اور کوئی غرض وابستہ نہین تھی محض اس بنا پر حذف کیا گیا تاکہ بادی النظر مین متبادر ہو جائے کہ مسئلہ

اتفاقی ہے پھر قاضی خان جیسے معتبر فتاوے کا اب جائے چون وچرا ہی نہین رہی تکفیر معتقد علم غیب کی غیر خدائے پاک کیلئے گویا مجمع علیہ ہو گئی جسمین خواہ کسی قسم کی غیب اور کیسی ہی کیون نہو تمام وکمال داخل و شامل ہو مگر کوتاہ عقل کو اتنا بھی نہین سوجھا اور اور ناعاقبت اندیش نے یہ نہ سوچا کہ بقول

اول ببطالمان اثر ظلم میرسد	پیش از ہدف ہمیشہ کمان نالہ میکند

خود کو اس موٹی اور پھر لاہنی زنجیر تکفیر سے کب رہائی حاصل ہوگی جو بتعدد کو افذات مین ایجاب جزئی کا اعتقاد ظاہرا قبول کرلیا ہو حق ہے کہ

باز گردیدن ندارد سود جاہل راز جہل	قلب ناداں گر کنی صد بار ناداں میشود

قابل افسوس تو حال اون سفلہ موچیون اور رزیل بھٹیلون بدکیشون کا ہو اور لائق حیرت تو حال ذریت وہابیہ نجدیہ کے بعض بعض اون خویشون کا ہو جو غلام محمد کی جانب سے ازالہ اور استفسار وغیرہ کی اشاعت کے ایجنٹ قرار دئے گئے اور اشاعت تکفیر کے کمشنر مقرر کئے گئے تھے غلام محمد کی مکاری اور اوسکے پارٹی کی عیاری نے اونھین بالکل سراسیمہ اور سیاہ سینہ کر دیا تاہم بیچارے یون نہ سمجھے کہ بقول

وہ حق عشق احمد بندگان چیدۂ خود را	بجا صان شاہ می بخشند منی نوشیدۂ خود را

یہ کاوش کسکے ساتھ کرتے ہین اور یہ عداوت کا دم کسکے آگے بھرتے ہین مآل ان چرب زبانیون کا اور حال ان گستاخیون کا کیا ہوگا پھر ظاہر ہو کہ بجز تباہی اور روسیاہی کے کچھ بھی حاصل نہین ہوا خسر الدنیا والآخرۃ ذلک ھو الخسران المبین ۰

امام المنکرین غلام محمد کے مذکورہ انگریزی گجراتی ترجمہ کا مقابلہ عبارت ملا قنوجی سے بجسے ذیل مین درج کرتا ہون کرکے جانچ لیجئے کہ دراصل یہ ترجمہ عبارت قاضیخان کا

ہم یا مطلب افادہ صدیق حسن خان کا قال الذبیح البیت الحرام ولم یزر قبر النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی ص۲۸ من کتابہ ریاض المرتاض وغیاض الریاض -

مسئلہ اولیاء را علم غیب نباشد مگر آنچہ از مغیبات بطریق خرق عادات بکشف یا بالہام اظہار اعلام وہند علم غیب مراولیاء را گفتن کفر ست قال اللہ تعالیٰ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب یعنی بگو ای محمد صلعم نمیگویم شمارا کہ نزد من خزینہای خداست رحمت کنم ہر کہ را خواہم و نمیگویم کہ من علم غیب میدانم بلکہ چنانچہ نفی علم غیب درمن آیۃ وامثال آن از خاتم انبیاء فرمودہ ہمچنین نفی آن از جملہ رسل کردہ و گفت یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب و فرمودہ ولا یحیطون بشیء من علمہ الا بما شاء و فرمودہ قالوا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا یعنی انبیاء وملائکہ احاطہ نمیکنند از علم خدا چیزے لکن آنچہ خدا خواہد و آنچہ خدا آموخت و اظہار بدان علم داد و دیگر آیات شاہد این مدعا بسیار ست و شک نیست کہ اصل مادۂ پیر پرستی و گور پرستی اعتقاد حصول این علم ست درحق اولیاء وصلحا خدا رحمت کند بجان قاضی ثناء اللہ قدس سرہ کہ گفتہ اگر کسی گوید کہ خدا و رسول برین علم گواہ اند کافر شود یعنی بسبب اثبات غیب دانی از برائے رسول صلعم انتہی ٭

فائدہ غلام محمد کے ازالۃ الریب اور استفسار اور ایسے ہی ترجمہ تحفۃ الہند مین پھر عمدۃ المخالفین امام آف مسجد مولیین کے نصرۃ النعیم مین اور ملا قنوجی کے بالخصوص ریاض المرتاض مین ترحم ترضی اور صلوۃ و سلام کے فقرون کو مختصر اور منحوت کرکے جا بجا لکھدینے نے مجھے مجبور کردیا کہ مین اپنے مسلسل مطلب مین اس بحث کی چھیڑ سے بھی رک نہین رہ سکا پس بناچاری کسیقدر روایات یہان پر تحریر کرتا ہون شاید کہ مخالفین آیندہ اپنی عادات قبیحہ اور شناعات فضیحہ سے باز آوین ۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز ٭

مجلی اسرار الحقایق فی بیان الصلوٰۃ علی خیر الخلایق ص۲۹ مین ہے

٣٣٦ وقال المحقق الهلالی فی شرح خطبة الشیخ الجلیل ویستحب لقاری اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حدیث وغیرہ ان یصلی ویسلم علیہ صلی اللہ علیہ وسلم وان لم یکونا مکتوبین فی کتاب ولکاتبہ ان یکتبہا وینہی عن اختصارہما یکتب بعض حروفہا وترک الباقی وقال ابو العباس ابن الخطیب المعروف بابن قنفذ فی شرحہ شرف الطالب فی اسنا المطالب اعلم ان فی کتب الحدیث فضیلۃ عظیمۃ لکثرۃ تداولہا فی الحدیث من ذکر الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومذموم من فعل عوضہا فی الکتب صادا او صینا الخ وفی الفیۃ السیر-

واجتنب الرمز لہا والحذفا ۔۔۔ منہا صلاۃ وسلاما تکفا

٣٣٧ انتہی اور **ثمرات الفائض علی حدائق ذریعۃ الناہض** ص۳۳ مین ہے وقد استعمل کثیر لاسیما الاعاجم النحت فی الخط والنطق بہ علی اصلہ ککتابتہ حینئذ حاء مفردہ ورحمہ اللہ رح وممنوع م والی آخرہ تارۃ الخ وتارۃ اہ وصلی اللہ علیہ وسلم صلعم وعلیہ السلام عم الی غیر ذلک لکن الاولی ترک الاخرین وان اکثر منہ الاعاجم انتہی اور **مقدمہ صحیح بخاری** مطبوعہ مولانا احمد علی

٣٣٨ صاحب مرحوم ص۱۹ مین ہے الفصل السادس والعشرون فی اداب الکاتب قال النووی یستحب لکاتب الحدیث اذا مر بذکر اللہ عزوجل ان یکتب عزوجل وتعالیٰ او سبحانہ او تبارک وتعالیٰ او جل ذکرہ او تبارک اسمہ او جلت عظمتہ او جلت قدرتہ او ما اشبہ ذلک وکذلک یکتب عند ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بکمالہا لا رامزا الیہا ولا مقتصرا علی احدہما وکذلک یقول فی الصحابی رضی اللہ عنہ فان کان صحابیا ابن صحابی قال رضی اللہ عنہما وکذلک یترضی ویترحم

علی سائر العلماء والاخیار ویکتب کل ھذا وان لم یکن مکتوبا فی الاصل الذی ینقل منہ فان ھذا لیس روایۃ وانما ھو دعاء وینبغی للقاری ان یقرء کل ما ذکرناہ وان لم یکن مذکورا فی الاصل الذی یقرء منہ ولا یسأم من تکریر ذلک ومن اغفل ھذا حرم اجرا عظیما وفوت فضلا جسیما انتھی اور **طحطاوی شرح در المختار** میں ہے ویکرہ الرمز بالصلوۃ والترضی بالکتابۃ بل یکتب ذلک کلہ بکمالہ وفی بعض المواضع من التاتارخانیۃ من کتب علیہ السلام بھمزۃ والمیم یکفر لانہ تخفیف وتخفیف الانبیاء کفر بلا شک انتھی یہاں سے ابنا ر زمان کی حدیث دانی اور معلومات اقوال علماء حقانی کا پتا لگ سکتا ہے کہ کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ پھر مولانا احمد علی صاحب نے تو محض فضل جسیم اور خیر عظیم سے حرمان نصیب ہی فرمایا مگر طحطاوی نے مرتکب فعل حرام بتایا اور تاتارخانیہ والے نے تو کافر ہی جتایا۔

اب اصل مدعا اور عبارت قاضی خان پر دھیان دیجئے اور فقاہت وہابیہ کی جہالت کا اندازہ کیجئے تو بادی النظر سے متبادر ہو جائیگا کہ وہی قالوا جسے **غلام محمد** نے ترجمہ میں سے چاٹ لیا اوسی پر مدار اس عبارت کی اعتبار کا تھا اگر محض قالوا کے مقامات استعمال کی اصطلاح پر زمرہ نجدیہ کو وقوف ہوتا تو شاید کچھ بھی شرماتے اور ایسی جرأت و دلیری نہ فرماتے علامہ نامی فاضل **شامی** نے **رد المحتار حاشیہ در المختار** جلد ۵ صفحہ ۴۲۴ میں تحریر فرمایا ہے لفظہ قالوا تذکر فیما فیہ خلاف کما صرحوا بہ انتھی پھر ایسے محمد امین مشہور با **بن عابدین** رحمہ اللہ تعالی نے **عقود الدریۃ تنقیح الحامدیۃ** جلد ۲ صفحہ ۳۶۵ میں فرمایا فائدہ لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشایخ کذا فی النہایۃ فی کتاب الغصب فی قولہ اذا تخلل الخمر بالقاء الملح الخ وقد اشار الی ذلک فی کتاب الصوم

فی قولہ للمصلی ان ینوی التطوع فی ھذہ الصورۃ دون الکافر علی ما قالوا وقد افاد جدی یعنی السعد التفتازانی فی شرح الکشاف فی تفسیر قولہ تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی الضعف ما قالوا انتھی مرحوم مولوی **عبد الحی صاحب نے فوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ** صفحہ ۱۰ میں پھر مقدمہ عمدۃ الرعایۃ صفحہ ۱۵ میں فرمایا ہے فائدہ لفظ قالوا یستعمل فیما فیہ اختلاف المشائخ کذا فی النہایۃ فی کتاب الغصب وفی العنایۃ والبنایۃ فی باب ما یفسد الصلوۃ وذکر ابن الہمام فی الفتح القدیر فی باب ما یوجب القضاء والکفارۃ من کتاب الصوم ان عادتہ ای صاحب الہدایۃ فی مثلہ افادۃ الضعف مع الخلاف انتھی وکذا ذکرہ سعد الدین التفتازانی فی حواشی الکشاف عند تفسیر قولہ تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض ان فی لفظ قالوا اشارۃ الی الضعف ما قالوا انتھی۔

اتنی عبارت کے مطالعہ سے ضرور معلوم ہو گیا کہ لفظ قالوا کا استعمال ضعف مقال پر علی العموم دال ہے مگر اسی قالوا کے استعمال کا قاضی خان میں بالخصوص کیا حال ہے یہ بھی دریافت میں آ جانا خالی از فائدہ نہیں ہے لہذا ملاحظہ ہو **علامہ حلبی** کی **غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی** آخر بحث قنوت صفحہ ۴۲۰ پر جو تحریر فرماتے ہیں وھل یصلی فی آخر القنوت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ام لا قال الفقیہ ابو اللیث یصلی لانہ من سنن الدعاء وقد تقدمت الروایۃ بھا من طریق النسائی فی حدیث قنوت الحسن بن علی قال ابن الہمام ولا ینبغی ان یعدل عن ھذا القول وذکر فی بعض الفتاوی بلفظ لا باس فقال لا باس بان یصلی وھو غیر بعید عن قول ابی اللیث والمراد بلا باس انہ الاولی نظرا الی الدلیل لکن فی فتاوی قاضی خان وغیرہ انہ اذا صلی

فی القنوت لا یصلی بعد التشہد وکذا اذا صلی فی التشہد الاول لا یصلی فی الاخیر وھو قول لوبری وعن الائمۃ المتقدمین ولیس لقائلہ دلیل یعتمد وکلام قاضی خان یشیر الی عدم اختیارہ لہ حیث قال واذا صلی علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فی القنوت قالوا لا یصلی علیہ فی القعدۃ الاخیرۃ ففی قولہ قالوا اشارۃ الی عدم استحسانہ لہ والی انہ غیر مروی عن الائمۃ کما قلناہ فان ذلک من المتعارف فی عباراتھم لمن استقراھا واللہ تعالی اعلم جب معلوم ہوچکا کہ قاضیخان خود کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمۃ روایت کو لفظ قالوا سے تعبیر فرماتے ہیں تو پھر قالوا یکون کفراً میں بھی مان لیجئے کہ یہ تکفیر قاضیخان کی ناپسند اور غیر مروی عن الائمہ اور بہت ضعیف ہے پھر ضعیف مرجوح اور مقابل راجح ہے اور بمنزلہ منسوخ ہے جس پر خود کو عمل درآمد کرنے کا مساغ نہیں پھر فتووں میں غیر کے واسطے تو بلا داعیہ سخت ضرورت کی جو یہاں پر منتفی ہے عند الحنفیہ اتفاقاً ممنوع ہے **در المختار** ص[۳۴۲] میں ہے ان الحکم والفتیا بالقول المرجوح جہل وخرق للاجماع انتھی **رد المحتار** جلد اول ص[۳۴۳] میں ہے قولہ وان الحکم والفتیا الخ وکذا العمل بہ لنفسہ قال العلامۃ الشرنبلالی فی رسالۃ العقد الفرید فی جواز التقلید مقتضی مذھب الشافعی کما قالہ السبکی منع العمل بالقول المرجوح فی القضاء والافتاء دون العمل لنفسہ ومذھب الحنفیۃ المنع عن المرجوح حتی لنفسہ لکون المرجوح صار منسوخاً فلیحفظ اھ جب قاضیخان کی ایسی روایت میں کہ قالوا کے استعمال کا مبنی ضعف مقال پر ثابت ہوگیا جس پر خود عامل ہی نہیں ہوسکتی بھی جاہل اور خارقاً اجماع قرار پاچکا تو اب انھیں کی کتاب النکاح والی پہلی روایت وبعضہم جعلوا ذلک کفرا کی نسبت کسی قدر خیال اور فکر صاحب

در کار ہی نہیں بادی النظر سے معلوم ہو رہا ہے کہ یہ قول مہجور خلاف جمہور مبنی علی غیر المشہور ہے **در المختار** میں کتاب النکاح ص[۳۴۴] پر ہے تزوج بشہادۃ اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یجز بل قیل یکفر انتہی **رد المحتار** جلد دوم ص[۳۴۵] میں ہے قولہ یکفر لانہ اعتقد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب قال فی التاتارخانیۃ وفی الحجۃ ذکر فی الملتقط انہ لا یکفر لان الاشیا تعرض علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم وان الرسل یعرفون بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول انتہی اس سے صاف معلوم ہوگیا کہ کفر شخص مذکور کا اختلافی ہے اتفاقی نہیں ہے **طحطاوی حاشیہ در المختار** میں ہے[۳۴۸] قولہ یکفر لعل وجہہ انہ حلل ما حرم اللہ تعالی لان اللہ تعالی لم یحل النکاح الا بشہود من الجنس فاذا اعتقد الحل بغیر ذلک فقد خالف وفی شرح الملتقی لانہ ادعی ان الرسول علیہ الصلوٰۃ والسلام یعلم الغیب اھ وقال شیخی زادہ نقلا عن التاتارخانیۃ لا یکفر لان الاشیاء تعرض علی روح النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیعرف بعض الغیب قال اللہ تعالی عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول انتھی اس عبارت سے بھی معلوم ہوا کہ کفر اتفاقی نہیں مگر اختلافی ہے اور تکفیر اوس ناکح کی یا تو اس جہت سے ہے کہ نکاح غیر وضع شرعی کی حلت مانی ہے یا اس جہت سے ہے کہ ناکح معتقد غیب دانی ہے پس باوجود دو ہونے سبب تکفیر کے جس سبب کو مخالفین نے مانا ہے وہ بھی اتفاقی نہیں ہے اتنا ہی نہیں بلکہ اوس میں بھی صحیح عدم تکفیر ہے اور صحیح کے مقابل عند الفقہا ضعیف وفاسد یا باطل ہوا کرتا ہے۔

مجموعہ خانی جلد ثانی ص[۳۴۹] میں ہے در فتاوی حجۃ میگوید صحیح آنست کہ این مرد کافر نشود زیرا کہ اعمال بندگان بر پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام عرض میکنند انتہی **معدن الحقائق شرح کنز الدقائق** میں ہے[۳۵۰] والصحیح انہ لا یکفر لان الانبیاء علیہم

الصلوٰۃ والسلام یعلمون الغیب ویعرض علیھم الاشیاء انتھی خزانۃ الروایات میں ہے وفی المضمرات والصحیح انہ لایکفر لان الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام یعلمون الغیب ویعرض علیھم الاشیاء فلایکون کفرا انتھی جب عدم تکفیر کا صحیح ہونا زبان صاحب میں آگیا تو اب مقابل صحیح کا غیر صحیح یا ضعیف وفاسد ہونا سنئے مقدمہ عمدۃ الرعایہ ص۱۰ اور در والمختار جلد ا ص۵۵ میں ہے الاصح مقابل للصحیح وھو ای الصحیح مقابل للضعیف انتھی عیون البصائر شرح الاشباہ والنظائر ص۳۰۳ میں ہے وقال جامع المضمرات والمشکلات لفظۃ الاصح تقتضی ان یکون غیرھا صحیح ولفظۃ الصحیح تقتضی ان یکون غیرھا غیر صحیح وفی جری الانھر علی الملتقی الابحر للباقانی فی شرح قولہ ولو آل جھلا فی التنبیہ علی الاصح والاقوی قال والاصح مقابل الصحیح والصحیح مقابل الفاسد انتھی جب والصحیح انہ لایکفر کے مقابل میں غیر صحیح فاسد اور ضعیف پایا گیا تو اس کا حکم اور فتویٰ دینا علامہ شامی میں آچکا ہے کہ جہل وخرق اجماع ہے پس تکفیر کا فتویٰ دینا اصلا جائز ہی نہیں ہے در المختار میں ہے واذا قیلت بالصحیح او الماخوذ بہ او بہ یفتی وعلیہ الفتویٰ لم یفت بمخالفۃ ام انتھی باوجود ان روایات کے مخالفین نے تکفیر کے دو میں سے ایک ایسے سبب کو پسند کرلیا ہے جو ضعیف غیر صحیح اور فاسد قرار پاچکا ہے اور یہ مسئلہ نظیر ہے مدّث دعی ھذا وقولین ماکنت تقولین کا جسمیں بھی مماثت کی منجملہ دو علتوں میں سے باعث خودغرضی رہی علت کو پسند کی تھی جسپر شارحین نے ضعف کا اشارہ کردیا تھا ملاحظہ ہو **غلام محمد** کا مولف استفتار ص۵ پر نایبہ مولوی **نور محمد** مدرس مدرسہ انجمن اسلام سورت کے سطر ۱۳ میں فی اللمعات قالوا انما منعھن عن ذلک کراھتہ ان یسند علم الغیب الیہ مطلقا صلی اللہ علیہ وسلم انتھی شیخ نے لفظ قالوا سے صاف بتلادیا ہے کہ منع کی یہ وجہ

ضعیف ہے مگر **نور محمد** اپنی جہالت سے اسی پر اڑا ہے ایسی ہی **غلام محمد** تو کیا مگر خادم اہل حدیث عبد العزیز بھی خودغرضی سے اوسی وجہ ضعیف وفاسد پر کھڑا ہے بناچاری واضطراری یہاں پر مولوی **عبد الحی صاحب** کے مقدمہ **عمدۃ الرعایہ** ص۱۳ سے کسی قدر عبارت نقل کرتا ہوں مخالفین اوسے نصیحت جانیں اور بالکل برانہ مانیں آپ فرماتے ہیں وفی فتاوی قاسم بن قطلوبغا عن الفتاوی الولوالجیۃ اعلم ان من یکتفی ان یکون فتواہ او عملہ موافقا لقول او وجہ فی المسئلۃ ویعمل بما شاء من الاقوال او الوجود من غیر نظر فی الترجیح فقد جھل وخرق الاجماع انتھی اس سے ہیجون مفت کو مفتیون کا جاہل وخارق اجماع ہونا ثابت ہے وھو المطلوب فقط ❖

دسوان شبہ حدیث انکم تختصمون پر ہے

امام المنکرین **غلام محمد** نے اپنے دلائل مزعومہ کے فصل دویم میں تحریر کیا ہے ہیئت ترمذی ص۱۶۱ عن ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم تختصمون الی وانما انا بشر ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ عن بعض فان قضیت لاحد منکم بشیء من حق اخیہ فانما اقطع لہ قطعۃ من النار فلا یاخذ منہ شیئا اس حدیث کا حاشیہ لمعات سے یہ ہے ان ترکت علی ماجبلت علیہ من القضایا البشریۃ ولم اوئد بالوحی طرء علی منھا ما یطرء علی سائر البشر پس اگر جمیع جزئیات ماکان ومایکون کا علم آنحضرت صلعم کو ہوتا تو طرء علی ما یطرء علی سائر البشر کی کوئی معنی نہیں ہے حالانکہ یہ جملہ وانما انا بشر سے مستنبط ہے ❖

اقول اس مدعی اجتہاد و استنباط کی یاوہ گوئی سن چکے اب **شارح مشارق**

کا فرمودہ ملاحظہ فرماوین بقدر ضرورت یہان نقل کرتا ہون جو فرمایا ہو بان قولہ فی الروایۃ ۳۵۶
الاخری فاقضی لہ بنحو ما اسمع منہ ظاہرہ یدل علی ان ذلک فیما کان بسماع الخصم من
غیر ان یکون ہناک بینۃ او یمین ولیس الکلام فیہ فانما الکلام فی القضاء بشہادۃ
الزور وان قولہ صلی اللہ علیہ وسلم فمن قضیت لہ بحق مسلم الی اٰخرہ شرطیۃ وھی
لا تقتضی صدق المقدم فیکون من باب فرض المحال نظرا الی عدم جواز قرارہ
علی الخطاء ویجوز ذلک اذا تعلق بہ غرض کما فی قولہ تعالی قل ان کان للرحمٰن ولد
فانا اول العابدین والغرض فیما نحن فیہ التہدید والتقریع علی اللسن والاقدام
علی تلحین الحجج فی اخذ اموال الناس وبان الاحتجاج بہ یستلزم انہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقر علی الخطاء لانہ لا یکون ما قضی بہ قطعۃ من النار الا اذا استمر الخطاء والا
فمتی فرض انہ یطلع علیہ فانہ یجب ان یبطل ذلک الحکم ویرد الحق لمستحقہ فظاہر
الحدیث یخالف ذلک فاما ان یسقط الاحتجاج بہ ویؤول الی ما تقدم واما ان یستلزم
التقریر علی الخطاء وھو باطل انتہی ہرچند یہ بحث ایک تفصیل کا طلبگار ہو لیکن تطویل
مُمل مانع ہونیکا عذر کرام الناس کے نزدیک مقبول ہوا کرتا ہو مولوی عبدالحی نفرۃ النعیم
مین ص۸۵ پر قصہ بنو ابیرق پھر ذکر شہادہ زید بن ارقم اور شان نزول سورہ کہف کو وہم
وہام سے نقل کرکے اوسپر تفریع فرماتے ہین ملاحظہ ہو ص۲۳ فہذہ الآیات التی تلیت علیک
مع اسباب نزولہا لو تاملتہا لاذعنت فی نفسک ان سیدنا محمدا صلعم ما کان
یعلم جمیع المغیبات ویحویہا والا لما قال لقتادۃ الخ ولما کذب زید بن ارقم الخ ولاجاب
تریثا عما سألوہ من عند نفسہ تحرزا من شماتۃ الاعداء وتوقیا عن معاناۃ مرارۃ
الکآبۃ والغم الی خمس عشرۃ لیلۃ مہما تلبث الوحی من اللہ سبحانہ وتعالی انتہی

ایسے فاضل اجل و عالم بے بدل کا جواب کون دے سکیگا آپ کے مختلف مواد کے اختلاط
سے تو بیشک حسب استنباط پیدا ہوکر سمیت مین زہر مارے بھی پار جانا چاہتا ہو اوسکی اصلاح
ترا نفین کے اوستاد کی منقول عبارت ضمن علامت مین گذر چکی ہو نضارۃ نظر اقدس
کیلئے دوبارہ تحریر کرتا ہون جو ابریز کے ص۲۵۷ سے تحریر فرمائی ہو واعظم الارواح علما و
اقواھا نظرا روحہ علیہ الصلوۃ والسلام لانہا یعسوب الارواح فہی مطلعۃ علی
جمیع ما فی العالم کما سبق دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب ولا تدریج ثم لما وقع الاصطحاب
بینہا وبین ذاتہ الطاہرۃ صلی اللہ علیہ وسلم امدتہا بعدم الغفلۃ حتی صارت
الذات مطلعۃ علی جمیع ما فی العالم مع عدم طوق الغفلۃ لہا فی ذلک لکن الاطلاع
لیس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعۃ واحدۃ من غیر ترتیب واطلاع الذات علی سبیل
التدریج والترتیب الخ حضور والا اس قسم کے اجتہاد کا خون ناحق تو تب ہی بہانا تھا
کہ ان قصص کے ما تقدم زمانہ مین ذات شریف کو حصول علم کلی کا کوئی مدعی ہوتا اتنا
حالت فقدان مین تو ایسا خیال ژاژخائی اور ہرزہ سرائی ہے یا بادپیمائی نہین تو
بلا ریب خودنمائی ہے ؎

گیارہوان شبہ حدیث تلقیح پر ہے

عمدۃ المخالفین امام مسجد مولمین مولوی عبدالحی صاحب اپنے نفرۃ النعیم کے
ص۲۲ پر تحریر فرماتے ہین واما الاحادیث التی یستدل بہا علی نفی علم جمیع المغیبات
لہ صلعم فمنہا الخ ص۲۵ ومنہا ما روی مسلم عن رافع ابن خدیج قال قدم نبی اللہ
صلعم المدینۃ وھم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم

لو لم تفعلوا کان خیرا فترکوه فنقصت قال فذکروا له ذلک فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشیء من امر دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیء من رای فانما انا بشر فقال العلامة القاری ای فلیس لی اطلاع علی المغیبات وانما ذلک شیء قلت بحسب الظن لشهودہ اذ ذاک الی مسبب الاسباب واستغراقی فی عجائب قدرته وغرائب قوته التی لا تتوقف علی سبب انتہی بحروفہ ۔

اقول اسکا جواب محدث دہلوی کے **اشعۃ اللمعات ترجمہ المشکوۃ** سے ہر چند ہوسکتا ہے جسکو صفحہ ۱۳۹ پر بعد ایک تقریر دلپذیر کے تحریر فرماتے ہیں والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم داناست از ہمہ در ہمہ کارہای دنیا وآخرت انتہی اماز یادہ توضیح کی خاطر کسیقدر یہاں اور بھی کچھ لکھے دیتے ہیں فاضل مدراسی **فصل الخطاب** صفحہ ۳۵۰ میں علامہ قیصری سے نقل کرتے ہیں ولا یعزب عن علمه مثقال ذرة فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبة وان کان یقول انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریة انتہی ہر چند خاص حیثیت بشری سے جو کلام آپ کا ہے اسے آپ کے باقی حیثیات سے بھی متعلق جاننا جہالت سے کیا ضلالت سے خالی نہیں ہے تفسیر حسینی سورہ مریم کے ابتدا میں ہے کہ نبی برگزیدہ کیلئے تین صورتیں ہیں اول بشری جیسا کہ فرمایا انما انا بشر مثلکم دوسری ملکی جو ارشاد کیا انی لست کاحدکم تیسری حقی جہاں زبان ہو کہ لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل الخ پھر اس سے قطع نظر کرکے صورت بشری ہی میں من حیث البشریۃ آپکے فرمودہ کا مطلب اصلا وہ نہیں ہے جو مخالفین نے تراشا ہے **علی قاری کی شرح شفاء شریف** جلد ا صفحہ ۳۲ میں ہے فصل (ومن معجزاته الباهرة) ای ایاته الظاهرة ما جمعه اللہ

له من المعارف) (ای الجزئیة والعلوم) ای الکلیة والمدرکات الظنیة والیقینیة والاسرار الباطنة والانوار الظاهرة (وخصه) من الاطلاع علی جمیع مصالح الدنیا والدین) ای ما یتم به اصلاح الامور الدنیویة والاخرویة واستشکل بانه صلی اللہ علیه وسلم وجد الانصار یلقحون النخل فقال لو ترکتموه فلم یخرج شیئا او خرج شیصا فقال انتم اعلم بامر دنیاکم واجیب بانه کان ظنا منه لا وحیا وقال الشیخ سیدی محمد السنوسی اراد ان یحملهم علی خرق العوائد فی ذلک الی باب التوکل واما هناک فلم یمتثلوا فقال انتم اعرف بدنیاکم ولو امتثلوا وتحملوا فی سنة او سنتین لکفوا امر هذه المحنة انتہی وهو فی غایة اللطافة انتہی **خفاجی نے نسیم الریاض** میں بعد نقل کرنے کلام سنوسی کے گو یوں کہا کہ ۳۶۱ وهو فی غایة الحسن لمن تامله اتنا قاری صاحب کلام سنوسی کو محتاج تامل بھی جانتے نہیں ہیں جو فرمارہے ہیں وهو فی غایة اللطافة اتنا ہی فرماکر خاموش نہیں رہے اور اسی شرح میں جلد ۲ صفحہ ۳۳۸ پر تحریر فرمادیا کہ ۳۶۲ وعندی انه علیه الصلوة والسلام اصاب فی ذلک الظن ولو ثبتوا علی کلامه لفاقوا فی الفن ولارتفع عنهم کلفة المعالجة فانما وقع التغیر حسب جریان العادة الا تری ان من تعود باکل شیء او شربه یتفقده فی وقته واذا لم یجده یتغیر عن حاله فلو صبروا علی نقصان سنة او سنتین لرجع النخیل الی حاله الاول وربما کان یزید علی قدره المعمول وفی القصة اشارة الی التوکل وعدم المبالغة فی الاسباب وغفل عن ارباب المعالجة من الاصحاب واللہ اعلم بالصواب انتہی هنا ولنعم ما قیل ۔

چون ندارى کمال فضل آنبه	گر زبان در دہان نگہدارى
آدمى را زبان فضیحه کند	جوز بیمغز را سبکسارى

نسأل الله السلامة عما يوجب الندامة والملامة

بارہوان شبہ حدیث قام فینا مقاماً فما ترک فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الحدیث پر ہے

امام المنکرین غلام محمد کے ازالہ کے مشہر پر ہو بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرماتے تھے یا خطبہ پڑھتے تھے اور یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ وعظ مین نصایح رقاق اور متعلقات امور دین بیان کیا جاتا ہے یہ نہیں بیان کیا جاتا کہ فلان شہر مین اتنے مکان ہونگے جنمین اتنی اینٹ ہونگی اتنا چونہ اتنی بالواتنے درخت فلان سال اتنے گیہون اور فلان سال اتنے اور اتنا باجرہ اور اتنے جوار وغیر ذلک لاتعد ولاتحصی اگر ایک ہی شہر کے جزئیات نہین نہین اگر ایک ہی مکان کے جزئیات بیان کئے جائین تو ایک زمانہ چاہئے اور دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے اور بیان موضوعۂ خطبہ سے باہر ہو جاوے الخ ملخصاً

اقول پھر اسی قسم کے ہفوات عمدۃ المخالفین نے بھی نصرۃ النعیم مین داخل کردے ہین جس سے انکے عقیدہ کی پوری جانچ ہو سکتی ہے اور پہم بوضاحت تمام ثابت کرتے ہین کہ گیہون باجرہ تو کیا ذرہ ذرہ بھر بھی لوح محفوظ مین ہے اور دو لوح آپ کے علم کا ایک حرف ہے جسکے بعض کی خبر آپ نے صحابہ کو دی ہے محقق دہلوی **مدارج شریف** صـ١٧٤ مین ارشاد فرماتے ہین واز انجملہ آنست کہ ہر چہ در دنیا ہست از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی بروی منکشف ساختند تا ہمہ احوال را از اول تا آخر معلوم کرد و یاران خود را نیز از بعضی ازان خبر داد انتہی اور اوپر علامت ١٢٢ مین قول راہب کا ثمرہ فی کرۃ گذر چکا ہے

علامہ ابن حجر نے علوم موروثہ من الانبیاء سے وارد کیا ہے یہ تمام بر طرف رکھکر طارق ابن شہاب کی حدیث ملاحظہ فرمائے قال سمعت عمر یقول قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ رواہ البخاری علامات ١٢١ و ١٢٢ مین کی موصوف مولوی احمد علی والی بخاری صـ٤٥٣ پر خیر جاری اور کواکب الدراری سے ہو نقل والغرض انہ اخبر عن المبدء والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذلک علی انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات انتہی **ارشاد الساری** جلد ۵ صـ٢٠١ مین ہو دل ذلک علی انہ اخبر بجمیع احوال المخلوقات انتہی **مرقاۃ المفاتیح** باب بدء الخلق مین اسی حدیث کے تحت مین ہے قال العسقلانی فیہ انہ اخبر عن المبدء شیئا بعد شیء الی ان انتہی الاخبار عن حال الاستقرار فی الجنۃ والنار ودل ذلک علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات انتہی پھر **عمدۃ القاری** جلدہ صـ١٤٠ مین ہو فیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائہا الی انتہائہا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ کیف وقد اعطی مع ذلک جوامع الکلم صلی اللہ علیہ وسلم انتہی اور **مرقاۃ** باب المعجزات مین عمرو بن اخطب کی حدیث فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیمۃ کی شرح مین علی قاری فرماتے ہین ای مجملا ومفصلا لفیہ الاعجاز الکثر انتہی ؁

یہ ارشاد نبوی ہے خطبہ عبدالحی نہین ہے جسمین خیالات ملحدانہ کو مساغ ہو سکے اور یہ جو کہا کہ پھر دنیا بھر کے جزئیات کے بیان کو تو غیر متناہی زمانہ چاہئے بڑی جرأت کیا کیسی بیحیائی ہے اور نصوص شرعیہ سے گویا در پردہ انکار کرنا ہے اور کاروبار انبیاء کو اپنے حالات ابتر سے مقایسہ کرنا ہے جو جہل و بے دینی بد دینون کا ہے ؁

مشکوٰۃ المصابیح مین ہو ۳۹۹ وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خفف علی داود القرآن فکان یامر بدوابہ فتسرج فیقرأ القرآن قبل ان
تسرج دوابہ رواہ البخاری **مرقاۃ المفاتیح جلدہ ۵ ص ۲۲۲ بن علی قاری**
رحمہ الباری تحریر فرماتے ہین قال التوربشتی یرید بالقرآن الزبور وانما قال لہ القرآن
لانہ قصد اعجازہ من طریق القرأۃ وقد دل الحدیث علی ان اللہ تعالیٰ یطوی الزمان
لمن یشاء من عبادہ کما یطوی المکان لھم وھذا باب لا سبیل الی ادراکہ الا بالفیض
الربانی قلت حاصلہ انہ من خرق العادات علی اختلاف فی انہ بسط للزمان او طی للسان
والاول اظھر وقد حصل لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ الاسراء ھذا المعنی علی الوجہ
الاکمل فی المبنی من الجمع بین طی المکان وبسط الزمان بحسب السمع واللسان ونقل
من الاٰن ولا تباعہ ایضا وقع حظ من ھذا الشان علی ما حکی ان علیا کرم اللہ وجہہ کان
یبتدئ القرآن من ابتداء قصدہ کوبہ مع تحقق المبانی وتفہم المعانی ویختمہ حین وضع
قدمہ فی رکابہ الثانی وقد نقل مولانا نور الدین عبد الرحمٰن الجامی قدس سرہ السامی
فی کتاب نفحات الانس فی حضرات القدس عن بعض المشائخ انہ قرء القرآن حین
استلم الحجر الاسود والرکن الاسعد الی حین وصول محاذات باب الکعبۃ الشریفۃ والقبلۃ
المنیفۃ وقد سمعہ ابن الشیخ شہاب الدین السہروردی منہ کلمۃ کلمۃ وحرفا حرفا
من اولہ الی اخرہ قدس اللہ اسرارھم ونفعنا ببرکۃ انوارھم انتھیٰ اور اس سے
بھی زیادہ حیرت انگیز یہ بات ہو جسے مولانا مرحوم عبدالرؤف صاحب تفسیر رؤفی
نے اپنی کتاب مرغوب القلوب فی معراج المحبوب کے ص ۱۴۱ پر تحریر فرمائے ہے کہ حضرت
علاؤ الدین سمنانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ اکثر مین بعد نماز صبح کے اذکار سے

فارغ ہو کر مراقبہ کرتا ہون اور اس عالم مین سے نکل کر اور ہی عالم مین جاتا ہون وہان سو سو
برس ہزار ہزار سال مشغول بعبادت رہتا ہون ہر سال تین سو ساٹھ روز گذارتا ہون
ہر دن پانچ وقت نماز پڑھتا ہون ہر سال ایک ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہون اور
اور سنن اور اوراد موافق وظیفے اپنے کے بجا لاتا ہون پھر جب مراقبہ سے سر اوٹھاتا ہون
تو آفتاب طلوع ہوتا ہو نماز اشراق کی یہان ادا کرتا ہون انتہیٰ ❊
امام المنکرین **غلام محمد** کے مستند مولوی **عبدالحی** صاحب اقامۃ الحجۃ ص ۱۶
مین تحریر کرتے ہین فانقلت بعض المجاھدات مما لا یعقل وقوعھا کثمان ختمات فی
یوم ولیلۃ وکاداء الف رکعۃ فی لیلۃ ونحو ذلک قلت وقوع مثل ھذا وان استبعد
من العوام لکن لا یستبعد ذلک من اھل اللہ تعالیٰ فانھم اعطوا من ربھم
قوۃ ملکیۃ وصلوا بھا الی ھذہ الصفات لا ینکرہ الا من ینکر صدور الکرامات
وخوارق العادات انتھی ❊

تیرھوان شبہ آیۃ ومنھم من لم نقصص علیک پر ہے

غلام محمد کے ہمخیال مولوی محمد گجراتی کتب وزوش نے استفتا کے ص ۲ پر
تحریر کیا ہے قولہ تعالیٰ ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منھم من قصصنا علیک
ومنھم من نقصص علیک یعنے بعض رسل کا قصہ ہمنے بیان کیا اور بعض کا نہین
کیا پس بیشک جنکا قصہ اللہ سبحانہ نے حضرت پر نہین اوتارا وہ غیر معلوم رہا پس
جمیع جزئیات کا علم نہوا ❊
اقول مشکوٰۃ المصابیح باب بدء الخلق وذکر الانبیاء مین ہو ۳۶۳ وعن ابی ذر

قال قلت یارسول اللہ ای الانبیاء کان اول قال آدم قلت یارسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم قلت یارسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ وبضعۃ عشر جما غفیرا وفی روایۃ عن ابی امامۃ قال ابوذر قلت یارسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا رواہ احمد ملا علی قاری رحمۃ الباری **مرقاۃ المفاتیح** جلد ۵ صفحہ ۳۷ میں تحریر فرماتے ہیں وھذا الاینافی قولہ تعالیٰ ولقد ارسلنا رسلا من قبلک منھم من قصصنا علیک ومنھم من لم نقصص علیک لان المنفی ھو التفصیل والثابت ھو الاجمال او المنفی مقید بالوحی الجلی والثبوت متحقق بالوحی الخفی انتھی اور اوسی میں حدیث مذکور کے اخیر میں ہے العدد فی الحدیث وانکان مجزوما بہ لکنہ لیس بمقطوع فیجب الایمان بالانبیاء والمرسلون مجملا من غیر حصر فی عدد لئلا یخرج احد منھم ولا یدخل احد من غیرھم فیھم انتھی ✣

تفسیر روح البیان میں ہے ۳۲۶ قال النیشابوری کان الاسم الشریف اربعۃ احرف لیوافق اسم اللہ تعالیٰ کما ان محمد رسول اللہ اثنا عشر حرفا مثل لا الٰہ الا اللہ وھو من الاسرار المناسبۃ الخ ومحمد باعتبار البسط لا بحساب ابجد ثلثمائۃ وثلثۃ عشر مثل عدد المرسلین فانک اذا اخذت فی بسط المیمین المیم المدغم م ی م ح دال یظھر لک العدد المذکور انتھی باقی کی تحقیق کتاب الابریز وغیرہ میں ملاحظہ فرماویں فقط ✣

الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۱۵۹ میں امام شعرانی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں فھل ابلیس یجھل شیئا من شرایع الانبیاء علیھم السلام فالجواب

ھو عالم بھا کلھا علی الکمال لیوسوس للناس بضد ما امرت الانبیاء بہ ولولا علمہ بھا لربما التبس علیہ الامر فامر الناس بما امرت بہ الرسل وذلک لایصح منہ انتھی اس سے ظاہر ہے کہ جب شرایع انبیاء و رسل کو لعین جانتا ہے تو اصحاب شرایع کو بھی ضرور پہچانتا ہے اب انھیں اگر نبی کریم نجانیں تو معاذ اللہ آپ کا علم شیطان کے علم سے کم قرار پائیگا جسکے عمائد وہابیہ قائل ہیں وھذا ما لا یستطاع تحریرہ ولا یباح تقریرہ مع فقدان فائدۃ الامتنان فی قول السبحان وعلمک ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ✣

چودہواں شبہ آیۃ وما علمناہ الشعر پر ہے

قد اخبرنی من اثق بہ کہ بمبئی کے ایک کلدار مجتہد صاحب نے ایک نیا شبہ اپنے اجتہاد خانہ زاد سے یوں ایجاد کیا ہے کہ کلام مجید میں ہے وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہ یعنے فن شاعری ایک ایسی شیٔ ہے جسکی تعلیم رسول کریم کو نہیں ہے پھر آپ کل شئے کے علیم نہیں ہیں ✣

اقول قربان ایسے ذہن و تسخیر کے اور صدقہ ایسی لکیر کے فقیر کی تقریر کے جسکا اجتہاد اس درجہ پہونچ گیا اور میڈیکل افاسر نے ابھی تلک ایسے مطلق اللسان چھوڑ رکھا ہے کسی پاگل خانہ میں تو حوالے کرکے زیر علاج رکھا نہیں لیکن اسکے رگ جان پر بغرض اخراج دم فاسد ایک آدھ نشتر بھی مارا نہیں دیا خدا خیر کرے آثار و علامات تو روی ہیں اگر بچ بھی گئے تو منہ میں بواسیر پیدا ہوئے بغیر رہے تو جعفر زٹلی کا ذمہ ہے ✣

فی الجملہ اس مادہ کو ہرزہ سرا کو ابھی تلک اتنا بھی معلوم نہیں ہو کہ شی کا معنی مشی وجودہ ہی جو ماہرین فن پر ظاہر و مبرہن ہو اور مادہ شعر گوئی نبی کریم میں قبیل ما لا ینبغی لہ سے منصوص ہو پھر اسکے ایجاد سے نبی میں مشیت کو تعلق نہیں تو معدوم محال ہو اور معدوم محال شی نہیں ہو اور آپ تو کل شی کے علیم ہیں فقط ؛

پندرہواں شبہ اللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم پر ہے

نام کے علماء حنفیہ کے فتوے در مسئلہ غیب کے ذیل میں فقیر محمد حسین نے لکھا ہو بخاری شریف کی حدیث ہے واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم اس حدیث کی شرح میں جناب شیخ المحدثین معتمد الکل حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی یوں فرماتے ہیں والحاصل انہ یرید نفی علم الغیب عن نفسہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ لیس بمطلع علیہ وانہ غیر واقف ولا مطلع علی المقدور لہ ولا لغیرہ والمکنون من امرہ وامر غیرہ انتہیٰ ؛

الجواب

اس قسم کے شبہات فقیر محمد حسین کے اختراعی اور خانہ ساز نہیں یہ تو ایک پرانا مشن ہو مگر ایمان کے قطع و برید کا جسے نجدی پیرزادہ یعنے محمد بن عبد الوہاب اپنی کتاب التوحید میں لکھ گیا ہو وعن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصحیح واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم فھذا الحدیث صریح فی انہ کان لا یعلم اما خاتمۃ فی حال حیاتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ انتھیٰ مگر چونکہ اسکا جواب

مفصلاً تقدیس الوکیل میں صفحہ ۱۶۹ سے تا صفحہ ۱۸۲ بالا مزید علیہ آچکا ہو اور ایک عمدہ جواب آیندہ ضمیمہ فتوحات میں مجدد مائۃ حاضرہ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب دام فیوضہم کے فتوے میں بیان ہوگا لہذا اوسی پہ تحویل کرکے تطویل سے اعراض کرتے ہیں ؛

سولھواں شبہ مولوی عبد الحی صاحب کی عبارت سے پیدا ہوا ہے

غلام محمد کے دلائل پیش کردہ حکم مناظرہ بڑودہ کے فصل تیسری میں ہو ۱ الآثار المرفوعہ صفحہ ۲۲۸ میں ہو ما یذکرہ الوعاظ من ان النبی صلعم اعطی علم الاولین والآخرین مفصلاً ووھب لہ علم ما مضی وما یاتی کلیا وجزئیا وانہ لا فرق بین علمہ وعلم ربہ من حیث الاحاطۃ والشمول وانما الفرق بینہما ان علم اللہ ازلی ابدی بنفس ذاتہ بدون تعلیم غیرہ بخلاف علم الرسول فانہ حصل لہ بتعلیم ربہ وھذا زخرف من القول وزور علی ما صرح بہ ابن حجر المکی فی منح الفکریۃ شرح قصیدۃ الھمزیۃ وغیرہ من ارباب الشعور والثابت من الآیات القرآنیۃ والاحادیث النبویۃ ھو ان الاحاطۃ والشمول وعلم کل علم مختص بجناب الحق ولم توھب ھذہ الصفۃ من جانب الحق لاحد من الخلق انتھے

الجواب

نجدیوں کا پیرزادہ محمد بن عبد الوہاب کتاب التوحید میں تحریر کرتا ہو وما یتفوہ بہ عقلاء مشرکی زماننا بان المراد نفی العلم والدرایۃ التفصیلیۃ المستقلۃ ولا انہ عینہ او انہ کان فی اول الامر ثم القی اللہ علیہ علم الاولین والآخرین وجعلہ مطلعا علی ما یکون

الی یوم القیمۃ وامثال ذلک الهفوات فهو ابتداع فی الدین انتہی اس کلام سے
مولوی عبد الحی کیسا پہلو بہ پہلو اور چسپان ہے ہم اوپر کی روایات مین معتبرین سے جو کچھ
نقل کر چکے وہ حرف بحرف انکی تقریر سے برخلاف ہے اون تمام کے اقوال کو حضرت مولوی
زخرف القول اور زور فرما رہے ہین یہان کسیقدر شرم درکار تھی مگر اوس سے اونکے
سرکار کو چندان سروکار نہین ہے یہ خرافات بھی منجملہ اون ہزیانات کے وارد ہے ہیجے جنکی
تفصیل تنبیہ الجہلہ وغیرہ رسائل مین شایع ہو چکی ہے یا جواب بھی رہی ہے جو اون رسائل کے
جوابات مین پیش کیا گیا ہے کہ کسی کی ملحق کردہ عبارت ہے فقط اور حسن ظن تو یہی چاہتا ہے
کہ ان کتابون پر نظر نہوگی یا کتاب کے ہر ایک مسئلہ اور بیان سے بروقت خبر نہوگی نہین تو
ایسا واہیات کلام علمار ثقات کی شان مین کہنے کی جرأت شاید نہ کرتے کسی کتاب پر
نظر نہونا یا اوس کتاب کے ہر ایک مضمون سے باخبر ہونا کوئی تعجب کی بات نہین ہے مثنوی
معنوی دفتر ۳ ص ۳ مین اسرار نماز کی کسیقدر بیان کئے ہوئے ہین اور لوز الالواز میں
بحث کون المامور بہ موصوفا بالحسن کے اخیر مین کا فقرہ بھی اوسی کا مشعر ہے مولانا المرحوم
مولوی عبد الحلیم ادخلہ اللہ دار النعیم نے بھی قمر الاقمار مین وفی بعض النسخ المعتمدۃ وقد
بینت اسرارها فی المثنوی المعنوی زیادہ کیا ہے گرچہ کہ عبارت وقد بینت انا الاسرارها مین نقل تھی
جو نسخہ مکتوبہ بید الشارح مین یون تھی کہ وقد بینت انا اسرارها فی المثنوی المعنوی محض
لفظ انا نے آپ کو مجبور کر دیا کہ ہذا بشعر بان للشارح مثنویا معنویا زیادہ کیا ہے اب غور فرما لیجئے کہ
مثنوی متداول مین جو مطلب مذکور ہے وہ بروقت مستحضر ذہن عالی ہوتا تو کیا پھر بھی آپ
یون فرما سکتے تھے حاشا وکلا ثم حاشا وکلا ایسے ہی یہان بھی تصور فرما لیجئے کہ مسئلہ
خاص میں عبد الحی صاحب کو ان روایات سے محض ناآشنائی تھی جو ایسا فرما دیا اور قطع

الغرض اس تمام سے آپ تو نفی کر رہے ہین اور نفی کا شہادت نامہ تقویم پاری کے طور پر
بیکار ہوتا ہے مجموعۃ الفتاوی مین جو فرمایا ہے کہ در شریعت محمدیہ ثابت نگردید کہ آنحضرت
بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ مستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند الا ماشاء اللہ تعالے
انتہی غالبا یہان شریعت محمدیہ سے مراد آپ کی شریعت محمد بن عبد الوہاب نجدی ہوگی
جسمین ثابت نہین ہے ورنہ شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین تو علی الاعلان وضاحت ثابت ہے
کہ آپ بکل شیٔ علیم وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذو الفضل العظیم

بخدمات بزرگان آخری معذرت ہیچمدان

یہ کہ فقیر سراپا تقصیر نے اپنی استعداد اقل قلیل اور فہم کلیل کے ذریعہ سے
تتبع کتب دینیہ کا کر کے حتی الامکان منکران دین اور دشمنان سید المرسلین صلوات
اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ اجمعین کے شبہات بیموقع اور اعتراضات بیمحل کا جواب دیا ہے
اور ایک ہی مطلب ومضمون کا متعدد کتب سے استخراج کیا ہے اسمین تطویل جواب
یا ضخامت کتاب مقصود نہین ہے محض غرض یہ ہے کہ بداعیہ ضرورت رجوع الی الاصل
کوئی کتاب اگر دستیاب نہو سکے تو دوسری سے غرض حاصل ہو جائے یا ایک کتاب
اور اوسکے مصنف پر کوئی حملہ کرے تو دوسرے اوسکے بچاؤ مین حمایۃً کام آئے ؞

جو جو کتب ماخذ روایات ہین وہ عند الثقات اعتبار اور سنجیدگی کی نظر سے
دیکھے جاتے ہون ویسے ہین گو سعہار وہابیہ نجدیہ اونکو نمانے تو بھی کوئی قباحت
یا کسی قسم کا جرح نہین ہے وجہ یہ کہ ان اوراق کی فراہمی سے منکرین جادۂ مستقیم

پر آجاوینگے اور نفس لئیم کے اغوا سے اعراض کرجاوینگے یہ مطلقا امید نہین ہو بلکہ عوام اہل اسلام لگام وہابیت اپنے کام مین لے ڈالین اور ذریۂ نجدیہ کی گسترہ رنگین تزویری دام مین نادانستہ اپنا ایمان ہاتون ہاتھ دے دین اسماعیلیہ گروہ کی ملمع کاری سے دھوکا کھا جائین اور عیاران گنگوہ کے فریب مین آجائین صرف مراد اور محض یہی مقصود ہو ❊

عوام کالانعام تو کیا مگر بعض خواص کالعوام بھی جب کسی نام کے ساتھ مولویت پھر حنفی کا فقرہ دیکھ لیتے ہین تو مصداق اس حکایت کے بنجاتے ہین جو مشہور ہو کہ کسی ناخواندے نے ایک نیم ملا سے سنی کا معنی دریافت کیا تو اوسنے جواب دیا کہ سنی وہ جو سنکر ایمان لاوے ایسے ہی ان حشرات الارض کا حال ہو کہ کسی قسم کا ایک چھاپا ہوا پرچہ چاہئے پھر اوسمین مولوی اور وہ حنفی کہا جاوے اوسکے زندقہ کیون نہون اور یہ فی زمانہ ایک رواں واو بے جسپر جو آگیا وہ چت ہوئے بغیر رہ سکتا ہی نہین ہو اور ایسے جہت سے موجودہ بدکیشون نے یہی طرز اختیار کرلی ہو کہ کفر خیز زندقہ آمیز عقائد کو ترویج کی غرض سے حنفیہ کے نام سے شہرت دیکر عوام کے اعتقاد کے خون کرنے پر قابو پاجاتے ہین ❊

غلام محمد کو نظر غائر سے ملاحظہ کیجئے کہ گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کی ابتدا مین **خرم علی بلہوری** کو ترویج سلع کاسد کی غرض سے کتنا سراہا ہے جسے مشارق الانوار اور در المختار کا مترجم کہنا ناکافی جانا تو خطاب ولی کامل بھی عطا فرمایا ہو تختۂ ہندوستان مین وہ کونسا معمولی استعداد کا طالب علم ہو جسے عقائد خرم علی پر وقوف ہنوگا اور اسکے کرتوت سے انجان ہوگا مرحوم مولانا مولوی **عبید اللہ صاحب** اعلی مدرس

مسجد جامع بمبئی کا رسالہ **نور الشمعہ** جو مولوی **حافظ عبد الغفور** صاحب خطیب مسجد نگاری محلہ بمبئی کے نام سے شائع ہوا ہو کسنے نہین دیکھا جسمین خرم بلہوری کی اجمالی صفت مندرج ہو ترجمہ مین مذہب حنفیہ کی تائید سے اسماعیلیہ گروہ سے خارج ہوجا سکتا ہو مگر اس سے یہ لازم آئیگا کہ اسحاقیہ انبوہ مین بھی داخل نہین ہو زمخشری نے کہین تائید مذہب حنفیہ کردی تو کیا اب وہ دھبۂ وبال اعتزال سے بے داغ ہوجاسکتا ہو حاشا وکلا ثم حاشا وکلا عوام کا اس تزویر سے تسخیر کرنا البتہ فریبی ہو ❊

اسی گجراتی ترجمہ نصیحت المسلمین کے اخیر مین غلام محمد نے ایک فتوی کا ترجمہ ضمیمہ کردیا ہو اوسکے عنوان کی سرخی یہ ہو - فتوی از علماء حنفیہ در مسئلہ علم غیب - جسکا گجراتی ترجمہ یہ کیا گیا ہے -

મુ.ના દી. વિ.દ્વાનો. નરકના. ઇસ્લમે ગોળ. ભાભલ નો. કુન મો.

اب فرمائے کہ کون ہوگا جو یہ دیکھکر یا اوسکا مضمون سنکر سنی مسلمانون سے خارج ہو رہے اس فتوے کے اختتام پر معمولی طور پر ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہین جنھون نے دستخط کردئے ہین اور اکثر انمین کے وہ نو عمر و مدرس ہین گو بعض بعض پرانے ہی سہی جو ہو بہو مصداق اس فرد کے ہین ؎

ز اہل مدرسہ اسرار معرفت مطلب	کہ نکتہ دان نشود گر کرم کتاب خورد

مدگی تو اس فتوے کی اس سے زیادہ اور کیا ہونی چاہئے کہ اسپر **محمود حسن** **خلیل احمد** **رشید احمد** کے دستخط اور مواہیر بھی موجود ہین اول الذکر نے تو لکھا ہو - الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ - دوسرے نے بھی کہا کہ - الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مگر تیسرے صاحب رشید احمد تو وہ ہین جنکے فریق اور پارٹی کے نسبت صاحب ازالۃ الخفا

عن علم المصطفیٰ یوں تحریر کرتے ہیں۔ یہ رشیدی بہادر نو کا ذگری پر اودھار کھائے بیٹھے ہیں رات دن اسی کار خیر میں رہتے ہیں اس مد خاص میں جب کبھی قلم کفر رقم اٹھالیا ہو تو اپنے پیر و مرشد تک کو مشرک و بدعتی بنا کر رکھدیا ہو ان سند یافتہ بہشتیوں کی پلکوڑے کے روسی جنت الاہو صرف اسماعیلی و رشیدی جاگیرداروں کا حصہ ہو باقی سب نقد ہے انتہی۔ بھلا ایسے پرانے گرگ صد باران دیدہ محض نام نامی اور اسم گرامی تحریر فرمانے پر کیوں اکتفی ہو جائیں کیا ایک سطر بھی تحریر نہ فرمائیں نہیں نہیں ضرور ضرور ایک آدھ گولانٹ تو کھائیں مگر بیہودہ ولندیزی اب مختصر نویسی ملاحظہ ہو کہ لکھے تو کچھ کم ایک ہی سطر مگر اوسمیں بھی کیا ہی خوب ہیر پھیر کا اور کسی مرغوب تیزی جو غور سے نہ سنے وہ انھیں کا سوا منھ دیکھے آپ نے زالت برکاتہم اور بد مست حرکاتہم کا ارشاد ہے۔

علم غیب خاصۂ حق تعالیٰ ہو اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں۔ اس پرانے کھلاڑی کو یہ تو شاید یاد نہ ہا جو ارشاد عقل سلیم میں علامۃ الوجود مفتی ابو سعود نے فرمایا ہو وعلمناہ من لدنا علما خاصا لا یکتنہ کنہہ ولا یقادر قدرہ وھو علم الغیوب انتہی دیکھو تفسیر کبیر جلد کے صـ پر حاشیہ میں جسکو صاف طور پر بیضاوی صاحب بھی انوار التنزیل صـ ۴۸۹ پر تحریر کرتے ہیں وعلمناہ من لدنا علما مما یختص بنا ولا یعلم الا بتوفیقنا وھو علم الغیوب انتہی۔ ہاں یاد رہے کہ ابو سعود سے تو واسطہ نہیں ہو ہے بیضاوی تو اوسکا سوا پارہ پڑھا اور پڑھایا ہوگا اور یہ مطلب تو لگے جا کے ہو پھر معذور مگر تعجب در تعجب تو یہ کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی صاحب کے مکتوبات جلد اول صـ ۲۳۶ پر حضور معذور کو نہ سوجھا جو فرما دیا ہو۔ بر علم غیب کہ مخصوص باوست سبحانہ خاص رسل را اطلاع می بخشد انتہی واہ رے قصبۂ گنگوہ تیری علمی انبوہ میں ہمنے جسے

نام کا رشید سمجھا وہ تو کفر و شرک کی رسید ہو گیا جسنے ابو سعود بیضاوی و امام ربانی کو بھی لوث شرک سے پلید کر دیا۔ ناظرین با تمکین یاد رکھیں حضرت محبوب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثنا کی نسبت جسکے عقیدہ میں شمہ بھر عناد یا ذرہ سا فساد ہوگا وہ علی الدوام مر اللیالی والایام میں یوں ہی ناکام بدنام برے انجام سے موںھ کی کھائیگا اور ذلت پائیگا ونعم ما قیل۔

گردی گو سر بتابد از شہ او رب ما		مات باید چون پیادہ خویشتن را در پای پیل

حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ غفرانک ربنا والیک المصیر۔

میرے بھولے پھر پیارے بھائی مسلمانو میرا کہا مانو اور یقین جانو

یہ وہی خلیل اور رشید احمد ہیں جنکے مسائل باطلہ اور دلائل عاطلہ کی تردید میں دوبارہ مولانا مولوی عبد السمیع صاحب نے انوار ساطعہ کو طبع کرائی ہو جسمیں ان مکاروں اور عیاروں کے خلاف پر ۲۵ علما رنامدار ہر ملک و دیار نے دستخط کیے اور مہر لگائی ہو پھر مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم نے انکے بر خلاف بوارق لامعہ لکھی جسپر بھی ۱۰ علما احکام اور فضلا اسلام نے تائیدیں اور تقریظیں لکھیں ہیں یہ آپنے کبھی دیکھی ہونگی لیکن سواد عرب میں جیسے عظمت و جلال سے میلین اخضرین معروف ہیں ویسے بلاد ہند میں صفات کمال سے یہ مشعلین مشتعلین موصوف انکے قواعد کاسدہ اور عقائد فاسدہ کے ابطال میں تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل نام کی مبارک کتاب دیکھکر ان بزرگوں کی حنفیت کا اولا اندازہ کر لو پھر اپنا اپنا اعتقاد از سر نو۔

تازہ کر لو مخفی و مستتر نہیں کہ یہ کتاب لاجواب پورے ۳۲۴ پر قصور میں چھپ چکی ہے شایق اسکے مطالعہ سے مذاقان اسلام اور ذائقان ایمان کے سوء اعتقاد اور طبعی فساد پھر قلبی عناد پر وقوف حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے اسی میں سے یہاں پر حضرت مخدوم جناب مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب مرحوم مصنف اظہار الحق (جو سلطان البرین و خاقان البحرین کی طرف سے پایۂ حرمین کے خطاب مستطاب سے مخاطب ہیں) کی تقریر پتہ ۳۲ سے نقل کرنا ناگزیر ہے بنا بر علیہ تحریر کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔

تقریظ حضرت مولانا بالفضل والکمال اولنا حضرت مولوی رحمت اللہ صاحب علیہ الرحمۃ پایۂ حرمین شریفین مہاجر مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً و تعظیماً

از تقدیس الوکیل عن توہین الرشید و الخلیل ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد اور نعت کے کہتا ہے راجی رحمت رب المنان رحمت اللہ بن خلیل الرحمن غفر لہما الحنان کہ مدت سے بعض باتیں جناب رشید احمد صاحب کی سنتا تھا جو میرے نزدیک وہ اچھی نہ تھیں اعتبار نہ کرتا تھا کہ انھوں نے ایسا کہا ہوگا اور مولوی عبد السمیع صاحب کو جو انکو میرے سے رابطہ شاگردی کا ہے جبتک کہ معظمہ میں نہیں آئے تھے تحریراً منع کرتا تھا اور بعد مکہ معظمہ میں آنے کے بعد تقریراً بہت تاکید سے بالمشافہ منع کرتا تھا کہ آپس میں مختلف نہوں اور علماء مدرسہ دیوبند کو اپنا بڑا سمجھو پر وہ مسکین کہانتک صبر کرتا تھا اور میرا اعتبار نکرنا کسطرح ممتد رہتا کہ حضرات علماء مدرسہ دیوبند کی تحریر اور تقریر بطریق تواتر مجھ تک پہونچی کہ تمام افسوس سے کچھ کہنا پڑا اور چپ رہنا خلاف دیانت سمجھا گیا سو کہتا ہوں کہ میں جناب مولوی رشید کو رشید

سمجھتا تھا پر میرے گمان کے خلاف کچھ اور ہی نکلے (یعنے غیر رشید) جسطرف آئے اسطرف ایسا تعصب برتا کہ اوسمیں اونکی تقریر اور تحریر دیکھنے سے رونگٹا کھڑا ہوتا ہے حضرت نے اول قلم اسپر اٹھایا کہ جس مسجد میں ایک دفعہ جماعت ہوئی ہو اوسمیں دوسری جماعت گو بغیر اذان اور تکبیر کے ہو اور دوسری جگہ ہو جائز نہیں آپ کا اور آپ کے تبعین کا وہ حکم تو تھا جو نجدیوں کا وقت حکومت مکہ معظمہ کے تھا کہ جو جماعت اول میں حاضر نہو اوسکو سزا دیتے تھے سو آپ کا اور آپ کے تبعین کا ایسا حکم جاہلوں کے واسطے من و سلوی ہو گیا کہ سب موسموں میں خاصکر شدت گرمی کے موسم میں عذر ہاتھ لگ گیا کہ عذر کے سبب اب تو جماعت فوت ہو گئی ہے۔ دوسری جماعت جائز نہیں دکان اور گھر چھوڑ کر مسجد میں کس واسطے جاویں اور علماء نے جو مخالف اونکے لکھا کب سنتے تھے اپنی ہٹ پر روز بروز بڑھتے تھے پھر ایک فاسق مردود کو جو اپنے کو حضرت عیسی کے برابر سمجھتا تھا اور سب انبیاء بنی اسرائیل سے اپنے کو افضل کہتا تھا اور اپنے بیٹے کو درجہ خدائی پر پہونچاتا تھا عیسی اور موسی اور پیغمبر علیہم السلام کا کیا ذکر ہے اور اوسکے مرید تو کھلم کھلا حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت بہاؤ الدین نقشبند اور حضرت شہاب الدین سہروردی اور حضرت معین الدین چشتی قدس اللہ تعالی اسرارہم کو جنکے سلسلوں میں لکھو کھا صالحین اور ہزارہا اولیا مقبول رب العالمین گذرے ہیں کافر اور گمراہ کنندہ بتلاتا تھا اور بتلاتے ہیں۔

این سلسلہ از طلائے ناب ہست	این خانہ تمام آفتاب است

بڑا بھائی اس مردود کا دنیا کی کمائی کے لئے اور ہی طریقہ برتتا ہے اور دوسرا چھوٹا بھائی اوسکا امام الدین نامی چوہڑوں اور بھنگیوں کے پیغمبری کا دعوی کرتا ہے اور اونکے نزدیک بڑا مقبول پیغمبر ہے حضرت مولوی رشید اس مردود کو مرد صالح کہتے تھے اور

جو علماء اوس مردود کے حق مین کچھہ کہتے تے مولوی رشید احمد اپنی ہٹ سے نہین ہٹتے تہے اور
کہتے تے مرد صالح ہے الحمد للہ کہ خدا تعالیٰ نے اسکو جہوٹا کیا اور بیٹے کے حق مین جو دعوی کرتا
اسمین بالکل ہی جہوٹا کیا پہر حضرت مولوی رشید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
نواسے کیطرف متوجہ ہوئے اور انکی شہادت کے بیان کو بڑی شدت سے
محرم کے دنون مین گو کیسا ہی روایت صحیح سے ہو منع فرمایا اور حالانکہ حضرت شاہ ولی اللہ
صاحب سے جناب مولانا اسحاق مرحوم تک عادت تہی کہ عاشورے کے دن بادشاہ دہلی
کے پاس جاکر روایات صحیح سے بیان حال شہادت کرتے تہے سو یہ سب انکے مشائخ کرام
واساتذہ عظام ہیں مین سوا آپکے تشدد کے موافق ان مشائخ کرام واساتذہ عظام کا جو حال
ہے وہ ظاہر ہے اور میرے نزدیک اگر روایات صحیح سے حال شہادت کا بیان ہو تو فائدہ سے خالی
نہین مینے خود تجربہ کیا ہے کہ جب مین ہندوستان مین تہا عاشورے کے دن حال شہادت کا بیان
کرتا تہا اوس مجلس مین کم سے کم ہون تو ہزار آدمی سے زیادہ ہی ہوتے تہے اور اس بیان شہادت
مین تعزیون کے بنانے کی برائی اور جو رسوم اور بدعات تعزیونکے سامنے کیجاتی ہے انکی برائی بیان
کرتا تہا اور اسمین تین فائدے تہے اول یہ کہ مین چھ گھڑی دن چڑھے اس وعظ کو شروع کرتا
تہا اور دوپہر تک اس مجلس کو ممتد بناتا تہا سو ہزار سے زیادہ آدمی تعزیون کے دیکھنے اور ان
رسوم اور بدعات کے کرنے سے رکے رہتے تہے دوسری یہ کہ اُس بستی مین ساٹھ تعزیے بنتے
تہے جسمین دو شیعون کے اور اٹھاون سنت وجماعت کے سو اٹھاون مین سے دو ہی برس
مین اکتیس کم ہوگئے تہے دو برس کے بعد غدر پڑ گیا اور مین ہندوستان سے نکل کھڑا ہوا امید کہ
ایک برس اگر رہتا سیر اور ہوتا تو یہ ستائیس جو اٹھاون مین سے باقی تہے موقوف ہو جاتے
تیسرے یہ کہ ہزارہا آدمیون سے اونچے کو بلا واسطہ اور ہزارون مرد اور عورت اور بچون کو بواسطہ

ان ہزار کے برائی تعزیہ کی اور ان بدعات کی معلوم ہوجاتی تہی پر شکر کرتا ہون کہ حضرت
رشید نے حرمت بیان شہادت پر قلم اٹھایا اور شہادت کے باطل کرنے پر لب نہ کہولے پہر
حضرت رشید نے جو نواسے کیطرف توجہ کی تہی اسپر ہی اکتفا نہ کرکے خود ذات
حضرت نبوی صلی اللہ علیہ وعلی اخوانہ وآلہ واصحابہ وسلم کیطرف توجہ کی پہلے مولود کو
کنھیا کا جنم اشٹمی ٹھہرا دیا اور اسکے بیان کو حرام بتلایا اور کھڑے ہونیکو گو کوئی کیسے ذوق
شوق مین ہو بہت بڑا منکر فرمایا اس ٹھہرانے بتلانے فرمانے سے لکھو کہا علماء صالحین اور
مشائخ مقبول رب العالمین انکے نزدیک بڑے لغرتی ٹھہر گئے پہر ذات نبوی مین اسپر بھی
اکتفا نہ کرکے اور امکان ذاتی سے تجاوز کرکے چھہ خاتم النبیین بالفعل ثابت کر بیٹھے اور امکان
ذاتی کے باعتبار تو کچھ حد ہی نہ رہی اور انکا مرتبہ کچھ بڑے بھائی سے بڑھتے نہ رہا اور بڑی
کوشش اسمین کی کہ حضرت کا علم شیطان لعین کے علم سے کہین کمتر ہو اور اسی
عقیدے کے خلاف کو شرک فرمایا پہر اس توجہ پہ جو ذات اقدس نبوی کی طرف تہی اکتفا
نہ کیا ذات اقدس الٰہی کیطرف بھی متوجہ ہوئے اور جناب باری تعالیٰ کے حق
مین دعوی کیا کہ اللہ کا جہوٹ بولنا ممتنع بالذات نہین بلکہ امکان جہوٹ بولنے کو اللہ کی بڑی
وصف کمال کی فرمائی نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات مین تو ان امور مذکورہ کو ظاہر اور باطن
مین بہت برا سمجھتا ہون اور اپنے محبین کو منع کرتا ہون کہ حضرت مولوی رشید کے اور اونکے چیلے
چاٹون کے ایسے ارشادات نہ سنین اور مین جانتا ہون کہ مجھپر بہت کچھ لعن طعن کہا تبرا ہوگا لیکن جب جمہور
علماء صالحین اور اولیائے کاملین اور رسول رب العالمین اور جناب باری جہان آفرین کو
زبان اور قلم سے نہ چہوڑے تو مجھے کیا شکایت ہوگی۔ قصبہ گنگوہ یہ تہانے در از تک محل اولیاء کرام
سلسلہ چشتیہ صابریہ کا رہا انہین سے ایک ناپاک الٰہی بخش نامی بعد مرنے کے خلق کے نزدیک

ایسی بوچ بخس موذی مشہور ہوا کہ صدہا کوس تک اُسکی ایذا سے خلق ڈرتی ہو گیا اوس نجس
کے سبب ان اولیاء کو جو بکثرت ہوئے برا کہہ سکتا حاشا و کلا وہ تو اپنی زندگی میں حنبل کے سبب
بڑا اعتبار رکھتا تھا خوف یہ ہے کہ اگر کوئی بڑا اعتبار والا حضرت گنگوہ میں نکل کھڑا ہو تو اس
کتنا خوف ہوگا اور جیسا مشکوۃ المصابیح میں کتاب الامارہ میں حضرت ابوہریرہ سے روایت
ہے نعوذ باللہ من راس السبعین وامارۃ الصبیان میں بہی اس زمانہ کے حالات اور
حضرت رشید اور انکے چیلے چانٹون کی تحریر اور تقریر سے پناہ مانگتا ہون جو اس مقدمہ میں وہ
کچہ میرے اوپر تحریر کرینگے تین سبب سے اسکے جواب کیطرف التفات نہ کرونگا اول یہ کہ شدت کا
ضعف ہو اور مجہہ میں طاقت ان چیزون کی طرف توجہ کی ہی نہین دوسری یہ کہ اس امر مین
توجہ مصلحت زمانہ کے بالکل خلاف ہو تیسری یہ کہ اور بہت اللہ کے بندے اونکے مقابلہ پر کھڑے
ہین باقی رہے اور دو بات ایک یہ کہ فرماتے ہین بموجب خواب کسی شخص کے کہ علماء دیوبند
کے علماء حرمین سے افضل ہین سبحان اللہ جہوٹا منہ بڑی بات شیخ عبدالرحمن سراج نے بیس برس
منصب افتاء پر قیام کیا اس بیس برس مین صغیر اور کبیر سوافق مخالف انکی دیانت کے قائل مین
انسے پہلے سید عبداللہ مرغنی جو مفتی تہے انکی دیانت وامانت ہی ضرب المثل ہو اور اکثر علماء صالحین
یہاں موجود مین گو بعض غیر صالحین بہی یہان موجود ہین بعض کی خطا سے اکثر کے حق مین
بدگمان ہونا شان مسلم کی نہین دوسرے یہ کہ فرماتے مین کہ مسجد الحرام مین ایک عالم نابینا سے مولد
کا حال پوچہا گیا انہون نے کہا (بدعۃ وحرام) شاید نابینا مولوی محمد انصاری سہارنپوری
جو تقیہ سے نام اونکا نہین لیا کہ اونکو کا ہر صغیر وکبیر اہل علم سے برا کہتا ہی یا اور کوئی ایسا اندہا
عقل اور بینائی کا ہوگا سبحان اللہ خواب ایک مجہول شخص سے دیوبند کے علماء حرمین کے
علماء سے افضل ٹہہرین اور ایک بینائی کے اندہے کے کہنے سے جو حقیقت مین وہ عقل کا

ہی اندہا ہو مولود بدعت اور حرام ٹہہر جائے۔ اسپر مجہے ایک نقل یاد آئی کہ مداری فقیرون مین کہ
اکثر انہین کے رند و بدمذہب ہوتے ہین گو شاذ و نادر بعض انہین کے اچہے بہی ہون ایک اپنے
مرید کو کہتا تہا کہ بعد کچہ خدمت کے تجہے ایک نکتہ فقیری کا بتاؤنگا بعد چند مدت کے اوسنے خدمت
کر کے جو وہ نکتہ پوچہا تو کہا کہ مولی۔ محمد۔ مدار تینون کے اول مین میم ہو اور اسمین اشارہ
ہو کہ تینون کا درجہ ایک ہی رہا دوسرا نکتہ تجہے بعد اور کچہ خدمت کے بتاؤنگا بعد گذرنے مدت اور
کرنے خدمت کے جو دوسرا نکتہ پوچہا کہا کہ مکہ۔ مدینہ۔ مکہن پور تینون کے اول مین میم
ہو اور اسمین اشارہ ہو کہ یہ تینون آپسمین برابر ہین اُس رند نے مکہ مدینہ کو مکہن پور کے برابر بتلایا
تہا حضرت موج بہولے ہو کہ آمد برآن مزید کرد۔ دیوبند کو مکہ مدینہ دونون سے افضل ٹہہرایا
کیون نہو شاباش۔ این کار از تو آید و مردان چنین کنند۔ اور دوسری بات یہ ہو کہ براہین قاطعہ
مین انوار ساطعہ کے جواب مین کوئی فقرہ نہوگا کہ اسکے مصنف کو صراحۃً کلمات فحش سے یاد
نہ کرتے ہون اسپر مجہے دوسری نقل یاد آئی کہ جامع مسجد کے شہدے کہ رندے اور گالی گلوچ
بکنے مین مشہور ہین ہو ایک کی بیعت کا جہ نے حال سنا تو معلوم ہوا کہ اسکے مرشد نے وقت بیعت
لینے کے یہ کہا تہا کہ سن بے جا کہیلیو گالی گلوچ بکیو پر کاف لام سے رکیو سکر کے یہ مضمون میری
سمجہہ مین نہ آیا مینے انکے ایک معتبر سے پوچہا کہ اس قول کے کیا معنے ہین کہا کاف سے مراد کافر
کہنا اور لام سے لعنت کرنا سبحان اللہ جامع مسجد کے شہدے کافر کہنے اور لعنتی کہنے کو ایسا برا
سمجہین اور براہین قاطعہ کے مصنف انوار ساطعہ کے مصنف کو مشرک اور کافر بتلاوین۔
بعض جگہہ بعض چیزونین مشہور ہین جیسی میرٹ کی سستی کراند اور نانوتہ جسکے رہنے والا مولوی
قاسم اور مولوی یعقوب وغیرہ ہاتے نحوست مین مشہور ہو کہ عوام صبح کو انکا نام ہی نہین لیتے
کرانہ کو میریون والا شہر اور نانوتہ کو بہوٹا شہر کہتے ہین اور کسی اور کا مذہب اور انبیٹہہ جو حمق مین

مشہور ہین اور ان بستیون کے اہالی مین کچھ نہ کچھ تاثر ہوتے ہین میری بستی کی تاثیر میرے
مین یہ ہوئی کہ ایسا زمانہ نحوست دکھیا اللہ تعالیٰ مولوی خلیل احمد کو انکی بستی
کے خواص سے بچاوے اور حضرت مولوی غلام دستگیر صاحب
کو انکے رد مین جزائے خیر عطا فرماوے آمین ثم آمین

۱۵ ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ از مکہ معظمہ	رحمت اللہ محمد ۱۲۹۳	العبد محمد رحمت اللہ بن خلیل الرحمن عفر لہما المنان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عربی رسالہ جناب مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کا جواب مین براہین قاطعہ کے
من اولہا الی آخرہا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب نے سنا اور مین نے سنایا سننے
کے بعد آپ نے اسکے مضامین کی تائید مین تقریظ مرقومہ بالا اپنی زبان فیض بیان
سے فرمائی اور اسکے اخیر مین اپنی مہر کرائی ۔ العبد حضرت نور

حضرت نور ۱۲۹۸

مدرس اول مدرسہ ہندیہ مکیہ ۔ تحریر ۱۷ ماہ ذیقعدہ ۱۳۰۷ھ

اردو رسالہ جو عربی رسالہ کا ضمیمہ ہے جواب مین براہین قاطعہ کے تصنیف جناب
مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری من اولہا الی آخرہا جناب مولوی رحمت اللہ صاحب
نے سنا اور اس احقر نے سنایا اور بعد سننے کے اسکے مضامین کی تائید مین
اپنی زبان فیض بیان سے یہ تقریظ مرقوم بالا فرمائی اور اسکے
اخیر مین اپنی مہر ثبت کرائی ۔ فقط

عبد السبحان

العبد عبد السبحان عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ ہندیہ واقع مکہ معظمہ بقلم خود

اب بھی کوئی مسلمان انجان رہکر حنفیت کے گمان سے انکی تزویر و طغیان سے غافل و
ذاہل رہے تو ہمین اتنا ہی پڑھ دینا کافی و وافی هذا بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسه

ومن عمی فعلیها وما انا علیکم بحفیظ ❊

اتا اندازہ تھا کہ اکثر ناظرین نے نہ تو تقدیس الوکیل کی صورت دیکھی ہو اور نہ رشید و خلیل کی
صورت ملاحظہ کی لہذا ہم یہان بداعیہ ضرورت طبعیہ ایک اور نمونہ بتلاتے ہین اور سے فکر و غور
سے دیکھ بھال کر ہر ایک انسان جو کنارہ رہیگا نوبانی کے یاجوج ماجوج کے سریان افتتان سے
خمیازہ خسارت ایمان ہرگز نہ سہیگا وباللہ التوفیق وهو خیر الرفیق ❊
غلام محمد کے نامی گرامی رسالہ استفسار کے ص ۳ پر قاضی رحمت اللہ جی کی تائید ثبت
ہو اوسمین وہ خود آپ کو اہل سنت والجماعت مقرر فرمارہے ہین اسکا تو تعجب ہی نہین ہم بھی
ایک مشہور مضمون کو نئے پیرایہ سے موزون کرکے کہے دیتے ہین ۔ ع

قاضی چہ لاف میزنی از پاک دامنی — بر شملہ تو این ہمہ داغ شراب چیست

بڑی حیرتناک بات تو یہ ہے جو بیان فرمارہے ہین سلا اور ایسے مسئلہ غیبی پر ناظمہ راہ حق حکیم
قمر الدین صاحب ساکن بڑودہ کی تالیف شدہ پر تمام شہر سورت کے علما و مشائخین کی تصحیح
و مواہیر ثبت ہین اور بعض اہل نادر کی تصحیح موجود اور جو انکار کرتا ہو وہ خارج سنت وجماعت ہی
انتہی ۔ یہان پر صائب کا شعر ۔

بنمائی بصاحب نظران جوہر خود را — عیسی نتوان گشت بتصدیق خر چند

تو لکھنا بیجا ہو پھر کیا انھون کا یہ کلام پڑھنا بھی خطا ہو گا ۔

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را — تحسین بیوقوف و سکوت سخن شناس

قاضی جی نے پوری طاقت صرف کردی اور بہیترا زور لگا دیکھا ناظمہ راہ حق سے استدلال
فرمایا باقی کتب دینیہ سے موںہ پھیر کر جوادہر جھکے گویا اپنے عندیہ مین اقامت دلیل کا حق ادا کر چکے
دنیا ایسی عیاری اور طمع کاری کی قدر اور اعتباری تو تب ہی ممکن و قابل ترجیح تھی کہ

حکیم قمرالدین صاحب گنگوہ اور دیوبند سے بھی مقامات چند اوپر ہوتے تا مبلغ فضل و کمال
کا سرمایہ غیر معدود و باقی رہجاتا مگر قاضی جی کھٹ پٹ جلدی سے کھلوا کی بازی گندی ہو گئی
لینے پڑی غلطی کھائی جو ساکن بڑودہ کی قید لگائی اتنا نہ فرماتے تو اور رونکے طور پر علماء
حنفیہ میں یہ بھی سما جاتے خیر مضی ما مضی ولقد ما قضی تاہم لکھتے وقت شاید حکم یدار القضا
میں آپ کے سامنے فرکی ہوگا اس جہت سے ٹھوکر کھائی آپ کا قصور نہیں ہو آپ معذور
ہو لیکن جی اب پھر سے سوچھو کھولو اور جان پہچان کر لو کہ یہ وہ حکیم قمرالدین صاحب ہیں
جنھوں نے بنا بر مشہور زبان زد نزدیک و دور آپ پونہ ڈرجن یعنی پورے
آدھی کوڑی میں ایک کم علماء اونکو اسی بحث کے لئے بڑودہ بلوایا
اور رات کو شیچرہ کھلایا علی الصباح الی بری منک تو نہیں پر اسنے بری منکم فرمایا اور
چھوٹو میاں کے گھر کا راستہ بتایا اگر یہ امر مشہور صحیح ہو اور پھر ناظر کی عبارت کا وہی مطلب
ہو جو بعض شناسان سامی نے اختراع کرکے قرار دے لیا ہو تو اب چندے فمن عفی واصلح
فاجرہ علی اللہ سے گذر کر ولمن انتصر بعد ظلمہ فاولئک ما علیہم من سبیل پر کار بندی
میں کوئی حرج نہیں ہو لہذا معروضہ کو گوش حق نیوش سے اصغا کرکے قضا کیجئے

حکیم جی کا شطرنج کی بردومات میں تفضیح اوقات صلوات کرنا تو معلوم ہوگا اور نیز
آپ کی عکسی تصویر تعلیق پیرایہ میں مختلف مقامات کے دیواروں پر آویزاں بھی ملاحظہ
کی ہوگی مگر اس بار ایک خاص اجلاس میں کتیا کو پاس لئے ہوئے انگریزی ٹوپی
زیب سر اور کوٹ پتلون کے لباس میں جو تصویر کھنچائی ہے اور ایسی حالت میں
ڈاڑھی کی بھی غالبا جسے فرنچ کٹ کہا کرتے ہیں اوس قرینہ سے صفائی ہو اس پیکر پاک
کو ایک پلے میں رکھ دیجئے اور مقابل کے پلے میں آپ کے کلام بلاغت نظام کو دھر دیجئے

جو فوٹو کیفیت انجمن اسلام بڑودہ بابت ۱۸۹۹ء کے صفحہ ۵ تا ۱۶ پر ارشاد فرماتے ہیں

عالم کو گر عمل نہیں جاہل ہو بے خبر
تصویر ہیولی ہو کہ جو بے بو ہو بے اثر

کشتی ہو ایک شکستہ مکان ہو بغیر در
گر راست پوچھتے ہو تو ہو خار پر ضرر

عامل نہیں ہو گر متعدی مرض ہے وہ
مضمون کفر و ظلم کا خالص غرض ہے وہ

مفہوم اسکے فعل سے ہوتا ہو صاف حال
ہر گفتگو کی جاہل و بے علم کو مجال

یہ رد و کد زبانی ہو ولیکن ہو قیل و قال
جسکا جواب کچھ نہیں سنتے اگر سوال

انسان اپنے نفس پہ کامل بصیر ہے
یہ سود اعتقاد کی ظاہر نظیر ہے

ہاں بعض نے کہا ہو جو عالم ہو بے عمل
لیکن یہ بات رکھتی ہو مخصوص اک محل

رکھ فعل سے نہ او سکے غرض قول پر عمل
تعلیم یا فتوں کے لئے ہو یہ ایک مثل

دیوار پر لکھی ہو نصیحت تو مان لے
عالم جو بے عمل ہو اسے خاک جان لے

پس اہل انجمن نے کیا سوچ کر خیال
جنکو علوم دین محمد میں تھا کمال

آگے تھے اہل علم بڑودہ میں بے مثال
پر ہو گیا ہو اب تو زمانہ کا اور حال

تعلیم علم دین ہو نہ قرآن کا شوق ہے
پتلون و کوٹ کرکٹ و ہوٹل سے ذوق ہے

قاضی جی حضور والا کی اوسی حیرتناک فوٹوگراف اور اس کلام پاک وصاف کا انصاف
آپ ہی پر چھوڑا جاتا ہے اما اندازہ یہ کہ یہ عوارض ذاتی سے بحث ہو جسے صاحبان تہذیب

بہت ہی ناپسند کرتے ہین اس سے پہلوتہی کرکے حکیم جی کا علمی سرمایہ ملاحظہ کیجیے جسے
آپ اپنے ایک قبلہ پر خط مین تحریر کر رہے ہین وہو ہذا۔

جناب قبلہ معدا رحسین میاںصاحب دومی سلمہ

پیرزادہ علی میان صاحب نے مجھسے مسئلہ پوچھا تھا اور کہا تھا کہ آپ تحریر کرکے روانہ کروگے تو
بڑی مہربانی ہوگی صورت مسئلہ کی یہ ہے کہ اگر مصلی کو یقین ہو کہ نماز صبح کی ایک رکعت بھی
جماعت کے ساتھ ہاتھ آئیگی سنت صبح کی پڑھلی اور جماعت مین شامل ہوجاوے اور اگر
ایک رکعت کے ملنے کا یقین نہو تو سنت کو ترک کرے اور جماعت مین شامل ہوجاوے اور
آفتاب خوب روشن ہونے کے بعد سنت کی قضا کرے اور افضل یہی ہے اور قضا سنت کی
آفتاب نکلنے کے پہلے درست نہین ہے اور یہ سنت کی قضا اسواسطے ہے کہ حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنت قضا پڑھی ہے لیلۃ العرس مین یہ مضمون شرح وقایہ کا ہے اور
عبارت اوسکی یہ ہے ویترك سنة الفجر ویقتدی من لایدرکہ فان فاتت بدون
الفرض لایقضی قبل طلوع الشمس فیقضی السنة بعد طلوع الشمس الی
الزوال عند محمد رحمہ اللہ ۔ العبد خادم الطلبۃ قمرالدین عفی عنہ

اس قطعی حکم مین لیلۃ العرس اور شرح وقایہ لفظی فاش خطائین قلم اعجاز رقم سے صفحہ
قرطاس پر چکیدہ ہوئین اسکا چندان اندیشہ نہین ہے مگر خطائے معنوی جو حضور سے سرزد
ہوئی وہ تو دانایان فن پر روشن ومبرہن ہے کیا اسمین بھی مضائقہ نہین ہوتا ؟

ہدایہ مین ہے واما عند محمد رحمہ اللہ تعالی یقضیہا الی الزوال لان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قضاہا بعد ارتفاع الشمس غداة لیلة التعریس ولہما
ان الاصل فی السنة ان لایقضی لاختصاص القضاء بالواجب والحدیث ورد

فی قضائہما تبعا للفرض فبقی ماوراہ علی الاصل اور غلام محمد کے بھی مستند
مولوی عبدالحی صاحب کے مجموعۃ الفتاوی جلد ا ص۲۹۶ پر ہے ؛

سوال ۲۴۹ سنت فجر اگر بضرورت شمول جماعت ترک شود پس ادائے آن قبل
از طلوع آفتاب بلا کراہۃ جائز ہست یا نہ بینوا توجروا ۔

ہوالمصوب

از حدیث قیس خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقیمت الصلوة فصلیت معہ
الصبح ثم انصرف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجدنی اصلی فقال مہلا یا قیس
اصلاتان قلت انی لم اکن رکعت رکعتی الفجر قال فلا اذن انتہی اخرجہ الترمذی
وابن ماجہ وغیرہما عدم کراہت ثابت وضعف اسنادش چنانکہ ترمذی وغیرہ بیان کردہ
ہست نہ بدرجہ ایست کہ مسقط احتجاج باشد لیکن حنفیہ بسبب تقریر اصولی حکم کراہت میدہند
عینی در عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مینویسد قلت استقرت القاعدة ان المبیح والحاظر
اذا تعارضا جعل الحاظر متاخرا وقد ورد النہی فی احادیث کثیرة انتہی ؛

اور پھر مجموعۃ الفتاوی جلد اول ص۲۲۳ پر ہے ۔ استفتار ۔ ۱۹۳ ۳۸۰ مایقول العلماء
فی ہذه المسئلة ذکر فی کتب الاصناف قاطبة لایقضی سنة الفجر الا اذا فاتت
مع الفجر فیقضیہا تبعا القضائہ قبل الزوال واما اذا فاتت وحدہ فلا تقضی قبل
طلوع الشمس بالاجماع لکراہة النفل بعد الصبح والاصل فیہ قولہ علیہ السلام
لاصلوة بعد الصبح حتی تطلع الشمس ولاصلوة بعد العصر حتی تغرب الشمس
رواہ ابوداؤد ولکن یعارضہ ماروی قیس بن عمرو رأی رسول اللہ رجلا یصلی
بعد صلوة الصبح رکعتین فقال صلوة الصبح رکعتین فقال الرجل انی لم اکن
صلیت الرکعتین اللتین قبلہما فصلیتہما الان فسکت رسول اللہ رواہ ابوداؤد

فما وجه التوفيق ورفع التعارض ـ بينوا توجروا ـ هو المصوب ـ لاشك في
صحة الاحاديث التي وردت بالمنع عن الصلوة بعد طلوع الفجر حتى
تطلع الشمس وبعد العصر حتى تغرب من التطوعات على ما في الصحيحين وغيرها
وكذا لاشبهة في كون الحديث الدال على جواز اداء سنة الفجر بعد صلاة الفجر
قبل طلوع الشمس صحيحا لكن اصحابنا لما اثبتوا في الاصول ان النص المبيح
والمحرم اذا تعارضا يقدم المحرم وان القول مقدم على الفعل والتقرير حكموا
هنا بالمنع عملا باحاديث النهي العامة القولية المحرمة وكذا قال العيني في
النهاية شرح الهداية بعد ذكر التعارضين ان المبيح والحاظر اذا تعارضا
جعل الحاظر متاخرا وقد ورد النهي في كثير من الاحاديث انتهى ـ اس
بیان سے حکیم جی کی فقاہت کا اندازہ کرکے ناظمہ راہ حق کا نام نہ لیجئے مجھے تو بڑا تعجب
یہ ہے کہ آپ کے حکیم جی ابو حنیفہ مشرب کے ہو کر محمد کے مذہب میں کیوں شامل ہو گئے
خیر اسے بھی جانے دیجئے اور ایک نیا ماجرا سن لیجئے ؀

امام المنکرین غلام محمد کے بھی مستند مولوی حقانی نے مقدمہ تفسیر حقانی میں
لکھا ہی یوروپ میں ملک کے ملک ایسے بیدین و ملحد ہو گئے کہ جو خدا اور خدا کی باتوں
پر قہقہہ اڑاتے ہیں جنکا اثر ہندوستان میں بھی پولوس ہند سید احمد خان بہادر
کے ذریعہ سے نوجوان انگریزی خوانوں میں پہونچا اور شراب خواری و زنا نے از حد رواج
پایا اور اوسیمیں ہو سید احمد خان کی تفسیر ملاحظہ فرمائیے کہ جسمیں یوروپ کے ملحدوں کی
تقلید کرکے قرآن مجید کو بالکل محرف کر دیا ہو خرق عادات او معجزات انبیاء اور ملائکہ اور
جن و شیطان و نعمای جنت او عقوبات دوزخ کا محض انکار ہوا و پیغمبر علیہ السلام

کی وحی کو مجذوبانہ خیال بتایا ہو اور وجود اور اثر دعا پر وغیرہ بہت امور منصوصہ پر مضحکہ
کیا ہوا اوسی میں ہو تفسیر قرآن سید احمد خان دہلوی کی ہنوز ناتمام ہو اس شخص نے اپنے
خیالات باطلہ کو کہ جو ملحدین یوروپ سے حاصل کئے اور جنکی اتباع کا نام انکے نزدیک
ترقی قومی او فلاح اسلام ہو درج کیا ہے در اصل یہ کتاب تحریف قرآن ہو نہ تفسیر خان صاحب
بہادر کی بیباکی اور الحاد کی وجہ سے تمام ہندوستان کے علماء نے تکفیر کا فتوی دیا ہو
مگر چونکہ وہ اور انکی ذریت جنت دوزخ کے منکر اور الہامی باتوں کو لغو سمجھتے ہیں اسلئے اس
کفر کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے بلکہ مضحکہ اوڑاتے ہیں العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ ؀

انہیں مولوی حقانی صاحب کے ایک لکچر کی عبارت رسالہ رد نیچریہ مرتبہ مرزا محمد
بیگ دہلوی مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی سے یہاں پر نقل کر دینا بھی خالی از فوائد نہیں آپ کا
ارشاد صدق بنیاد ہو ـ سید اگرچہ ہم ہی مسلمانوں میں ایک پرانے معزز شخص ہیں
مگر زمانے کی نیرنگیوں اور تیرہویں صدی کے اثر نے نئے ریفارمر مصلح قوم پیدا
کر دئے پھر تو وہ تھے اور اونکے ہاتھ صاف انکو ہندوستان میں پردیسی اور یتیم اسلام
ہاتا سید نے ترمیم تو کیا بلکہ پرانے اسلام کو جڑ سے گرا کر ایک نئے اسلام کی بنیاد ڈالی
اور اسکے حدود کو وسیع کر دکھایا کیونکہ اسلام قدیم میں جو مسلمانوں کو محمد صلی اللہ علیہ
وسلم سے پہونچا ہو انبیا کو تو کیا ایک نبی کو بھی نہ مانے کتب آسمانی تو کیا ایک کتاب کا بھی انکار
کرے وہ قطعاً دائرہ اسلام سے خارج قرآن مجید کی متعدد آیتیں اور بیشمار صحیح احادیث
صاف صاف کہہ رہی ہیں کہ ان باتوں میں ایک کا بھی منکر جہنمی ہو جو خالداً مخلداً جہنم میں جلیگا
سید کے اسلام میں ہندو عیسائی دہریے بت پرست سب داخل ہیں اور جنت کے
مستحق ہیں پھر اسلام جدید کے بموجب سید نے تفسیر میں مغربی فلاسفروں کے خیالات

ٹھلانے اور اصلی معانی کو دہکے دے دیکر باہر نکالنے مین جو کوشش کی وہ اسلام جدید
کے پیرون کے نزدیک قابل شکوری ہو اسکے بعد سید نے ایک اور بھاری کام کیا وحی
جنت دوزخ ملائکہ بلکہ خدا اور نبی کے لفظ کو تو ایمان لانے کے قابل قرار دیا مگر انکے معنی بدل
دیے نئی نبوت جسکا کسی پر خاتمہ نہین جو معجزہ اور خرق عادت کے محتاج نہین نیا جبرئیل
نئے ملائکہ یعنے قوت ملکیہ بلکہ نیا خدا جو نہ دعا قبول کرنے پر قادر ہو نہ نظام عالم مین جاری
کرنے کے بعد دخیل ہی ماننا پڑا پھر جب اصل اصول باتون مین یہ اختلاف ہو تو فروعات
وعملیات کی کیا پرسش ہو اب مین نہین سمجھتا کہ یہ نئے اسلام کا بانی اسلام قدیم کے پابندون کی
تعلیم کی کیسی اصلاح و ترمیم کریگا سید کی تعلیم و تربیت جو مسلمانونکے بچون کے حقمین
ابر رحمت کیطرح علیگڈہ کالج پر برستی رہتی ہو میرے نزدیک مسلمانونکی موجودہ حالت کیلئے
کسیطرح مفید نہین بلکہ سخت مضر و خطرناک ہو اس تعلیم کا نتیجہ جو سب سے اول سید کے دونو
صاحبزادون کے حقمین ظاہر ہوا ہو وہ انکے لئے قدرتی نمونہ اور زندہ دلون کیلئے عبرت ہے
سید نے اسلام قدیم کو گراکر جو سیج اسلام کے بنگلے مین صاحبزادونکو بٹھایا منجملہ اور نفعا
کے ایک شراب خواری ہو کہ جسنے وضعدار ہی نہین کردیا بلکہ سرکاری ملازمت کے قابل بھی نہین
رکھا بلکہ زندگی سے مایوس کردیا علیگڈہ کالج سبے کہ ایک گھنٹہ تک اوسمین دینیات کی
چھوٹی کتابون کی تعلیم دیجاتی ہو اور ظہر و عصر کے وقت کھیل کود کے ذریعہ سے نماز پر مجبور
کیا جاتا ہو خواہ بیوضو ہی کیون نہو اور اوسکے ارکان و شروط سے بیخبری ہی کیون نہو مدرسۃ
المسلمین کہلانیکا مستحق ہو سکتا ہو؟ نہین ہرگز نہین اھ ملخصا و ملتقطا ٭

قاضی صاحب معاف فرمائینگا آپکو بہت انتظار کرنا پڑا کہ سوق کلام سے پیرا مقصود کیونکر
منوط ہو اب وہ موقع آگیا جو مین اپنی گذارش پر آپکے خیال کو متوجہ کر سکون اور آپ آخر فیصلہ

اپنے محکمۂ دار القضا مین سنائیں تب تلک آپ کے عالی دھیان کو اپنے قابو مین رکھہ سکون کہ آپ
اپنی قوت متخیلہ کے ایک گوشہ مین حقانی صاحب کی تقریر مسبوقۃ الذکر کے فقرہ اور تمام بیان
مسلسل کے خاص خاص جملہ ضرور مستحضر رکھین تا اعادے کی ضرورت نرہے یہ قوی امید ہے
اب آپ اپنے مستند حکیم قمر الدین صاحب کی سنو کہ وہ اسکے برخلاف کیا قیامت قایم
کررہے ہین جبکہ ایسے سید کو ملک الموت نے دھر دبایا اور اوسکی روح کو دار الجزا کیطرف روانہ
فرمایا تو بڑودہ انجمن اسلام کے بعض ممبرون کی تحریک سے ایک تعزیت نامہ لکھنے کا موقع آیا
جسکو انھین مستند حکیم صاحب نے انشا فرمایا ملاحظہ ہو فرد کیفیت انجمن اسلام بڑودہ
بابت ۱۸۹۸ء کی صفحہ ۳ پر جو ارشاد کرتے ہین ٭

جناب آنریبل مسٹر سید محمود خان صاحب بہادر ادام اجلالہ

ہم اہل انجمن اسلام بڑودہ گجرات بصد حسرت و افسوس صدمہ جانکاہ آپ کے پدر بزرگوار مغفور
سے استرجاع کرتے ہین (انا للہ وانا الیہ راجعون) حقا کہ جناب سید احمد خان صاحب مغفور
شیر میدان ہمت بزم عرصہ گاہ عظمت و جلال تھے اپنے اوصاف حمیدہ اور برکات پسندیدہ مین آپ
ہی نظیر و مثال اس انتقال کا بہت بڑا اثر ہوا بیشک یہ امر مسلم الثبوت ہو کہ ساکنان عالم کون و فساد
کو بموجب کل شیء ھالک الا وجہہ ایک روز معین ہو اور آن مقررہ پر بمفادای اذا جاء اجلھم لا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون جام اجل پینا ہو اور باقیات صالحات کو صبر جری ضروری کرکے رنجیدہ خاطر
جینا ہو لیکن بعض کا غم متعلقین شکستہ بال کرتے ہین اور بعض کا اہل قوم موجودہ حال اور
بعض کا غم باعتبار رجال ذو استقبال اور خداشناسہ ہو کفی باللہ شہیدا کہ نور اللہ مرقدہ بانوار الرحمت
والغفران قسم باللہ سے تھے اور کیون نہو جب اہل اسلام پر گھٹا جہالت اور بیہنری کی چھا گئی
اور ہر طرف سے صدائین ادبار اور الجوع کی آنے لگین اور دوسری قومون نے باعث تحصیل ترقی اور

فنون عالی پایۂ ترقی پر قدم رکھا سید صاحب مغفور کا دل خون ہوگیا سبب کہ مدام خیر خواہی کا دم مارتے تھے پس بہزاران ہزار دقت و مشقت بتائیدات آسمانی و توفیقات ربانی مدرسہ عالی قائم کرکے سرکار گورنمنٹ سے بطور اگریجیٹ پاس شدہ اسکالرون کو بشمار بسبب لیاقت علمی و حیثیت فنی رفعت عہدہ ہائے مالیق پر چڑھادیا اور بعضون کو کرسی عدالت اور حکومت پر بٹھادیا اور ابھی وہ دریائے کرمت اور جلال کی موجین کہ مراد ہماری وہی مدرسۂ عالیہ ہے بہ پائی گشت زار اہل اسلام کو جاری ہمدردان مین کل ارباب اسلام جو چشم بصیرت اور دیدۂ عبرت وا رکھتے مین اونکا ماتم نسلاً اور نسلاً بعد نسلاً اونکے احسان سے سر جھکائے ہوئے سجدۂ استغفار بجا لائینگے - ہمارے نزدیک تو حدیث شریف ان اللہ عز وجل یبعث فی ھذہ الامۃ علی راس کل مأۃ من یجدد دینہا رواہ ابو داؤد مصداق اسکی حقیقۃً ہو یا مجازاً اونکی ذات مقدس ہو کہ نئے سرے علوم و فنون ماضی اور حال کو اہل اسلام مین پھیلا دیا ابھی آسمان رفعت وعزت پر اکثر ستارہائے روشن اسلام جو چمک دکھا رہے اور ہماری نظرون مین تابان و درخشان ہو رہے ہین اسی آفتاب سعی و ہمت کا پرتو ہین افسوس کہ غروب ہوگیا جب دوروست باشند ونکو اسقدر تاریکی رنج آنکھون مین چھا رہی تو آپکے غم والم کا کیا بیان ہوسکتا ہو آپ کو تلقین صبر تحصیل حاصل ہو آپ جزائے صبر جمیل سے ناواقف نہین ہین اولٓئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ و اولٓئک ھم المھتدون قطعہ

حسرتا ناظم نگون شد رکن قوم	ای لبہا در دا کہ آن ذیشان برفت
فات او بد صورت ابر مطیر	بر مزارع قطرہ زن باران برفت
بود سبزی و ریانی از و	گشت ما بگذاشتہ دہقان برفت
وای گرمای تعلیم باز شد	ظل مبسوط از سر طفلان برفت
از سر طاق رواق قصر شد	آن ہمای رحمت و احسان برفت

عیبتا ابیضت از اشک فراق	وا در یغا چون مہ کنعان برفت
باجواب من اف و القوم - اما	زین جہان سید احمد خان برفت

یہان پر قمر الدین صاحب کو صرف دین کے معنے بتلا دینا ضرور ہے دریافت کرکے شاید آیندہ عیسوی سنہ جیسی یہان لکھی تحریر کرکے امر ناجائز اور ترک واجب کے ارتکاب سے باز آئین - قول رازی تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۴۳۴ مین زیر آیۃ ان عدۃ الشھور اثنا عشر شہرا فی کتاب اللہ کے تفسیر مین تحریر فرماتے مین البحث الثانی فی تفسیر لفظ الدین وجوہ الاول ان الدین قد یراد بہ الحساب یقال الکیس من دان نفسہ ای حاسبہا والقیم معناہ المستقیم فتفسیر الآیۃ علی ھذا التقدیر ذلک الحساب الصحیح المستقیم الخ فلم یکن حمل ھذا اللفظ علی التعبد اولی من حملہ علی الحساب قال اھل العلم الواجب علی المسلمین بحکم ھذہ الآیۃ ان یعتبروا فی بیوعھم ومدد دیونہم واحوال زکوتہم وسائر احکامہم السنۃ العربیۃ بالاھلۃ ولا یجوز لہم اعتبار السنۃ العجمیۃ والرومیۃ انتہی مگر اس قسم کے معاملہ تو حکیم جی کی نظرون مین کچھ وقعت سے دیکھے نہین جاتے لہذا اور علحدہ گذارش کیا چاہتا ہون جو یہ ہے *

جناب قاضی صاحب حکیم جی کا یہ مضمون مختلف اجزا کا مرکب معجون ہوگیا ہے لہذا چند شبہات کا فیصلہ چاہتا ہون کہ وہ آپ اپنی گورنمنٹ سے عنایت کرنے مین دریغ روا نہ فرمائین - عیبتا ابیضت از اشک فراق ؎ وا دریغا چون مہ کنعان برفت - اس شعر مین خود مشمول کسی غیر کے عیبتا ابیضت کے مصداق ہے اور سید کو مہ کنعان کا مفہوم بنانے مین فن شاعری نہ سہی تو امین بھٹائی کے روسے کونسے دفعہ کی رعایت منظور فرمائی ہو لیکن آپ تکلیف نہ کیجیے غالباً آپ بھی اس کوچے سے واقف نہین ہین پھر فیصلہ دینا جایز نہین لہذا رہنے دو علحدہ جہان مین ہو جائیگی آپ معروضات ذیل کے فیصلے دیتے دیتے بھی اوکتا نجائین تو خوشا نصیب اور بڑی غنیمت جانونگا *

اوّلاً یہ کہ حکیم جی نے وہان سے یہان تلک سوق کلام مین سرسید کو عموماً جن صفات کمال سے موصوف فرمایا ہو اور خصوصاً مصداق حدیث ابو داؤد بتایا ہو آیا واقعی ان صفات سے موصوف ہونے کا سرسید مستحق تہا یا نہین ؟

ثانیاً اگر مستحق تہا فرمائے تو غلام محمد کے مستند مولوی حقانی صاحب والی تقریر کی منسبت کیا خیال قایم کیا جاوے یہ صاف صاف فرما دیجئے ؟

ثالثاً اگر حکم یہ ہو کہ اصلاً اور قطعاً مستحق نہین تہا تو اب آپکے مستند حکیم جی کو کیا سزا کرنے مین آوے یہ بے لاف و گزاف از روئے انصاف ارشاد کیجئے ؟

رابعاً در المختار مین ہو لا بأس بارثائہ بشعر اوغیرہ لکن یکرہ الافراط فی مدحہ انتہی اور ہدایہ مین ہو والمروی عن محمد نضان کل مکروہ حرام انتہی بنا بر روایۃ در المختار حکیم جی سرسید کے اس مرثیہ مین غایۃ درجے کے افراط کی وجہ سے بشمول روایۃ ہدایۃ فعل حرام کے مرتکب کرکے بجائے خود سرائی یا حصول ثواب واقعی خراب ہوئے یا نہین ؟

خامساً اخرج الترمذی عن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من میت یموت فیقوم باکیہم فیقول واجبلاہ واسیداہ ونحو ذالک الا وکل اللہ بہ ملکین یلہزانہ ویقولان اھکذا کنت واخرج القرطبی فی التذکرۃ والسیوطی فی شرح الصدور عن ابی ھدبۃ ابراھیم بن ھدبۃ قال حدثنا انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد المیت اذا وضع فی قبرہ واقعد قال یقول اھلہ واسیداہ واشریفاہ واامیراہ قال یقول الملک اسمع ما یقولون انت کنت سیدًا انت کنت امیرا انت کنت شریفا قال فیقول المیت یالیتہم یسکتون فیضغط ضغطۃ تختلف فیہما اضلاعہ انتہی صغری کا حال تو آپ فرماوینگے لیکن صغری کا حال ارشاد ہو کہ بنا بر

برخلاف عقیدہ سرسید بشرط وجود ملائکہ یلہزانہ کا مفہوم اور تختلف فیہما اضلاعہ کا مصداق ہونا سرسید کیواسطے ملنے مین کیا کوئی قباحت ہو یا نہین پانچون جواب باصواب بحوالہ کتاب ارشاد ہوں ؟

مگر از انجا کہ غلام محمد کے مستند حقانی صاحب نے سرسید کو ابولوس فرمایا اور آپکے حکیم جی نے اوسے مجدد دین بتایا آپ یہ انصاف نہین کر سکو گے وجہ یہ کہ آپ اور غلام محمد دو تن و یک روح جیسے ہو تو آپ غلام محمد کے مستند کو برا بتاؤ گے اور نہ خود کے مستند حکیم کو نیچا دکھاؤ گے لہذا یہ مقدمہ ہم آپکے دار القضاۓ ٹرانسفر کرکے خود حکیم جی کے حوالہ کرے دیتے ہین جنسے اب کوئی تصفیہ طلبی کی ضرورت ہی نہین وہ خود بڑے مدبر اور گہرے دوراندیش مین روح واحد کے جسدین اور اونکے مستندین مین اندرونی بگاڑ اور خانہ جنگی ہونی کیسی دین انصوف نے فیثیں مبنی کرکے خود بخود فیصلہ لکہ رہا ہو اتنا ہی نہین وہ مطبوع ہوکر شایع بھی ہوگیا ہو ؟

ملاحظہ کیجئے گلدستۂ بزم شادی ص۱۲ پر آپ کا ارشاد بلاغت بنیاد

ماہ یثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر	ای فلک ایسا ہو روشن آسمان آدمی
جنس مائل ہو بسوی جنس یہ نکتہ ہو ایک	آدمی کو چاہئے ہو قدردان آدمی

کیون قاضی جی دیوانہ لہوانے دو ماراحمد لئے بس ہت۔ آگے اتنے آپ نہ گلہ ہو نہ شکایت

رہی یہ بات کہ ثانی شعر تو مطلب کا تہا لیکن اول شعر کے نقل سے کونسا مقصود ہو تو وہ بھی کہے دیتا ہون کہ اوسمین آپ کے مستند نے مدینہ طیبہ کو یثرب فرمایا ہو جو کہا۔ ماہ یثرب کے اشارہ سے ہوا شق القمر۔ اور اسوقت تلک حضور کو اتنا شعور نہین ہو کہ بلدۂ پاک سرور خط خاک و تبہ افلاک کو یثرب کہنا سخت مکروہ و مقبوح موجب توبہ نصوح ہو خیاب قاضی القضات دیکہو دلائل الخیرات کی شرح مزرع الحسنات مین کی رہا ہی۔

ای در جسد مدینه جسم تو چون جان	وین تو گرفته قاف تا قاف جہان
در لفظ مدینه نگر از اعجاز ت	سر شوق شد و گرفت وین را بمیان

ایسے مدینہ کو یثرب کہنا بڑی بیباکی ہے اور سخت ناپاکی کتاب لاجواب **وجود المسفرہ عن اتساع المغفرہ** میں ہے ویکرہ آن یقال للمدینۃ یثرب الآن لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال للمدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ رواہ ابن عازب وقال القرطبی فی تفسیرہ یثرب اسم رجل من العمالقۃ نزل بھذا الارض فسموھا باسمہ قال البرماوی فی شرح العمدۃ یکرہ ان یقال للمدینۃ المشرفۃ یثرب لانہ من التثریب وھو التعییر والتوبیخ انتہی ۰

ہرچند صاحب وجود مسفرہ اور برماوی نے مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا مکروہ کہا ہے مگر ہمنے قریب میں مدایہ سے نقل کر دیا کہ ہر ایک مکروہ کا حرام ہونا نصًا امام محمد سے مروی ہے اور قصار ست فرزین حکیم جی مذہب امام محمد کو پسند کر چکے ہیں بیشک و بلا ریب مدینہ کو یثرب کہنے میں حکیم جی حرام کے مرتکب ہوئے جسکی خبر بھی نہوئی شاید اسبات کا قرآن مجید اور بعض صحیح احادیث میں مدینہ کا تسمیہ یثرب سے معلوم ہے آیندہ عبارتوں سے فک ہو جا ویگا **نقایۃ الاثر شرح خلاصۃ السیر** میں ہے وما ورد فی التنزیل یا اھل یثرب لا مقام لکم فھو قول بعض المنافقین وما جاء فی بعض الاحادیث تسمیتھا بیثرب فھو قبل النھی عن ذلک انتہی **خلاصۃ الوفاء باخبار دار المصطفٰے** اھ میں ہے وروی ابن شبۃ نھیہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تسمیۃ المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ ھی طابۃ وما فی الایۃ حکایۃ عن المنافقین ولذا قال عیسی بن دینار المالکی من سماھا یثرب کتبت علیہ خطیئۃ لکن فی الصحیحین فی حدیث الھجرۃ فاذا ھی المدینۃ یثرب وفی روایۃ لا اراھا الا یثرب وقد یجاب بانہ قبل النھی انتہی **جذب القلوب الی دیار المحبوب** صـ ۱۴ پر **محدث دہلوی** رحمہ اللہ

تعالی ارشاد فرماتے ہیں در حدیث آمدہ است ان اللہ امرنی ان اسمی المدینۃ طابۃ فرمود پروردگار عالم جل جلالہ مرا امر کرد مدینہ را طابہ نام کنم و از وہب بن منبہ آمدہ است کہ نام مدینہ در توریت طابہ و طیبہ است و مذہب امام مالک آنست کہ ہر کہ زمین مدینہ را بعدم طیب نسبت کند و ہوای او را ناخوش گوید واجب التعذیر گردد او را حبس کنند تا آنکہ توبہ صحیح ازوی بوجود آید و پیش از زمان سعادت نشان ثبوت مدینہ را یثرب و اثرب بروزن مسجد میگفتند رسول خدا علیہ افضل الصلوۃ واکملہا باز النبی عن اسمہ او را طابہ و طیبہ نام کردہ گویند کہ یثرب نام یکی از اولاد نوح است علیہ السلام کہ بعد از تفرق ذریت او درین سرزمین مقام گرفت و علمای تاریخ را اختلاف است کہ یثرب اسم مدینہ است یا ناحیہ کہ در جانب غربی جبل احد است و در وی عیون کثیر و نخیل بسیار بود و اکثر علما این قول را ترجیح نمودہ و در قرآن ثارب بصیغہ جمع مذکور است و ابن زبالہ کہ یکی از اصحاب امام مالک است و قدوۂ مورخان مدینہ و بعضی دیگر از علما روایت کردہ اند کہ مدینہ را بہ یثرب تسمیہ نکنند و در تاریخ بخاری حدیثی روایت کردہ کہ ہر کہ یکبار یثرب بگوید باید کہ از برای تلافی و تدارک آن دہ بار مدینہ گوید و امام احمد و ابو یعلی روایت کردہ کہ ہر کہ مدینہ را یثرب گوید باید کہ استغفار کند نام او طابہ است و امثال این روایات دیگر نیز آمدہ و وجہ کراہت اشتقاق او است از ثرب بتحریک کہ بمعنی فساد است یا تثریب بمعنی مواخذہ و عقاب آمدہ است یا آنکہ وی در اصل چون نام کافری است تسمیہ این مکان شریف کہ ساحت عزتش از غبار شرک و کفر منزہ و مبرا است مناسب نبود و آنکہ در قرآن مجید واقع شدہ یا اھل یثرب لا مقام لکم از زبان بعضے منافقان است کہ در تسمیہ او باین اسم داد نفاق میدادند و در بعضی احادیث نیز تسمیہ مدینہ بہ یثرب واقع است گویند وقوع آن پیش از ورود نہی است واللہ اعلم در **روح البیان** میں ہے فی الحدیث من سمی المدینۃ یثرب فلیستغفر اللہ فلیستغفر اللہ ھی طیبۃ ھی طیبۃ وقولہ علیہ السلام حین اتاہ الی دار الھجرۃ لا اریھا الا یثرب ونحو ذلک من کل ما وقع فی کلامھم فھو قبل النھی

وقد انتہی الامام مالک رحمہ اللہ تعالی فیمن قال تربۃ المدینۃ ردیۃ بضربہ ثلاثین درۃ
وقال ما احوجہ الی ضرب عنقہ تربۃ دفن فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزعم انہا غیر
طیبۃ انتہی مواہب قسطلانی کی شرح زرقانی جلد ۸ صفحہ ۲۵۹ میں ہے ویرحم اللہ ابا العباس
احمد بن محمد العریف حیث قال فی قصیدتہ التی اولہا ۔ اذا ما حدا الحادی باجمال یثرب
نلیت المطایا فوق تخدی تعبق ۔ الاولی باجمال طیبۃ للنہی عن تسمیتہا یثرب
وانما سمیت فی القرآن حکایۃ عن المنافقین ۔ انتہی ۔ پس اگر حکیم جی بھی ۔ ماہ طیبہ کے
اشارے سے ہو اشق القمر ۔ فرماتے تو کیا قباحت تھی لیکن قاضی جی آپ کے مستند حکیم جی
بھی ہیں تو بڑے بدمذہب جنکی افضل العبادات یعنے توصیف سید الکائنات بھی ایسی طرز سے ادا ہوتی ہو
جسمیں برکات استغفار کی ضرورت پڑے نہ معلوم انکے سامنے سیئات کیسے کچھ ہوتے ہونگے نسأل
اللہ العظیم ان یتدارکنا بفضلہ العمیم سچ ہو جب قلم اختیار سے گذر جائے اور زبان قابو سے نکل جائے
تو لفظ لفظ اور حرف حرف کا طور ہی کچھ اور ہو جائیگا اوسی گلدستہ بزم شادی میں مرزا علی صاحب
کے کلام بلاغت نظام میں ہو ۔

گاہ ہوتی ہے سپر گاہ سنان آدمی — منہ میں کیا کیا کرتی ہے یہ زبان آدمی
ایک نقطہ حد سے بڑھ جانے میں کل نقصان ہو — یہ زبان آدمی ہے پھر زیان آدمی

اور اسے بھی جانے دو تو ہمیں حکیم علام کا ارشاد بھی تو بہت سا باقی جسمیں یہ شعر بھی ہو ۔

روشنی گھر کی ہو گھر کو پھونک بھی دیتی ہو گاہ — شمع ہے ایک خانہ تن میں زبان آدمی

طوالت گفتار کو اختصار کرتا ہوں اور قاضی کے خطاب میں اس شعر کو تکرار کرہ ۔

اندکی وا ز تو گفتم و بس ترسیدم — کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار ست

بالجملہ قاضی صاحب کو میرے مذکورۂ بالا چند سوالونکے جوابی زیرباری سے حکیم جی

کے ایک ہی شعر جسمیں مائل ہو بسوئے جنس یہ نکتہ ہو ایک ۔ آدمی کو چاہئے جو قدر دان آدمی
نے سکہ دش کر دیا یا نہیں حوصلہ تنگ اور حواس دنگ ہو جاتا غلام محمد اور اوسکا خیرخواہ ہونے
جب سید عبد القادر بن محمد حسن اور قمر الدین حکیم سے تجاوز کرکے محمود سورتی کو بھی صف
بھرتی میں لے لیا اور انھیں کی تصحیح اور کلام سے استناد کیا تو ہمنے بھی یہان کے بھانڈ
اور سوپہیون سے تو مشورہ نہ لیا مگر مہبوڑا سرجان ملکم کی تاریخ سے الزام دیا انھیں تو ایسے
لوگونکے ذکر سے شستہ اور مہذب ناظرین کو نفرت آتی ہے اتنا ہی نہیں کتاب بھی غیر
میمون اور بے برکت ہو جاتی ہے ۔

حاصل کلام اور خلاصہ مرام یہ کہ جب زمرۂ مخالفین نے نو لوس سید کو محمد دش
مانتوالے قمر الدین کے کلام سے کام لیا اور بمضمون قول صائب ۔

رسد بر اہل ایمان بیشتر آزار دونان — گزندی نیست از دندان جز انگشت شہادت را

برعم خود اہل حق کو الزام دیا کہیں مجہول النسب نے منصب سیادت پر قدم مارنا غنیمت سمجھا نا
پھر مولویت میں دم مارا اگر مرتا کیا نہ کرتا ۔

سعادت ازلی را بکسب نتوان یافت — کہ زاغ از خورش استخوان ہما نشود

کا سا مضمون ہوا رفتہ رفتہ نوبت باین رسید کہ چماروں کی گروہ میں جنہیں فنا و صحن تک
کا تمیز نہیں جو قطن و ہبن کے فرق سے ہی بدیہی تہا مولویت کا تمغا ڈالدیا اب وہ میں کہ
دھنی روئی کے طور پھولے معمولی سا یہ جبہ میں سماتے نہیں اور اہل حق کو ستانے سے
باز آتے نہیں سچ ہے ۔

کمینہ قدر چون یابد نہ ز ہستی گذرد — پیادہ وہ چو شہ گند کجروے چون فرزین شہ

ان مختلف اوضاع اور وطیر کے ارباب ضلالات و اصحاب جہالات کو دیکھ کر اچانک حافظ کا

کلام یاد آگیا جو فرمایا ہے۔

تناہی الصبر خلت بادی الباس سرجان	وطار العقل ازعنی بمعنی الورق فزبان
بیا ای طائر فرخ بیاور مژدہ دولت	عسی الایام ان یرجعن قوما کالذی کانوا
ورین ظلمت سرا تا کی بہوی دوست بنشینم	گہے انگشت بر دندان گہے سر بر سر زانو

ناچار اپنے ضروری مقاصد و مہمات بر طرف چھوڑکر اودھر اودھر سے یہ چار ورق ہم پہنچا اور جوڑکر ہدیہ ناظرین پاک آئین اور تحفہ اولی الالباب کرتا ہون اور تفاول سعادت کی نیت سے کلام سعدی بر خاتمہ کتاب لکھتا ہون۔

ما نصیحت بجائے خود کردیم	روز گاری درین بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس	بر رسولان بلاغ باشد و بس

خاتمۂ کتاب مناظرۂ بڑودہ کی مختصر کیفیت روئداد کے بیان مین

ناظرین با تمکین اس کیفیت کے ضمن مین اون خیانات کو بھی ملاحظہ فرماوینگے جو ابنا رزمان نے خود کی تحریرات مین درج کین یا اخبارات مین مشتہر کرائین جسّے اونکی دیانت اور ثقاہت کا پورا پتا لگیگا اور جا بجا کچھ بھی وشوار نہ ہیگی پر ظاہر ہو کہ راندیر اور سورت کے مجبوری لوگ جنہین تسمہ ربط کہنا بھی بیجا ہو جب رونق افروز بڑودہ ہو کر اپنے ایک ایجنٹ کے یہان محلہ یاقوت پورے مین آر ہنگے اور ایجنٹ نے طرح خاتمی کی کامل وادو دیگر مولوی زین الحق عرف چھٹو میان پر حوالہ کیا بالاخیر جب یہ ورود دولت پر باریاب ہوئے اور عرض حالات کی تب ان بجمیع صفات کمال موصوف اور کرو رہا عالم پڑھ نکلے ایسے خاندان کے مشہور و معروف صاحب نے احقر پر ایک بڑا بوجھ ڈالدیا جیسی علم مناظر کیا جو بجنسہ درج ذیل ہے (چنانچہ اونہون نے خود کے ایک خط اب ہی دعوی کیا)

ضروری

بخدمت شریف جناب مولانا محمد بشیر الدین خانصاحب زاد الطافکم

سلواڑہ بڑودہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

مولینا بالفضل اولینا السلام علیکم و علی من لدیکم

جناب مولوی غلام محمد صاحب راندیری یہان تشریف لائے ہین اور بہت ہی قلیل الفرصت ہین لہذا جناب ممدوح کا منشا قلبی یہی ہو کر دربارہ مبحثہ معلومہ بالمشافہ تشفی جانبین ہو جاے تو انسب و اولی ہو تا کہ آیندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب لا یطاق سے امن حاصل ہو۔ لہذا متصدع خدمت ہون کہ حتی الوسع آج شام تک یا در صورت عدم امکان کل صبح کو ضرور مع ضروریات مبحثے کے غریب خانہ پر رونق افروز ہو کر ممنون و مشکور فرمائنگا۔ لیکن اثنار تقریر علمی مین کسی طرف سے وہ الفاظ جنکا برتاؤ بیہانکے جہلا مین ہوتا ہے کام مین نہ لائے جاوین۔ والسلام۔ جواب جلد عنایت فرمائیگا۔

المکلف

محمد زین الحق عفی عنہ عرف چھٹو میان

بتاریخ ۱۰ ماہ ذیحجہ یوم جمعہ ۱۳۱۷ھ

جب یہ رقیمہ فیض ضمیمہ موصول ہوا تو جواب باین طور گذارش کیا۔

باسمہ تعالی

بخدمت شریف تسلیم

نوازش نامہ موصول ہوا کیفیت مندرجہ مفہوم ہوئی کل صبح سے آپکے فرمودہ کے موجب آپکے
دولتخانہ پر بحث ہوگا اسمین کوئی اندیشہ نہین فقط گنجایش سامعین کا خیال ضرور ملحوظ رہے
وبس۔ شکایت قلیل الفرصتی ابھی سے ہونے لگی یہ پیش نظر رہے۔ یہ بحث بعیت مالہ وما
علیہ طے ہونے تلک اون حضرات کو ضرور رکنا پڑیگا اسکی اگر آپ ذمہ واری فرماوین تو نوازش
نامہ کا مطلب با جمیع مقدمات مندرجہ مقبول ہو ورنہ ہی جواب سے ممتاز فرمایئگا۔ ۱۲ ماہ ۱۳۱۵

محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس عرضی کا جواب حسب پائین ارشاد ہوا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فقیر غلام محمد بن حافظ صادق کیطرف سے جناب مولوی محمد بشیر
صاحب کو جناب کا نوازشنامہ بمعرفت جناب زین الحق عرف چھوٹو میان وصول ہوا مافیہ سے
واقف ہوا مناظرہ کے اختتام تک فقیر یہان ٹھہریگا آپ بیفکر رہین اور جناب نے کل صبح روز
شنبہ تاریخ ۱۳ ذی الحج ۱۳۱۵ کو مناظرہ کیلئے قبول کیا وہ بھی قبول ہو ورنہ فقیر تو ابھی تیار
ہی بس یہی عرض ہو۔ حررہ الراجی عفو ربہ الصمد غلام محمد۔

بین اور مولوی صاحب قبول ہین
محمد زین الحق عفی عنہ

اسپر چھوٹو میان صاحب نے یہ قبولیت لکھی کہ

اس شرط پر بنار گفتگو یون قرار پائی کہ اولا غلام محمد اپنے رسالہ ازالۃ الریب اور استفتا کی عبارت
منقول عنہ کے مطابق کر دکھائے پھر اپنے دعوے سے اوسکو موافق کر بتائے اسکے تصفیہ کے
واسطے اسی ہفتہ کے روز دو جلسے تھے اور اتوار کے روز تیسرے ایک اور اضافہ کئے گئے جنکو نام بنام
اور اسمار گرامی قریب مین ذکر ہونگے پہلے روز کا بحث استفتار کے ص ۳ پر مولوی نجف علی کی
تایید مین غلام محمد کی پیشکردہ دلیل تزوج بشہادۃ اللہ و رسولہ پر شروع ہوتا ۞

اولاً تو یہ عبارت فتاوی قاضیخان مین کہان ہے یہ نکالدینا غلام محمد کے اعضا کو تشویش

کرنے مین ناکافی نہ تھا پھر اس عبارت مین کے لفظ قالوا کا پڑتا او فقہا کے یہان کس بات کا شعر ہے
اسکا جواب دینا سکرات موت سے شاید کچھ ہی کم تہا ص ۳ پر ابتدا تایید مین آپ کا فرمودہ مولوی
نجف علی صاحب کا قول بہت صحیح ہی) اسمین اصح اور صحیح کا تقابل ہے جسمین اصطلاحات فقہیہ
جس سے اکثر ایسے بوالہوس کم نصیب ہوا کرتے ہین اسکی چھیڑ مین جب حضور کا ہوش ونگ
اور قافیہ حواس تنگ ہوا تو قاضی نے تلقین جواب پر حکمین کو راضی کر لیا اور تبلی کا ٹیکا دینا
شروع کیا مگر بقول گجراتیان سیٹھ کی سیکھا مین چھاپنے تلک ہوتا گیا تہا دعوی ایجاب جزئی
اور سلب جزئی کا تہا اوسپر دلیل سلب کلی کیا مفید تھی قاضی بیچارہ کرتا تو کیا پھر تو پانی کی
عطش اور پیاس کی تپش مین مسجد کے استنجا خانے کی ٹین پاٹ سے وہ مدد مانگی کہ عیاذاً باللہ
العظیم اس حالت نازک مین انکی ضخامت بطنی سے اگر ہل استلاذت کہا جاتا تو شک نہین کہ بل
من مزید کی صدا آتی آخرکار اندازہ اڑہائی گلاک مین چھہ سات بار دو دو اڑہائی اڑہائی سیر پانی
پیکر او کتاگئے پیٹ مین کچھ ایسے بھڑکے تھے کہ پانی فی الحال پسینہ ہوکر منتظر ہو جایا کرتا تھا باتہم
عو قرینی بھی دلیل سے دعوی اور تہاہی دور رہا جتنا دہلی سے کانپور اس روز کا وقت پورا
ہونے تلک یقین تو ہو گیا یہ کھیر تو ٹیڑھی ہی ۞

اسی شام کو مولوی محمود نے تو ڈاک گاڑی مین سورت کی مہورت کی ٹھہرائی دوسرے جلسہ
مین صورت نہ دکھلائی غلام محمد نے آج کے احد الحکمین سے کچھ مصافحہ کیا اور پنج تن کا واسطہ دیا
ثانی الحکمین عرب صاحب تو تھے عمامہ نجد شریف سے پھر مولوی محمود کی تعقیب کرنے سے مانع
کون تھا اتوار کے روز بروقت گجراتی ترجمہ تحفۃ الہند پر آپکے حاشیہ سے پھر انگریزی ترجمہ سے یہ
عبارت پائین بتلائی

અનુક્રમણીકા.

પૃષ્ઠ ૧૨૦

(નોટ) ઘુંપીઆ ખુદા. વગર. કોઈ. જાણનાર. નથી.

(૧૨૦)

૧. કુરાન. કલામબાન. માં. છે કે. જે કોઈ. વગર. માફી એ
નીકળે. કહે. તે. છે કે. ખુદાને. અને. તેના. રસુલને ગાળાગાળી
ઘા છે. અથવા. ફરીશતાને. ગાળાગાળી કીધા છે. તોને. કાફર થ
એ છે. કારણ કે. તે. એમ. સમજે કે. ખુદા નો. રસુલ. ઘુંપી. વા
ત. જાણતો છે. પણ. પેગંબર (સલ) ના મારે. ઘુંપી વાત
જાણતા નહોતા. તો પછી મરણ પછી કેમ. જાણે.

قطع نظر اس بات سے کہ تطابق دلیل و دعوے مین بعد المشرقین ہو تاہم استفتار مین عبارت نقل کردہ قاضیخان مین لفظ قالوا موجود ہو جسپر اس مسئلہ کے سمجھنے کا مدار ہو وہ اس ترجمہ مین خود غرضی سے کہان جا گھسا پھر وہان فرشتہ صاحب کا کوئی ذکر نہین یہان کہان سے آ دھمکا اسکے جواب کچھ ایسے قابل انتخاب دئے کہ میرے پاس بیٹھا ہوا ایک ظریف بیساختہ بول اٹھا ؎

کچھ اسکو دیکھکے ساقی کے ایسے ہوش گئے	شراب سیخ پہ ڈالی کباب شیشہ مین

ایسی ابتر حالت مین اپنے منشار قلبی (جسکا اظہار چھوٹو میان کے خط مین یون تھا ؛ جناب ممدوح کا منشار قلبی یہ ہو کہ دربارۂ بحث معلومہ بالمشافہ تشفی جانبین ہو جائے تو انسب و اولی ہو تاکہ آیندہ طوالت گفتار کی تکالیف شاقہ اور تحریرات کے مصائب مالا یطاق سے

امن حاصل ہو) کے برخلاف حکم سے درخواست کی آپ دلائل طرفین لیکر حرمین کے علماء سے استصواب کیجئے جیسا وہ ارشاد فرماوین وہی بجا ہے چونکہ حکمین کو اول سے ہی سادہ رکھا تھا آپ تو واہ واہ سبحان اللہ کی ٹھہرتے ہی مناظرہ اسٹاپ اور حکم کا حکم صادر کہ فریقین اپنے دعوے کی تائید مین دلائل پیش کرین تا حرمین کو عرب صاحب روانہ کردین غلام محمد پارٹی نے کچھ سفید اوراق اپنے نامۂ اعمال کیطرح سیاہ کر کے حکم کو حوالہ کرتے ہی خود بسواری ریل بہ یک بینی و دو گوش مع الخیر والعافیۃ اپنے احباب سے ہم قافیہ ہو گئے ؛

بتاریخ ۲۰ ماہ ۔۔۔ ۱۳۱۔ ہجری کے روز حکمین کو احقر نے مندرجہ ذیل عریضہ سے اطلاع دی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

بخدمت شریف حضرات بابرکات حکم صاحبان مسئلہ متنازعہ فیہا بین غلام محمد و محمد بشیر الدین پس از ادائے تحائف سلام مسنون ابراز مرام و مضمون اینکہ حضرات ۔ دام میمنہ عنایات و ملاحظات کہ تفصیل آن لا ریب موجب ملال ہست ۔ شروط ارو زاول بحث را بلا ضرورت برطرف نہادہ و طرفین را بنا بر درخواست احد الجانبین مامور و ملتمس را بالخصوص مجبور فرمودند کہ دعوے خود ہا را تحریر کردہ بدلائل آن را موید نمودہ پیش سازند تا بحرمین فرستادہ تصحیح کنانیدہ آید عقیدۂ ہر کدامی از جانبین کہ پسندیدۂ علماء نامدار اندیار فیض آثار افتد بفحوای آن کار بند باید شد ؛

الحمد للہ و المنۃ کہ تصحیحات معانق اسلام و علماء بیت الحرام موافق ادعاء احقر الانام بحول اللہ المنعام موجود و اند الحال بہانۂ ارسال محض بیکار ہست این محتاج بیان نیست بنا بر علیہ معروض کہ در وقت و مکان معین فرمودہ کہترین را ارشاد فرمایند تا فتوائے مسبوقۃ الذکر را حاضر نماید بلحاظ سامی

گذرانیدہ و فیصلہ عنایت فرمایند ❊

اسمای گرامی علمای نامداران بیمون دیا برای ملاحظہ درج ذیل اند

مفتی الحنفیہ محمد صالح کمال — مکہ
مفتی الشافعیہ محمد سعید بابصیل — مکہ
مفتی المالکیہ محمد عابد بن حسین — مکہ
مفتی الحنابلہ خلف بن ابراہیم — مکہ
مفتی الحنفیہ عثمان بن عبد السلام داغستانی — مدینہ
سید علی بن محمد طاہر مدرس اعظم — مدینہ

مولانا مولوی عبد الحق صاحب الہ آبادی

مولوی عبد اللہ سندی صاحب
مولوی امام الدین احمد صاحب

پاپر حرمین الشریفین مولانا مولوی رحمت اللہ صاحب

مدرسین مدرسہ صولتیہ

مولوی حضرت نور صاحب
مولوی عبد السبحان صاحب

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب فاروقی

نہ محض ممدوح و مستند بلکہ مرشد غلام محمد راندیری

بسواہیر و دستخط فضلای مصدرین فتوای مطبوع حسب مدعا رکمترین مزین ہست بلاحظہ گرامی آوردہ فیصلہ مرحمت نمایند و محض برای تصدیق این معنی کہ گذارش ہذا بنظر اقدس گذشتہ ہست دستخط سامی ثبت فرمایند۔ تحریر فی التاریخ ۱۶ ماہ ۱۲ ۱۳۱۰ھ

عریضہ نیاز آگین محمد بشیر الدین عفی عنہ

اس اطلاع کو روز اول کے دونو حکم نے دیکھا اور ملاحظہ کیا اما ایک خار دار لگام نے جو اونکے مونھہ میں تھی جھگڑوں سے خاموش رکھا ❊

ایک دو روز گذرے بھی نہ تھے جو چو طرف سے راندیری بھاگے کی دلسوز صدا جب کسی کوتاہ اندیش بد طینت اور بدکیش بیدین کو ٹھیک نہ معلوم ہوئی تو دامن تنگ کو داغ مفروریت

سے پاک کرنا بجز اسکے اور کسیطور نہ سوجھا جو یہانکے ایک اخبار سیاجی رجی مین یہ مضمون مطبوع کرا دیا وہ ملاحظہ کیجیے ❊

વડોદરા· સીયાજી વીજ· ગે· ગુરૂવાર· તા૧૯૧૯-૭-૨૯·૦૦ પાન ૨ ?
કાલમ પાંચ·

(ધર્મનો વાદ)

અહીંનાં· મુગલવાડાના· મૌલવી· બશીખાન· નો· એવા મત છે· કે ખુદાની· પેઠે· પેગંબર· સાહેબ· પણ· ભુત· ભવીશ્ય અને· વર્તમાન· સર્વ· જાણતાં· હવે· રાંદેરનાં· મૌલવી· ગુલામ· મોહમદ· એમ કહે છે· કે· પેગંબર· સાહેબને· ફક્ત· ખુદાએ અસંબંધ· માં· બતાવ્યું· હતું· તેજ· જાણતા હતા· આ મતભેદ· થવાથી· ગયા સોમવારે· યીઅહીં· મૌલવી· રપારં· સાહેબ· અને· મે· એરબ સાહેબની· કમેટી નિમાઈ, બંને મૌલવીનાં· વાદ વીવાદ થયાં· તેમાં મૌલવી· બશીરખાંએ· મૌલવી· ગુલામ મહંમદ· ને· એ· મુદ્દા શિવાયના· સવાલ· કર્યો થી· તેમને કહ્યું· કે· હું· તો· બહાર· ગામ· નો· રેહનાર છું· અને· આમ· બ જાતના· સવાલ· પુછાય તો· મહીને· પણ· અંત· ન· આવે· તે થી· રવીવારે· કમેટીએ· ઠરાવ્યું· કે· બંને એ· સોમવારે· પોતાના· મુદ્દા· લખીને· આપવા· તે· મક્કા· મીસર· મોકલી ત્યાંથી· જે ચુકાદો· આવસે· તે· સર્વેએ· કબુલ· કરીસું· સોમવારે

મેદી. પૈકીનાં. અરબ. સાહેબ. એક. હોવાથી. સરવે. તેમને
મા. ગયા. તેમેલા. મૌલવી. ગુલામ. મોહમદ. પોતાનું. લ
ખેલું. આપ્યું. અને. મૌલવી. બશીર સાહેબ. પોતાનું લખે
લું. ઘેર. મોકલી દીધાનું. જણાવ્યું. હતું. પછાને. હજુ સુધી. આ
વ્યુ નથી. આ આરે. અહીંનાં માહુ મત્ત. ભાઈઓમાં ઘણી
ચરચા. ચાલે છે.

جب احقر کو یہ معلوم ہوا تو الحمد للہ کہا اور روز اول کے حکمین اور روز دوم کے تیسرے حکم کا موجود ہونا غنیمت تصور کر کے عرب صاحب کو حسب الذیل تحریر پیش کی ہر چند امید تو تھی کہ کچھ فرماویں گے اما اوس کم نصیب کی بدبختی نے زور کیا جسنے یہ خلاف واقع خبر درج کرائی تھی جو حضور استشہاد کے نیچے عربی بولنے پر مجبور ہوئے ۞

باسمہ تعالیٰ

استشہاد از جناب حکم صاحبان مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین

اوّلاً اینکہ آیا محمد بشیر الدین دعوی نمودہ است کہ علم جناب رسالت پناہی مساوی و مماثل علم حضرت الاہی است۔ دوئم اینکہ آیا محمد بشیر الدین کدامی سوال بیفائدہ یا تقریر بیقاعدہ خارج از بحث کہ تعلق تام برسالہ ازالہ یا استفسار نداشتہ باشد نمودہ است۔ پس اگر ارشاد سامی این باشد کہ نہ او عار تساوی کردہ است و نہ سوال بیفائدہ خارج از بحث و غیر متعلق برسالتین السابقتین نمودہ است حسبۃً دستخط خود بذیل این معروضہ ثبت فرمایند تحریراً فی التاریخ ۲۰ ماه ۱۲ ؁۱۳۱۳ھ۔

ملتمسہ محمد بشیر الدین عفی عنہ

عرب صاحب نے بعد از ملاحظہ عریضۂ ہذا جو تحریر فرمایا وہ یہ ہے۔

بسم اللہ وبہ اعتصم ما یعصم واقول ان المولوی بشیر الدین لا انحو حالۃ المحاورۃ مع المولوی المحترم غلام محمد لم ینطق بالاول ولا خرج عما یلیق فمن نقل عنہ غیر ما ذکر فقد اراد شق عصی المسلمین ومن یضلل اللہ فما لہ من ھاد حررہ نقیر ربہ ابراھیم محمد الرضوان

پھر ایک گذارش باقی دو حکمین سے کی ہو جسکی نقل بجنسہ یہ ہے۔

باسمہ تعالیٰ

استشہاد حضرات حکم مسئلہ متنازعہ فیما بین غلام محمد و محمد بشیر الدین سو یہ ہے کہ کیا آپ صاحب فرماتے ہیں کہ محمد بشیر الدین نے دعوۂ علم رسالت پناہی مثل علم حضرت الاہی کیا ہے۔ ایک دوئم یہ کہ کیا آپکا ارشاد ہو کہ محمد بشیر الدین نے غلام محمد سے کوئی سوال خارج از بحث بلا فائدہ کیا ہو جسکو ازالہ اور یا استفسار سے پورا تعلق نہ تھا۔ اگر آپکا ارشاد یہ ہو کہ نہ دعوائے مثلیت کیا ہے اور نہ کوئی سوال خارج از بحث تو ذیل میں صحیح فرماویں بتاریخ ۲۰ ماه ۱۲ ؁۱۳۱۳ھ ۔ گذارش محمد بشیر الدین عفی عنہ

اسپر دوسرے دن کے تیسرے حکم صاحب تحریر فرماتے ہیں

بندہ بروز یکشنبہ موجود تھا پہلے روز کیا گفتگو ہوئی اسکا مجھے علم نہیں ہے میں موجود تھا اسوقت نہ دعوائے مماثلت تہا اور نہ کوئی سوال خارج از بحث۔ کتبہ العبد الداعی السید نور الدین الرفاعی عفی عنہ۔

اب باقی رہے زکی النفس پاکیزہ شیم روز اول کے دوسرے حکم عالیجناب معلی القاب منبع حلت ثمر انجانہ خراب مولوی پیارے صاحب اراہ اللہ سبیل الرشد الی الحسنیٰ المطاب انکی خدمت والا میں مذکورۂ بالا گذارش بجنسہ پیش کی تو حضور نے ذیل کی عبارت مسطور کی ۞

مولوی محمد بشیر الدین نے کوئی سوال خارج از بحث نہیں کیا اور بھی علم جناب سید المرسلین کو مثل علم جناب الاہی کے نہیں گردانا۔ العبد الاثم پیارے صاحب عفی عنہ

اما ازانجا کہ آپکے مزاج کا رنگ ہی بوقلموں اور طبیعت کا ڈھنگ ہی گویا گوں میاد ثانی الحال میں کیا قیامت ڈھانیکو آمادہ ہو جاویں بایں خیال حاضرین الوقت سے دو شخصوں کی گواہیئں بھی لکھا لیں وہ یہ ہیں۔

العبد	العبد
فقیر حقیر سید علی قادری دستخط جناب مولانا مولوی بہاری صاحب نے بندے کے روبرو کئے ہیں بقلم خود	ماسٹر حبیب بھائی حسین بھائی جناب مولوی مولانا بہاری صاحب کو دستخط میرے روبرو کئے ہیں بقلم خود

کیوں حضرات انصاف پسند دشمنان دین کی کارروائی کا اندازہ تو ہو گیا ہوگا اخبار سیاہی وغیرہ کیا تحریر کرتے ہیں اور حضرات باوجودیکہ اونہیں بعض کے صفات ذاتیہ کیطرف اشارہ بھی کیا ہو کیا تقریر کرتے ہیں اسکو تو آپ دریافت کریجئے گا مگر بالفعل مجھے ایک گذارش اور بھی درپیش ہو اوسکا جواب باصواب غلام محمد صاحب سے سننے کا انتظار فرمائیے۔

مولوی غلام محمد صاحب آپ کو اپنا اقرار تحریری یاد تو ہوگا کہ مناظرہ کے اختتام تک فقیر یہاں رہیگا آپ بیفکر رہیں مجھے آپنے بڑا دھوکا دیا کہ بیفکری کی صلاح دی اور مناظرہ کا اختتام چہ معنی ابتدا بھی تو پوری ہونے دی جب خارج از بحث سوالات بھی نہ تھے تو آپکے صلاح کار ورساتھیوں نے بدیں صلاح دی جسمیں آپ کی دوامی تذلیل کی آپکے مجموعی اشکال تسعہ میں کے صاحب بحث مسعود مولوی محمود نے جنھیں قطن وعہن اعنی فنا وصعن تک کا تمیز نہیں لیسے نے اگر آپکے پیاس کا قیامت کا سا ساکھ جانسو مشاہدہ کرکے موطا تشی کی تو کیا پروا تھی یوم یفر المرء من اخیہ الآیۃ بھی تو کلام پاک ہی آپ چندے اور بھی قیام فرماتے تو کیا قباحت تھی حوض مسجد میں پانی جسکا ذائقہ آپکی سکرات میں آبحیات کا تھا دور مرنے کو کافی تھا پھر پینے کو تو بارب والی اب جواب بجواب میں ضرور یاد رہے کہ کیا وجہ تھی جو

فقرا کی ٹھہرائی اور ایک آدھ ہی دن میں نادیر کی صورت یاد آئی فرض کیجئے کہ خارج از بحث کسیقدر سوالات تھے تو پھر اوس سے آپکو نفرت کیوں نادیر کے کس مسجد میں کنئے آپ کی مرمت کی اور آپنے کتنی جلدی پھکری پھانکی کسکے زیر علاج رہے یہ سوالات اصالتاً نہ تھے آپکے عوارض ذاتی سے بالکل بحث نہ تہا اور نہ کسی کی نسبت نا تال والی امانت گینوں کی کوئی تحقیق چلائی تھی جسے بھلتا یعنے خارج از بحث سوال کہا جاوے آپکے خیر خواہ سچے کہ خارج از بحث سوال تھے پھر آپ تو بقول آپکے بھاٹ کے سر درس علوم کل اور حاوی کل فنون تھے اندیشہ ہی کیا تہا سوال ہوتا جاتا آپ جواب دیتے چلے جاتے حکم خود اپنی منتقت سے سبکدوش ہونے کو خاطر خواہ تجویز کر لیتے آپ کی بدنامی بھی بالکل نہونے پاتی خیر ہر چند گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں کہا جاتا ہی مگر آپ بفضل خدا اب بھی تشریف لاکر کچھ ہمت عالی کو متوجہ کیجئے گا تو کسیقدر ابھی سرخروئی حاصل ہوئے بغیر رہے تو ہمارا ذمہ نہیں ہی یہ تصور نفرماویں یہاں آپکے موںھ لال کرنے میں کوئی وقیقہ اوٹھا رکھنے والے نہیں ہیں آپکے چلے جانے گلال کے تھال لئے استقبال کو کمربستہ ہیں اور اشتیاق لقامیں جگر خستہ چشم براہ انتظار ہیں۔

تاریخ ۵ ماہ صفر ۱۳۱۲ھ یعنی پنج بہادر صاحب اپنے پرچہ اخبار جلد ۵ نمبر ۲۲ میں ایک جائے پر اعلان فرماتے ہیں۔

بڑودہ کا مناظرہ

مولوی محمد بشیر صاحب اور حافظ ومولوی غلام محمد صاحب نادیری کے مباحثہ کے بابت ایک بڑے زور شور کا طومار دفتر عالیہ میں موصول ہوا ہے۔ مولوی محمد بشیر کا یہ عقیدہ ہی کہ رسول خدا صلعم کو علم غیب خدا کے برابر تھا معاذ اللہ حافظ صاحب کا

یہ دعویٰ ہے کہ جسقدر خدای تعالیٰ نے رسول پاک کو عنایت فرمایا تہا وہی تہا یہ مراسلہ آیندہ ہفتہ میں شایع کرونگا ؛

بتعدد ہفتجات رویا انقضای لا چکے کہ اس مراسلہ کے شیوع کا انتظار ہوا مگر کوئی خاص وجہ ہوگی جسکی جہت سے موقوف رکھا گیا کاش یہ بھی شایع ہوجاتا تو اس مراسلہ کے مرسل کی دینداری کا اندازہ حضرات حسکم کی تحریرات سے بخوبی دریافت ہوتا عام اہل اسلام پر بھی پوشیدہ نہ رہتا۔

مولوی غلام محمد صاحب یا اونکے نیاز مندون سے جیون کارروائی کی کچہ شکایت نہیں مولوی عبدالحی صاحب امام آف مسجد سولمین کی نصرۃ النعیم مطالعہ سے گذری یہ حضرت اضلاع سورت مین من حیث العلم اپنے قوم کے ریشائیل صاحبون مین زبرسل مانے جاتے ہین اور ایک دو دینداروں کی دیانت شعاری تو دیکہی مگر ان حضرت نے ہر کہ آمد بران افزود کو کیا خوب ثابت کیا ہو وہ ملاحظہ کے قابل ہو ؛

ہرچند رسالہ ازالۃ الریب مین غلام محمد کا ارشاد بعد حمد و صلوات یہ ہو (مولوی بشیر بڑودوی نے اپنے وعظ مین کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم تمام جزئیات ماکان ومایکون کا عنایت کیا تہا اور کوئی جزئی اور کوئی ذرہ آنجناب کے علم سے باہر و خارج نہین ہو) اسی مطلب کی اگر عربی یہ ہے جو نصرۃ النعیم مین بعد حمد و صلوٰۃ کے فرماتے ہین قد قرع سمعی غیر مرۃ وطرق اذنی دون کرۃ ما یتراءی من التنازع بین الناس والشقاق ان طائفۃ منہم زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم الذی بعث لتمام مکارم الاخلاق قد احاط علمہ بجمیع الغیب کلیاتہ وجزئیاتہ من دون اعلام اللہ واظہارہ علیہ وافاضتہ جسکا ترجمہ فیض العمیم سے بقدر ضرورت یہ ہو (ایک فریق

کا دعویٰ ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو تتمیم مکارم اخلاق کیلئے مبعوث ہوے تھے جمیع کلیات و جزئیات پر آپ کا علم حاوی تہا بدون اسباب کے کہ اللہ سبحانہ آپ کو اوسپر مطلع کرے اور آپ پر اسکا فیضان فرمادے) اوپر کی عربی عبارت مین علم ادب کا خون ناحق جو بہایا ہو اوسکا تدارک تو طفلان کافیہ خوان کر لینگے۔ ہمین ایسی تقریر و تطہیر یہ واردگیر کی کوئی ضرورت نہین ہو لیکن اتنا تو ضرور فرماوین کہ یہ طائفہ آپ کا محض خیالی ہو یا کہین اوسکا وجود خارج مین بھی قابل نمود ہو اگر ہو تو غلام محمد کی ناقص بیانی اور نہین ہے تو آپ کے کمال دیانت کی پوری نشانی ثابت ہے ہمین بہر طور رحمت اللہ علی النباش الاول کہنے مین کوئی حرج معلوم نہین ہوتا ہو ؛

پھر بھی اتنی گذارش کر دیتے ہین کہ عبدالحی صاحب کیا اگر آپ اتنی افترا پردازی کرتے تو ابن تیمیہ حرانی یا قاضی شوکانی کی ناخوشنودی کا اندیشہ تہا یا عبدالوہاب نجدی کی عدم رضامندی کا خیال اور اب جو یہ روانہ کام کر لیا تو اسماعیل دہلوی یا صدیق قنوجی کو خوش کر لیا یا خرم بلہوری کے عزیز ہوگئے حیف صد حیف جو تمکو تمہاری پاکیزہ صورت نے بھی ایسی نبلی سیرت سے نہ روکا یہ عادت آپ کے کلام کی وقعت کو نیست و نابود کرنے مین سریع الاثر اور آپ کے اعتبار کو ضایع کرنے مین پرخطر ہے ؛

مقام سورت مین کہین غلام محمد نے عام جلسہ مین کہا تہا کہ بشیر الدین درسی کتب مین سے بتلاوُن اس کتاب کا ایک صفحہ پڑھ دین تو سو روپیہ انعام دون اسکا جواب دینا چندان ضروری نہین ہے پھر بھی در گذر کیا جاوے تو صاحب موصوف کے ذہن کند ہونے کا خیال ہو لہذا معروض کہ آپ کی عام کتاب کے بدلے ہم ایک خاص کتاب کہین لیجیے حدیث کی مشکوٰۃ المصابیح پہلی کتاب ہے اوسکے پہلے باب

کی پہلی فصل کی پہلی حدیث میں جو جواب سے دریافت کیا جائے اوسکا جواب خواہ قاضی
سے پوچھکر ہی کیوں نہو اگر آپ دیدیں تو فی جواب دس روپیہ انعام ملے گا پھر بقیہ
سوالات کا جواب دو لتے ہی عشرہ مبشرہ اور قاضی خان کی عبارت جو صفحہ ۴ استفتار
پر لکھی ہے وہ خود کے دعوے سے مطابق کردو تو بیس روپیہ انعام گجراتی اور انگریزی
ترجمہ تحفۃ الہند میں قاضی خان کے حوالے سے جو مضمون نقل کیا ہو اوسکی اصل
عبارت قاضی خان میں دکھادو تو چالیس روپیہ انعام استفتار کے صفحہ پر عزیز الرحمن
والی تائید میں قال اللہ تعالی حکایۃ عن نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا ہے
اسکا مقولہ اور محکی کہاں ہی اسکا جوڑ لگادو تو ساٹھہ روپیہ انعام۔ استفتار کے صفحہ پر
تمہارے ایک بزرگ نے لکھا ہو کہ ۔ ما قالہ المجیب اللبیب فہو فیہ مصیب ۔ در شریعت محمدیہ
ثابت نگردید کہ انحضرت بر تمامی علوم جمیع اشیاء ماضیہ مستقبلہ جزئیہ وکلیہ اطلاع داشتند
الا ما شاء اللہ تعالی کذا حررہ مولونا عبد الحی رحمہ اللہ نمقہ العبد محمد اسماعیل عفی عنہ
فی مجموعۃ الفتاوی۔ اسمین اللبیب کے کیا معنے ہین پھر مولونا اصل مین مولوی تھے یا کیا
اور محمد اسماعیل کا مجموعۃ الفتاوی دنیا کے کونسے اقلیم کے کس مطبع مین کسکے اہتمام
سے چھپا ہے اگر یہ تمام بتلادو تو اسی روپیہ انعام ۔ مگر یہ انعام حاصل کرتے تو آپ کے
ناخن ہی سے نہیں دانت مین سے بھی پسینہ ٹپک کر لب تلک ہی نہین سینہ کے گنجینہ
کینہ کو ڈوبا دیگا بنا بر علیہ آپ کی آسایش کی خاطر کہتے ہین کہ مکرم پنجیبا ورنے اونکے
لئے دو خطاب مستطاب تجویز کئے ہین دیکھو اونکے ملفوظات مین حافظ و مولوی
غلام محمد مولویت کو خیرباد کا آخری سلام کہدو نافس ساب (حافظ صاحب) نے ربو
پھر اجازت ہے کہ آپ کے حافظہ مین خلل ہو تو کسی اور حافظ سے مگر شرط یہ کہ صادق

والیسے سے دریافت بھی کرلو اور جلدی سے کہدالو کہ عزیز الرحمن والے اسی تائید مین اوسی
جگہ کے بعد قال تعالی قل لا یعلم الغیب الا اللہ ہے یہ آیت تمام کلام مجید مین کس پارہ اور
کونسی سورت مین واقع ہو تم تو نہیں مگر تمہارے باپ حافظ صادق بھی بتلائین تو
تو بھیہ لیجاو سو روپیہ انعام صاحب نصرۃ النعیم سے بھی کہدو آپ کی کتاب کے صفحہ پر
زعمت ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحریر فرمایا ہے اور غلط نامہ مین سکوت کیا ہو لہذا اسکا
کوئی تا عمد متفق علیہا کتب ودیہ مین دکھلا دو تو آپ کو بھی سو روپیہ تو نہین مگر ترکیب والی
سورۃ حائل کا ایک نسخہ انعام ہے فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودہا الناس
والحجارۃ اعدت للکافرین وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد خاتم
الانبیاء وسید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین



فتوای فاضل اجل صاحب تصانیف کثیرہ باہرہ و تالیفات شہیرہ زاہرہ

مجدد مائۃ حاضرہ جناب مولانا مولوی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی

دام بالفیض القوی مسمی بنام تاریخی



بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از دہلی چاندنی چوک موتی بازار مرسلہ بعض علمائے اہلسنت ۲۱ ربیع الاول شریف ۱۳۱۸ھ حضرات علمائے کرام اہل سنت اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں کہ زید دعوی کرتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حق تعالی نے علم غیب عطا فرمایا ہے دنیا میں جو کچھ ہوا اور ہوگا حتی کہ بدء الخلق سے لیکر دوزخ و جنت میں داخل ہونے تک کا تمام حال اور اپنی امت کا خیر و شر بالتفصیل جانتے ہیں اور جمیع اولین و آخرین کو اسطرح ملاحظہ فرماتے ہیں جسطرح اپنے کف دست مبارک کو اور اس دعوے کے ثبوت میں آیات و احادیث و اقوال علما پیش کرتا ہے مگر اس عقیدہ کو شرک و کفر کہتا ہے اور عکس اس کا ورشتی دعوی کرتا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کچھ نہیں جانتے حتی کہ اپنے خاتمہ کا حال بھی معلوم نہ تھا اور اپنے اس دعوے کے اثبات میں تقویۃ الایمان کی عبارتیں پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ کہ آپکو علم ذاتی تھا خواہ یہ کہ خدا نے عطا فرمایا تھا دونوں طرح شرک ہے اب علمائے ربانی کی جناب میں التماس ہے کہ ان دونوں میں کون برسر حق موافق

عقیدۂ سلف صالح ہے اور کون بدمذہب جہنمی ہے نیز عمرو کا دعویٰ ہے کہ شیطان کا علم معاذ اللہ حضور سرور عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور اس کا گنگوہی مرشد اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ ۴۷ پر اس کا
بیان یوں لکھتا ہے کہ شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے
اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے بینوا توجروا

الجواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھم لک الحمد سرمدا صل وسلم وبارک علی من علمتہ الغیب نزھتہ من کل عیب وعلی آلہ وصحبہ ابدا رب انی اعوذ بک من ھمزات الشیاطین واعوذ بک رب ان یحضرون

زید کا قول حق وصحیح اور بکر کا زعم مردود وقبیح ہے بیشک حضرت عزت عظمتہ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمامی اولین وآخرین کا علم عطا فرمایا شرق تا غرب عرش تا فرش سب انہیں دکھایا ملکوت السموات والارض کا شاہد بنایا روز اول سے آخر تک کا سب ماکان ومایکون انہیں بتایا اشیاء مذکورہ سے کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا علم عظیم حبیب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان سب کو محیط ہوا نہ صرف اجمالاً بلکہ ہر صغیر وکبیر ہر رطب ویابس جو پتا گرتا ہے زمین کی اندھیریوں میں جو دانہ کہیں پڑا ہے سب کو جدا جدا تفصیلاً جان لیا وللہ الحمد حمدا کثیرا بلکہ یہ جو کچھ بیان ہوا ہرگز ہرگز محمد رسول اللہ کا پورا علم نہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ اجمعین بلکہ علم حضور سے ایک چھوٹا حصہ ہے ہنوز احاطۂ علم محمدی میں وہ ہزار در ہزار بے حد و بے کنار سمندر لہرا رہے ہیں جنکی حقیقت وہ جانیں یا ان کا عطا کرنے والا ان کا مالک ومولیٰ جل وعلا والحمد للہ العلی الاعلیٰ کتب حدیث وتصانیف علمائے قدیم وحدیث میں اسکے دلائل کا بسط شافی وبیان وافی ہے اور اگر کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ قرآن عظیم خود شاہد عدل وحکم فصل ہے قال اللہ تعالیٰ ونزلنا علیک الکتب تبیانا لکل شیء وھدی ورحمۃ وبشری للمسلمین اتاری ہم نے تم پر کتاب جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت ورحمت وبشارت وقال تعالیٰ ما کان حدیثا یفتری ولکن تصدیق الذی بین یدیہ وتفصیل کل شیء قرآن وہ بات نہیں جو بنائی جائے بلکہ اگلی کتابوں کی تصدیق ہے اور ہر شے کا صاف جدا جدا بیان وقال اللہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیء ہم نے کتاب میں کوئی چیز اٹھا نہ رکھی **اقول** وباللہ التوفیق جب فرقان مجید ہر شے کا بیان ہے اور بیان بھی کیسا روشن اور روشن بھی کس درجہ کا مفصل اور اہلسنت کے مذہب میں شے ہر موجود کو کہتے ہیں

تو عرش تا فرش تمام کائنات جملہ موجودات اس بیان کے احاطے میں داخل ہوئے اور منجملہ موجودات کتابت لوح محفوظ بھی ہے تو بالضرورۃ یہ بیانات محیطہ اس کے مکتوبات کو بھی بالتفصیل شامل ہوئے اب یہ بھی قرآن عظیم ہی سے پوچھ دیکھئے کہ لوح محفوظ میں کیا کیا لکھا ہے قال اللہ تعالیٰ وکل صغیر وکبیر مستطر ہر چھوٹی بڑی چیز سب کچھ لکھی ہوئی ہے وقال اللہ تعالیٰ وکل شیء احصینہ فی امام مبین ہر شے ہم نے ایک روشن پیشوا میں جمع فرمادی ہے وقال اللہ تعالیٰ ولا حبۃ فی ظلمت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتب مبین کوئی دانہ نہیں زمین کی اندھیریوں میں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر یہ کہ سب ایک روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے اور اصول میں مبرہن ہو چکا کہ نکرہ حیز نفی میں مفید عموم ہے اور لفظ کل تو ایسا عام ہے کہ کبھی خاص ہو کر مستعمل ہی نہیں ہوتا اور عام افادۂ استغراق میں قطعی ہے اور نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول رہیں گی بے دلیل شرعی تخصیص وتاویل کی اجازت نہیں ورنہ شریعت سے امان اٹھ جائے نہ حدیث آحاد اگرچہ کیسی ہی اعلیٰ درجہ کی صحیح ہو عموم قرآن کی تخصیص کر سکے بلکہ اس کے حضور مضمحل ہو جائیگی بلکہ تخصیص متراخی نسخ ہے اور اخبار کا نسخ ناممکن اور تخصیص عقلی عام کو قطعیت سے نازل نہیں کرتی تو اس کے اعتماد پر کسی ظنی سے تخصیص ہو سکے تو بحمد اللہ تعالیٰ کیسے نص صریح قطعی سے روشن ہوا کہ ہمارے حضور صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم کو اللہ تعالیٰ عزوجل نے تمام موجودات جملہ ما کان وما یکون الی یوم القیمۃ جمیع مندرجات لوح محفوظ کا علم دیا اور شرق وغرب وسما وارض وعرش وفرش میں کوئی ذرہ حضور کے علم سے باہر نہ رہا وللہ الحجۃ السامیۃ اور جب کہ یہ علم قرآن عظیم کے تبیانا لکل شیء ہونے نے دیا اور پر ظاہر کہ یہ وصف تمام کلام مجید کا ہے نہ ہر آیت یا سورت کا تو نزول جمیع قرآن شریف سے پہلے اگر بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ارشاد ہو لم نقصص علیک یا منافقین کے باب میں فرمایا جائے لا تعلمھم ہرگز ان آیات کے منافی اور احاطۂ علم مصطفوی کا نافی نہیں الحمد للہ طائفہ تالفہ وہابیہ جس قدر قصص وروایات واخبار وحکایات علم عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھٹانے کو آیات قطعیہ قرآنیہ کے مقابل پیش کرتا ہے جواب دہن دوز وفکر سوز انھیں دو فقروں میں ہو گیا وہ حال سے خالی نہیں یا تو ان قصص کی تاریخ معلوم ہوگی یا نہیں اگر نہیں تو اس سے استناد جہل مبین کہ جب تاریخ مجہول تو اسکا تمامی نزول قرآن سے پہلے ہونا محتمل اور اگر ہاں تو وہ حال سے خالی نہیں یا وہ تاریخ تمامی نزول سے پہلے کی ہوگی یا بعد کی بر تقدیر اول مقام سے محض بیگانہ اور مستدل نہ صرف جاہل بلکہ دیوانہ بر تقدیر ثانی اگر مدعا مخالف میں نص صریح ہو تو استناد محض خبط الصناد و مخالفین جو کچھ پیش کرتے ہیں سب انہیں اقسام کی ہیں ان آیات کے خلاف پر اصلا ایک دلیل صحیح صریح

قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بفرض غلط تسلیم ہی کرلیں تو ایک ہی جواب جامع ونافع ووافی وتام وشافی وکافی کہ عموم آیات قطعیہ قرآنیہ کی مخالفت میں اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بافی ۔ میں اس مطلب پر ائمہ اصول سے احتجاج کروں اس سے یہی بہتر کہ خود مجدد زمانہ کہ انہیں گنگوہی جیسے کی شہادت درون ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ۔ نصوص قطعیہ قرآن عظیم کے خلاف پر احادیث آحاد کا سننا جانا یا طاق یہ بنگو اوصاف تصریح کرتے ہیں کہ یہاں خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں نہ اصلا اوسپر التفات ہو اسی براہین قاطعہ لما امر اللہ بہ ان یوصل میں اسی مسئلہ علم غیب کی تقریر مہمل ومختل میں اپنے اور اپنے تمام طائفہ کی بادشاہ تیشہ زنی کو یوں لکھتے ہیں عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اوسکا اثبات اوسوقت قابل التفات ہو کہ قطعیات سے اوسکو ثابت کرے نیز صفحہ ۸۱ پر لکھا اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہے نہ صحاح کا ۔ یہاں کہا آحاد صحاح بھی معتبر نہیں چنانچہ فن اصول میں مبرہن ہو احمد للہ مناظرہ تو انہیں دو حرفون میں ختم ہو گیا ہان وہان تمام نجدیہ دہلوی گنگوہی وجنگلی ودکوہی سب کو دعوت عام ہے اجمعوا شرکاءکم جیم پڑے سب اکٹھے ہوکر ایک آیت قطعی الدلالۃ یا ایک حدیث یقینی الافادۃ چھانٹ لائیں جس سے صاف صریح طور پر ثابت ہو کہ تمامی نزول قرآن عظیم کے بعد ہی اشیاء مذکورہ ماکان ومایکون سے فلان امر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر مخفی رہا جسکا علم حضور کو دیا ہی نہ گیا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاعلموا ان اللہ لا یھدی کید الخائنین اگر ایسا نص نہ لاسکو اور ہم کہے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو خوب جان لو کہ اللہ راہ نہیں دیتا دغابازوں کے مکر کو والحمد للہ رب العالمین طرفہ یہ کہ یہی گنگوہی بہادر خود ہی اوسی صفحہ میں دو ہی سطر بعد اپنے مدعای باطل کی سند میں لکھتے ہیں خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں قطع نظر اس سے کہ حدیث اول خود آحاد ہے سلیم الحواس کو سند لانی تھی تو وہ مضمون تو خود آیت میں تھا اور قطع نظر اس سے کہ اس آیت وحدیث کے کیا معنی ہیں اور قطع نظر اس سے کہ یہ کس وقت کے ارشاد ہیں اور قطع نظر اس سے کہ خود قرآن عظیم واحادیث صحیحہ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں اسکا ناسخ موجود کہ جب آیۂ کریمہ لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر اوتری یعنی تاکہ اللہ بخشدے تمہارے واسطے سے سب اگلے پچھلے گناہ صحابہ نے عرض کی ھنیئا لک یا رسول اللہ لقد بین اللہ لک ماذا یفعل بک فماذا یفعل بنا یا رسول اللہ حضور کو مبارک ہو خدا کی قسم اللہ عزوجل

نے یہ تو صاف بیان فرما دیا کہ حضور کے ساتھ کیا کریگا اب یہ رہا کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا اسپر آیت اوتری لیدخل المومنین (الی قولہ تعالی) فوزا عظیما تاکہ داخل کرے اللہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں میں جنکے نیچے نہریں بہتیں ہمیشہ رہیں اونمیں اور مٹادے اونسے اونکے گناہ اور یہ اللہ کے یہاں بڑی مراد پانا ہے یہ آیات اور انکے امثال بے نظیر اور یہ حدیث جلیل شہیر ایسے انکو کیون سوجھائی دیتیں ان سب سے قطع نظر دل چھپنے والی ادا تو یہ ہے کہ شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں الی آخرہ قطع نظر اس سے کہ ملاجی کو ہنوز روایت وحکایت میں تمیز نہیں اس بے اصل حکایت سے استناد اور شیخ محقق قدس اللہ تعالی سرہ العزیز کیطرف اسناد کیسی جرأت ووقاحت ہے شیخ رحمہ اللہ تعالی نے مدارج شریف میں یوں فرمایا ہے اینجا اشکال می آرند کہ در بعضی روایات آمدہ است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم من بندہ ام نمیدانم آنچہ درپس این دیوار است جوابش آنست کہ این سخن اصلے ندارد وروایت بدان صحیح نشدہ است کیون ملاجی کچھ آنکھیں کھلیں ایسا ہی لا تقربوا الصلوۃ پر عمل کروگے تو خوب چین سے رہو گے ع اوس آنکھ سے ڈریے جو خدا سے نہ ڈری آنکھ ۔ امام ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں لا اصل لہ یہ حکایت محض بے اصل ہے امام ابن حجر مکی نے افضل القری میں فرمایا لم یعرف لہ سند اسکی کوئی سند نہ پہچانی گئی ۔ افسوس اوسی مونہہ سے مقام مقام اعتقادیات بتانا احادیث صحاح بھی نامقبول ٹھہرانا اوسی مونہہ میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا علم عظیم گھٹانے کو ایسی بے اصل حکایت بے سند لانا اور طرہ کاری کیلیے شیخ محقق کا نام لکھ جانا جو صراحۃ فرما رہے ہیں کہ اس حکایت کی جڑ نہ بنیاد آپ اسکو سوا کیا کہے کہ ایسون کی داد نہ فریاد افسد اللہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو باب فضائل سے نکلواکر اوس تنگنا میں داخل کرائیں تا کہ صحیحین بخاری ومسلم کی حدیثیں بھی مردود بنائیں اور حضور کی تنقیص شان میں یہ فراخی دکھائیں کہ بے اصل مقولے بے سند منقول سب سہا جائیں ع حال ایمان کا معلوم ہے بس جانیدے ۔ بالجملہ بحمد اللہ تعالی زید سنی حفظہ اللہ کا دعوی آیات قطعیہ قرآنیہ سے ایسے جلیل وجمیل طور پر ثابت جسمیں اصلا مجال دم زدن نہیں اگر یہاں کوئی دلیل ظنی تخصیص عام پر قائم بھی ہوتی تو عموم قطعی قرآن عظیم کے حضور مضمحل ہو جاتی نہ کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم وغیرہا صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم کی احادیث صریحہ صحیحہ کثیرہ شہیرہ اس عموم واطلاق کی اور تاکید وتائید فرما رہی ہیں صحیحین بخاری ومسلم میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے قام فینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما ما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعۃ الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

ایکبار ہم مین کھڑے ہوکر جب سے قیامت تک جو کچھ ہونیوالا تہا سب بیان فرمادیا کوئی چیز چھوڑ نہ دی جسے یاد رہا یاد رہا
جو بہول گیا بہول گیا یہی مضمون احمد نے مسند بخاری نے تاریخ طبرانی نے کبیر مین حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے روایت کیا صحیح بخاری شریف مین حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے
ہے قام فینا النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ
منازلہم واہل النار منازلہم حفظ ذلک من حفظہ ونسیہ من نسیہ ایکبار سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ہم مین کھڑے ہوکر ابتدای آفرینش سے لیکر جنتیون کے جنت دوزخیون کے دوزخ جانے تک کا حال ہم سے بیان فرمادیا
یاد رکھا جسنے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا صحیح مسلم شریف مین حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ
تعالی عنہ سے ہے ایکدن رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے نماز فجر کے بعد غروب آفتاب تک خطبہ فرمایا بیچ مین ظہر
و عصر کی نمازون کے سوا کچھ کام نہ کیا فاخبرنا بما ھو کائن الی یوم القیمۃ فاعلمنا احفظنا اسمین سب کچھ
ہمسے بیان فرمادیا جو کچھ قیامت تک ہونیوالا تہا ہم مین زیادہ علم اوسے ہے جسے زیادہ یاد رہا جامع ترمذی شریف
وغیرہ کتب کثیرہ ائمہ حدیث مین باسانید عدیدہ وطرق متنوعہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے ہے اور
یہ حدیث ترمذی کی معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فرأیتہ
عزوجل وضع کفہ بین کتفی فوجدت بردانا ملہ بین ثدیی فتجلی لی کل شیٔ وعرفت مین نے
اپنے رب عزوجل کو دیکہا اوسنے اپنا دست قدرت میری پشت پر رکھا کہ میرے سینے مین اوسکی ٹھنڈک محسوس ہوئی
اوسیوقت ہر چیز مجہپر روشن ہوگئی اور مین نے سب کچھ پہچان لیا امام ترمذی فرماتے ہین ھذا حدیث حسن
صحیح سألت محمد بن اسمعیل عن ھذا الحدیث فقال صحیح یہ حدیث حسن صحیح ہے مین نے
امام بخاری سے اسکا حال پوچہا فرمایا صحیح ہے اوسیمین حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے آئی
معراج منامی کے بیان مین ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا فعلمت ما فی السموات والارض
جو کچھ آسمانون اور زمین مین ہے سب میرے علم مین آگیا شیخ محقق رحمہ اللہ تعالی شرح مشکوۃ مین اس حدیث
کے نیچے فرماتے ہین پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمامہ علوم جزوی وکلی و
واحاطہ آن امام احمد مسند اور ابن سعد طبقات اور طبرانی معجم مین بسند صحیح حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ
تعالی عنہ اور ابو یعلی و ابن منیع و طبرانی حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی لقد ترکنا رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وما یحرک طائر جناحیہ فی السماء الا ذکر لنا منہ علما ہمکو رسول

علیہ وسلم نے ہمین اس حال پر چھوڑا کہ ہوا مین کوئی پرندہ پر مارنیوالا ایسا نہین جسکا علم حضور نے ہمارے سامنے
بیان نفرمادیا ہو نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض وشرح زرقانی للمواہب مین ہے ھذا
تمثیل لبیان کل شیٔ تفصیلا تارۃ واجمالا اخری یہ ایک امثال دی ہے اسکی کہ نبی صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ہر چیز بیان فرمادی کبھی تفصیلا کبھی اجمالا مواہب امام احمد قسطلانی مین ہے ولاشک ان اللہ
تعالی قد اطلعہ علی ازید من ذلک والقی علیہ علم الاولین والآخرین کچھ شک نہین کہ اللہ تعالی نے
حضور کو اس سے بہی زیادہ علم دیا اور تمام اگلون پچھلون کا علم حضور پر القا کیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم۔ طبرانی
معجم کبیر اور نعیم بن حماد کتاب الفتن اور ابو نعیم حلیہ مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن
فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ھذہ جلیانا من اللہ جلاہ لنبیہ کما جلاہ للنبیین
من قبلہ بیشک اللہ عزوجل نے میرے سامنے دنیا اوٹھالی ہے تو مین اوسے اور جو کچھ اوسمین قیامت تک
ہونیوالا ہے سبکو ایسا دیکھ رہا ہون جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھتا ہون اوس روشنی کے سبب جو اللہ نے اپنے نبی کیلئے
روشن فرمائی جیسے محمد سے پہلے انبیا کیلئے روشن کی تہی صلی اللہ تعالی علیہ وعلیہم وسلم اس حدیث سے روشن کہ سموات و
ارض اور جو کچھ اونمین ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوگا اس سب کا علم اگلے انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو بہی عطا ہوا
اور حضرت عزت عز جلالہ نے اس تمام ما کان وما یکون کو انہین اون محبوبون کے پیش نظر فرمادیا مثلا شرق سے غرب تک سماک
سے سمک تک ارض سے فلک تک اسوقت جو کچھ ہو رہا ہے سیدنا ابراہیم خلیل جلیل علیہ الصلاۃ والتسلیم ہزارہا برس
پہلے اوس سبکو ایسا دیکھ رہے ہین گویا اسوقت ہر جگہ موجود ہین ایمانی نگاہ مین نہ یہ قدرت الہی پر دشوار نہ عزت و
وجاہت انبیا کے مقابل بسیار مگر وہابی بیچارے جنکو بیان خدا کی حقیقت اتنی ہو کہ ایک پیڑ کو چکن و دودہ آپ
ہی ان حدیثون کو شرک اکبر کہا چاہین اور جو ائمہ کرام و علماے اعلام انکو مستندین لاتے انہین مقبول و مسلم رکہتے
آئے جیسے امام خاتم الحفاظ جلال الملۃ والدین سیوطی مصنف خصائص کبری و امام شہاب احمد محمد خطیب
قسطلانی صاحب مواہب لدنیہ و امام ابو الفضل شہاب ابن حجر مکی ہیتمی شارح ہمزیہ و علامہ شہاب احمد مصری
خفاجی صاحب نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض و علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی شارح مواہب وغیرہم
رحمہم اللہ تعالی انہین مشرک نہ کہین تو اپنی جہرتوحید کیونکر نباہین والعیاذ باللہ رب العالمین صحیح مسلم مسند
امام احمد و سنن ابن ماجہ مین ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین۔

عرضت علی امتی باعمالها حسنها وقبیحها میری ساری امت اپنے سب اعمال نیک و بد کو ساتھ میرے حضور
پیش کیگئی طبرانی اور ضیا مختارہ میں حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں عرضت علی امتی البارحة لدی ھذہ الحجرة حتی لانا اعرف بالرجل منهم
من احدکم بصاحبہ رات میری سب امت اس حجرے کے پاس مجھ پر پیش کیگئی یہانتک کہ بیشک میں انکے
ہر شخص کو اس سے زیادہ پہچانتا ہوں جیسا تم میں کوئی اپنے ساتھی کو پہچانے والحمد للہ رب العالمین امام اجل
سیدی محمد بوصیری قدس سرہ ام القری میں فرماتے ہیں وسع العلمین علما وحلما رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا علم و حلم تمام جہان کو محیط ہوا امام ابن حجر مکی اوسکی شرح افضل القری میں فرماتے ہیں
لان اللہ تعالیٰ اطلعہ علی العالم فعلم علم الاولین والآخرین وما کان وما یکون یہ اسلئے
کہ بیشک اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہان پر اطلاع بخشی تو سب اگلوں پچھلوں
اور ما کان وما یکون کا علم حضور کو حاصل ہوگیا امام جلیل عمدة المحدثین سیدی زین الدین عراقی
استاذ امام حافظ الشان ابن حجر عسقلانی شرح مہذب پھر علامہ خفاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں
انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن آدم علیہ الصلاة والسلام
الی قیام الساعة فعرفهم کلهم کما علم آدم الاسماء آدم علیہ الصلاة والسلام سے لیکر قیام قیامت
تک کے تمام مخلوقات الٰہی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر پیش کیگئیں تو حضور نے جمیع مخلوقات گذشتہ
وآیندہ سب کو پہچان لیا جس طرح آدم علیہ الصلاة والسلام کو تمام نام سکھائے گئے تھے علامہ عبد الرؤف
مناوی تیسیر میں فرماتے ہیں النفوس القدسیة اذا تجردت عن العلائق البدنیة اتصلت
بالملاء الاعلیٰ ولم یبق لها حجاب فتری وتسمع الکل کالمشاهد پاکیزہ جانیں جب بدن کے
علاقوں سے جدا ہو کر عالم بالا سے مل جاتی ہیں انکے لئے کوئی پردہ نہیں رہتا ہے وہ ہر چیز کو ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے
پاس حاضر ہیں امام ابن الحاج مکی مدخل اور امام قسطلانی مواہب میں فرماتے ہیں قد
قال علماؤنا رحمهم اللہ تعالیٰ لا فرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی مشاهدتہ
لامتہ ومعرفتہ باحوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلک جلی عندہ لاخفاء بہ
بیشک ہمارے علمائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حالت حیات
دنیوی اور اس وقت کی حالت میں کچھ فرق نہیں ہے اس بات میں کہ حضور اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں انکی ہر

حال اونکی ہر نیت اونکی ہر ارادے اونکے دلونکے ہر خطرے کو پہچانتے ہیں اور یہ سب چیزیں حضور پر ایسی روشن
ہیں جنہیں اصلا کسی طرح کی پوشیدگی نہیں ہاں ہاں جل جاؤ اپنے غیظ کی آگ میں جلنے والو یہ عقیدے ہیں
علماء ربانیین کے محمد رسول اللہ کی جناب ارفع میں جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شرک کہو انہیں
اشراک کے سوا اپنے کس کس کو مشرک بناؤگے موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذات الصدور ۵ شیخ
شیوخ علماء الہند مولانا شیخ محقق نور اللہ تعالیٰ مرقدہ الکریم مدارج شریف میں فرماتے ہیں ذکر کن ورا
و درود بفرست بروی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و باش در حال ذکر گویا حاضر است پیش تو در حالت
حیات و می بینی تو او را متادب با جلال و تعظیم و ہیبت و حیا و بدانکہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم می بیند و می شنود
کلام ترا زیرا کہ وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متصف است بصفات اللہ و یکی از صفات الٰہی آنست کہ انا جلیس من ذکرنی اھ مختصرا
ہمارے حضرت شیخ محقق نے جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہمارا دیکھنا ذکر کیا گویا فرمایا اور جب حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہمیں دیکھنا بیان کیا بدانکہ بڑھایا تا کہ کوئی اوسے گویا کے نیچے داخل نہ سمجھے غرض ایمانی
نگاہوں کے سامنے اوس حدیث پاک کی تصویر کھینچدی کہ اعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک
اللہ کی عبادت کر گویا تو اوسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اوسے نہ دیکھے تو وہ تو یقینا تجھے دیکھتا ہے جل جلالہ وصلی اللہ
تعالیٰ علی نبیہ وآلہ وبارک وسلم نیز فرماتے ہیں ہر چہ در دنیا است از زمان آدم تا نفخہ اولی بروی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم منکشف ساختند تا ہمہ احوال او را از اول تا آخر معلوم گردید و یاران خود را نیز از بعضی از ان احوال
خبر داد نیز فرماتے ہیں وھو بکل شیء علیم و وی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانا است بہمہ چیز از شیونات ذات و احکام
الٰہی و احکام صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ و مصداق فوق
کل ذی علم علیم شدہ علیہ من الصلوات افضلها ومن التحیات اتمها واکملها شاہ ولی اللہ دہلوی فیوض
الحرمین میں لکھتے ہیں فاض علی من جنابہ المقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیفیة ترقی العبد من حیزہ الی
حیز القدس فیتجلی لہ کل شیء کما اخبر عن ھذا المشهد فی قصة المعراج المنامی حضور اقدس
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ قدس سے مجھ پر اوس حالت کا علم فائض ہوا کہ بندہ اپنے مقام سے مقام قدس تک کیونکر
ترقی کرتا ہے کہ ہر چیز اوس پر روشن ہو جاتی ہے جس طرح حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے اس مقام سے
معراج خواب کے قصہ میں خبر دی قرآن و حدیث و اقوال ائمہ قدیم و حدیث سے اس مطلب پر دلائل جنکا مہیا ہو
بعون الوہاب دفتر ہیں تو یہی اتنی قلیل کہ مذکور ہوئے بیان میں کہ شمس سے زیادہ اسی طرح روشن ہوا کہ عقیدۂ مذکورۂ زید

کو معاذ اللہ کفر و شرک کہنا خود قرآن عظیم پر حرف رکھنا اور احادیث صحیحہ صریحہ شہیرہ کثیرہ کو رد کرنا اور بکثرت ائمہ دین واکابر علماء عاملین واعاظم اولیاء کاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین یہانتک کہ شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کو بھی عیاذاً باللہ کافر و مشرک بنانا اور بحکم ظواہر احادیث صحیحہ و روایات معتمدہ فقہیہ خود کافر و مشرک بننا ہے اسکے متعلق احادیث و روایات واقوال ائمہ و ترجیحات و تصحیحات فقیر کے رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ (۱۳۰۵ھ) وراء عدی التقلید و رسالہ الکوکبۃ الشہابیۃ (۱۳۱۲) علی کفریات ابی الوہابیہ وغیرہما میں ملاحظہ کیجئے افسوس ان شرک فروش اندھوں کو اتنا نہیں سوجھتا کہ علم الٰہی ذاتی ہے اور علم خلق عطائی وہ واجب یہ ممکن وہ قدیم یہ حادث وہ نامخلوق یہ مخلوق وہ نامقدور یہ مقدور وہ ضروری البقا یہ جائز الفنا وہ ممتنع التغیر یہ ممکن التبدل۔ ان عظیم تفرقوں کے بعد احتمال شرک نہ ہوگا مگر کسی مجنون کو بصیرت کے اندھے اس علم ماکان ومایکون یعنی مذکور ثابت جاننے کو معاذ اللہ علم الٰہی سے مساوات مان لینا سمجھتے ہیں حالانکہ عظمتہ للہ علم الٰہی تو علم الٰہی جسمیں غیر متناہی علوم تفصیلی فردانی بالفعل کے غیر متناہی سلسلے غیر متناہی بار جیسے گویا مصطلح حساب کے طور پر غیر متناہی کا مکعب کہیے بالفعل بالدوام ازلاً ابداً موجود ہیں یہ شرق تا غرب و سمٰوات و ارض و عرش تا فرش و ماکان ومایکون من اول یوم الی آخر الایام سب کے ذرہ ذرہ کا حال تفصیل جاننا و بالجملہ جملہ مکتوبات لوح و مکنونات قلم کو تفصیلاً محیط ہونا علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک چھوٹا ٹکڑا ہے یہ تو ان کے طفیل سے ان کے بھائیوں حضرات مرسلین کرام علیہ وعلیہم افضل الصلاۃ واکمل السلام بلکہ ان کے عطا سے ان کے غلاموں بعض اعاظم اولیاء عظام قدست اسرارہم کو ملا اور ملتا ہے ہنوز علوم محمدیہ میں وہ بحار زخار ناپیدا کنار ہیں جن پر انکی فضیلت کلیہ و افضلیت مطلقہ کی بنا ہے اللہ عزوجل کی بیشمار رحمتیں امام اجل محمد بوصیری شرف الحق والدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر کہ **قصیدہ بردہ شریف** میں فرماتے ہیں ؎ فان من جودک الدنیا وضرتہا ۔ ومن علومک علم اللوح والقلم — یعنی یا رسول اللہ دنیا و آخرت دونوں حضور کے خوان جود وکرم سے ایک ٹکڑا ہیں اور لوح و قلم کے تمام علم جنمیں ماکان ومایکون مندرج ہے حضور کے علوم سے ایک حصہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وعلی آلک وصحبک وبارک وکرم مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری زبدہ شرح بردہ میں فرماتے ہیں توضیحہ ان المراد بعلم اللوح ما اثبت فیہ من النقوش القدسیۃ والصور الغیبیۃ وبعلم القلم ما اثبت فیہ کما شاء والاضافۃ لادنی ملابسۃ وکون علمہما من علومہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علومہ تتنوع الی الکلیات والجزئیات وحقائق ودقائق

وعوارف ومعارف تتعلق بالذات والصفات وعلمہما انما یکون سطرا من سطور علمہ ونہرا من بحور علمہ ثم مع ہذا ہو من برکۃ وجودہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یعنی توضیح اسکی یہ ہے کہ لوح کے علوم سے مراد نقوش قدسی و صور غیب ہیں جو اس میں منقوش ہوئے اور قلم کے علم سے مراد وہ ہیں جو اللہ عزوجل نے جس طرح چاہا اس میں ودیعت رکھے ان دونوں کی طرف علم کی اضافت ادنیٰ علاقہ یعنی محلیت نقش و اثبات کے باعث ہے اور ان دونوں میں جسقدر علوم ثبت ہیں یہ دونوں علم محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک پارہ ہے اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم بہت اقسام کے ہیں علوم کلیہ و علوم جزئیہ و علوم حقائق اشیاء و علوم اسرار خفیہ اور وہ علوم اور معرفتیں کہ ذات وصفات حضرت عزت عز جلالہ سے متعلق ہیں اور لوح وقلم کے جملہ علوم علوم محمدیہ کی سطروں سے ایک سطر اور انکے دریاؤں سے ایک نہر ہیں پھر بایں ہمہ وہ حضور ہی کی برکت وجود سے تو ہیں کہ حضور نہ ہوتے تو نہ لوح وقلم ہوتے نہ انکے علوم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ وبارک وسلم منکران مریض القلب و مریض الشلب اسی پر اپنا پیٹ پھاڑ کر مر جاتے ہیں کہ ہائے ہائے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے روز اول سے قیامت تک کے تمام ماکان ومایکون کا علم تفصیلی مانا جاتا ہے اب نصیبوں کو سر پر ہاتھ دھر کر روئیں کہ بحمد اللہ تعالیٰ وہ جمیع علم ماکان ومایکون علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عظیم سمندروں سے ایک نہر بلکہ انکی بیپایاں موجوں سے ایک لہر قرار پاتا ہے والحمد للہ رب العالمین وخسر ہنالک المبطلون وفی قلوبہم مرض فزادہم اللہ مرضا وقیل بعدا للقوم الظلمین **نصوص حصر** یعنی جن آیات و احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ علم غیب خاصہ خدا ہے مولیٰ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا قطعاً حق اور بحمد اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ایمان ہیں مگر منکر مسئلہ کا انسے دعوی باطلہ پر استدلال اور اسکی بنا پر حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے علم ماکان ومایکون یعنی مذکور ماننے والوں پر حکم کفر وضلال محض جنون و خام خیال بلکہ خود مستلزم کفر و ضلال ہے علم باعتبار منشا دو قسم ہے ذاتی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو اور عطائی کہ اللہ عزوجل کا عطیہ ہو اور باعتبار متعلق بھی دو قسم ہے علم مطلق یعنی محیط حقیقی تفصیلی فعلی فردانی کہ جمیع معلومات الٰہیہ عز وعلا کو جنمیں غیر متناہی معلومات کے سلاسل وہ بھی غیر متناہیہ وہ بھی غیر متناہی بار داخل اور خود کنہ ذات الٰہی و احاطہ تام صفات الٰہیہ نامتناہی سبکو شامل ہو فرداً فرداً تفصیلاً بالفعل مستغرق ہو اور مطلق علم یعنی جاننا اگرچہ محیط باحاطہ حقیقیہ نہو ان تقسیمات میں علم ذاتی و علم مطلق بمعنی مذکور بلاشبہ اللہ عزوجل کیلئے خاص ہیں اور ہرگز کسی غیر خدا کیلئے انکا حصول کا کوئی قائل نہیں ہم بھی بیان کر آئے کہ علم ماکان ومایکون یعنی مسطور اگرچہ کیسا ہی تفصیلی ہو بعد اتمام

واکمل ہو علوم محمدیہ کو بھی وسعت عظیمہ کو نہیں پہنچتا پھر علوم الہیہ تو علوم الہیہ ہیں جل وعلا وصلی اللہ تعالی علیہ
وسلم اور مطلق علم ہرگز حضرت حق عزوعلا سے خاص نہیں بلکہ قسم عطائی تو مخلوق ہی کے ساتھ خاص ہے مولی عزوجل
کا علم عطائی ہونے سے پاک ہے تو نصوص حصر میں یقیناً قطعاً یہی دو قسم اول مراد ہو سکتی ہیں نہ یہ قسم خیر اور بعد ثبوت اس
کے علم تفصیلی جملہ ذرات ماکان ومایکون بمعنی مزبور بلکہ اوس سے ہزار در ہزار زائد و افزون علم ہی کہ بعطائے الہی
مانا جائے اسی قسم اخیر سے ہوگا تو نصوص حصر کو مدعائے مخالف سے اصلا مس نہیں بلکہ وہ اوسکی تصریح جہالت پر
نص ہیں وللہ الحمد یہ معنی باآنکہ خود بدیہی و واضح ہیں ائمہ دین نے اونکی تصریح بھی فرمائی امام اجل ابو زکریا نووی
رحمۃ اللہ تعالی اپنے فتاوی پھر امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فتاوی حدیثیہ میں فرماتے ہیں معناھا
لا یعلم ذلک استقلالا وعلم احاطۃ بکل المعلومات الا اللہ تعالی واما المعجزات والکرامات
فباعلام اللہ تعالی لھم علمت وکذا ما علم باجراء العادۃ یعنی آیتیں جن میں غیر خدا سے نفی علم غیب کی ہے وہ
ہیں کہ غیب اپنی ذات سے بے کسی کے بتائے جاننا اور ایسا علم کہ جمیع معلومات الہیہ کو محیط ہو جائے یہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں
ہے انبیاء کے معجزے اور اولیاء کی کرامتیں یہاں تو اللہ عزوجل کے بتائے سے اونہیں علم ہوا ہے یونہی وہ باتیں کہ عادت
کی مطابقت سے جنکا علم ہوتا ہے تو مخالفین کا استدلال محض باطل وخیال محال ہوا تو یہیں سے ظاہر ہو گیا کہ
فقیر اپنے رسائل میں ثابت کیا ہے کہ یہ استدلال ان ضلال کے خود اقرار سے کفر وضلال کا منتہا ہے نیز اونہیں میں روشن
کیا کہ خلق کیلئے بلا ادعائے علم غیب پر فقہا کا حکم کفر بھی در بارہ ادعائے حق حقیقت میں اوسی صورت علم ذاتی اور در بارہ احاطے
طرز فقہائی میں علم مطلق بمعنی مرقوم کے ساتھ مخصوص ہے جیسا کہ محققین کے کلام میں منصوص ہے مگر یہ مکر کا وہ زعم
مردود جسمیں مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت (کچھ نہیں جانتے) کا لفظ ناپاک ہے وہ ہی کلمہ کفر وضلال
ہیا کیسے ہو کہ جس عقیدہ کو شرک و کفر کہا اور اوسکے رد میں یہ کلام بدفرجام بکا خود اوسیمیں تصریح تھی کہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حضرت حق جل شانہ نے علم عطا فرمایا ہے لاجرم بکا کہ یہ نفی مطلق شامل علم عطائی بھی ہے
اور خود بعض شیاطین الانس کے قول سے استناد بھی اس تعمیم پر دلیل جلی ہے کہ اوسکا قول شامل ہوئی ہیں خواہ
یوں اور خواہ یوں دونوں صورت پر حکم شرک دیا ہے اب اوسی لفظ قبیح کے کلمہ کفر صریح ہونے میں کیا تامل ہو
سکتا ہے قرآن عظیم کی روشن آیتوں کی تکذیب بلکہ سارے قرآن کی تکذیب رسالت نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا انکار بلکہ نبوت تمام انبیاء کا انکار سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص مکان بلکہ رب العزت عز جلالہ کی
توہین شان ایک دو کفر ہوں تو گنے جائیں والعیاذ باللہ رب العالمین یہ ہیں اوسکا قول بدتر از بول کہ اپنے

خاتم کا بھی حال ہے معلوم ہوا صریح کلمہ کفر وخسار اور بے شمار آیات قرآنیہ واحادیث متواترہ کا انکار ہے آیہ کریمہ لیغفر
لک اللہ مع حدیث صحیحین بخاری ومسلم کہ بحمد اللہ ان مردودوں کے خاص صورت شکنی ہی کیلئے اوتری اور مروی
مدون ہوئی اور گذری بعض اور سنو قال اللہ تعالی وللآخرۃ خیر لک من الاولی اور بیشک آخرت
تمہارے لئے دنیا سے بہتر ہے وقال اللہ تعالی ولسوف یعطیک ربک فترضی بیشک نزدیک ہے کہ تمہارا رب
تمہیں اتنا عطا فرمائیگا کہ تم راضی ہو جاؤ گے وقال تعالی یوم لا یخزی اللہ النبی والذین آمنوا معہ
نورھم یسعی بین ایدیھم وبایمانھم جسدن اللہ رسوا نہ کریگا نبی اور اونکے صحابہ کو اونکا نور اونکے آگے اور
دہنے جولان کریگا وقال اللہ تعالی عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب
تعریف کے مکان میں بھیجے گا جہاں اولین وآخرین سب تمہاری حمد کرینگے وقال اللہ تعالی تبارک الذی
ان شاء جعل لک خیرا من ذلک جنت تجری من تحتہا الانہر ویجعل لک قصورا ہ
علی قراءۃ الرفع قراءۃ ابن کثیر وابن عامر ورواية ابی بکر عن عاصم بڑی برکت والا ہے وہ کہ
اپنی مشیت سے تمہارے لئے اس خزانہ وباغ سے جسکی طلب یہ کافر کر رہے ہیں بہتر چیزیں کردے جنتیں جنکے نیچے نہریں
رواں اور وہ تمہیں بہشت بریں کے اونچے اونچے محل بخشیگا الی غیر ذلک من الآیات اور احادیث کہ جنمیں
تو جس تفصیل جلیل سے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے فضائل وخصائص وقت وفات مبارک و
برزخ مطہر وحشر منور وشفاعت وکوثر وخلافت عظمی وسیادت کبری وولایت ودخول جنان ورویت حضرت عظمت
وارد ہیں اونہیں جمع کیجیے تو ایک دفتر طویل ہوتا ہے یہاں صرف ایک حدیث تبرکا سن لیجیے جامع ترمذی شریف
میں انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں انا اول الناس خروجا
اذا بعثوا وانا قائدھم اذا وفدوا وانا خطیبھم اذا انصتوا وانا مستشفعھم اذا حبسوا وانا
مبشرھم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ بیدی وانا اکرم
ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانھم بیض مکنون اولؤلؤ منثور جب لوگوں کا حشر ہوگا
تو سب سے پہلے میں مزار اطہر سے باہر تشریف لاؤنگا اور جب وہ سب دم بخود رہینگے تو اونکا خطیب خوان میں ہونگا اور
جب وہ روکے جائینگے تو اونکا شفاعت خواہ میں ہونگا اور جب وہ ناامید ہو جائینگے تو اونہیں بشارت دینے والا
میں ہونگا عزت دینا اور تمام کنجیاں اوسدن میرے ہاتھ ہونگی لواء الحمد اوسدن میرے ہاتھ میں ہوگا بارگاہ عزت
میں میری عزت تمام اولاد آدم سے زائد ہے ہزار خدمتگار میرے گرد طواف کرینگے گویا وہ گرد وغبار سے پاکیزہ انڈے

مین محفوظ رکھی ہوئی یا جلکا ذرہ سا دل مین بکھیرے ہوئے بالجملہ بکرر پرکار گمراہ بدین ہو جبین اصلا شبہہ نہین اور اگر
کچھ ہوتا تو صرف اتنا ہی کہ تقویۃ الایمان پر جو حقیقۃً تفویت الایمان ہے اوسکا ایمان ہوئی اوسکا ایمان
سلامت رکھنے کو بس تھا جیسا کہ فقیر کے رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ وغیرہا کے مطالعہ سے ظاہر ہے ع اذا کان
الغراب دلیل قوم ٭ سیہدیہم طریق الہالکینا۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ رہا وہ ذریت شیطان کا یہ
اوس بزرگ لعین کے علم ملعون کو علم اقدس حضور عالم ماکان ومایکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زائد کہہ سکا
جواب اس کفرستان ہند مین کیا ہو سکتا ہے ان شاء اللہ القہار روز جزا وہ ناپاک ناہنجار اپنے کیفر کفری
گفتار کو پہنچیگا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ۵ یہان اسیقدر کافی ہے کہ یہ ناپاک کلمہ
صراحۃً محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عیب لگانا ہے اور حضور کو عیب لگانا کلمہ کفر نہ ہوا تو اور کیا کلمہ
کفر ہوگا والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم جو لوگ رسول اللہ کو ایذا دیتے ہین اونکے لئے دکھہ
کی مار ہے ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا
مہینا جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کو اللہ نے اونپر لعنت فرمائی ہے دنیا و آخرت مین اور اونکے لئے
تیار کر رکھی ہے ذلت والی مار **شفای امام اجل قاضی عیاض** اور **شرح علامہ شہاب**
خفاجی مسمی بہ **نسیم الریاض** مین ہے (جمیع من سب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بشتمہ
(او عابہ) هو اعم من السب فان من قال فلان اعلم منہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقد
عابہ ونقصہ ولم یسبہ (فهو ساب والحکم فیہ حکم الساب) من غیر فرق بینہما (لا نستثنی
منہ فصلا) ای صورۃ (ولا نمتری) فیہ تصریحا کان او تلویحا وهذا کلہ اجماع من
العلماء وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم الی هلم جرا) اہ مختصراً یعنی
جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دے یا حضور کو عیب لگائے اور یہ گالی دینے سے عام تر ہے کہ جو کسی کی نسبت
کہا کہ فلان کا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اوسنے ضرور حضور کو عیب لگایا حضور کی توہین کی
اگرچہ گالی نہ دی یہ سب گالی دینے والے کے حکم مین ہین اونمین اور گالی دینے والے کے حکم مین کوئی فرق نہین نہ ہم اس سے
کسی صورت کا استثنا کرین نہ اسمین شک و تردد کو راہ دین خواہ صاف صاف کہا ہو خواہ کنایہ سے ان سب
احکام پر تمام علما و ائمہ فتوی کا اجماع ہے کہ زمانہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے آج تک برابر چلا آیا ہے ہم نسال
اللہ العفو والعافیۃ فی الدین والدنیا والآخرۃ ونعوذ بہ من الحور بعد الکور ولا حول ولا

قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم فقیر غفرلہ المولی القدیر نے اس سوال کے ورود پر ایک
مبسوط کتاب بحر عباب منقسم بچار باب مسمی بنام تاریخی مالیٔ الجیب بعلوم الغیب کی طرح ڈالی باب اول
خصوص بعض فوائد جلیلہ ونفائس جزیلہ کہ تصحیف دلائل اہلسنت کے مقدمات ہون اور تزییف اوہام نجدیت کو
ممہدات باب دوم نصوص یعنی ایۃ بودہ عابد دلائل جلائل قرآن وحدیث واقوال ائمہ قدیم وحدیث باب سوم
عموم وخصوص کے احاطۂ علوم محمدیہ مین تحریر محل نزاع کرے اور مقام و مرام سے فرخرفات نجدیہ کی محض بیگانگی کا ثبوت
دے باب چہارم قطع اللصوص یعنی اس مسئلہ مین تمام مہملات نجدیہ کے نو وکہن کی سرفگنی وکمر شکنی مگر نصوص و نصوص کے
ہجوم وفور نے ظاہر کردیا کہ اطالت تا حد طالت منتج ہے لہذا باذن اللہ تعالیٰ تقنع کیلئے اوس بحر زخار سے ایک گوہر
شہوار لامع الانوار گویا خزائن الاسرار سے درشہوار مسمی بنام تاریخی اللؤلؤ المکنون فی علم البشیر ما کان
ومایکون چن لیا جسنے جمع وتلفیق کے عوض نقح وتحقیق کیطرف بحمد اللہ تعالیٰ زبان رخ کیا اور اوسکو ایک
نور فو نور السموات والارض جل جلالہ کے عون سے وہ تابش دکھائی کہ ظلمات نجدیت باطلہ مابیت عاطلہ
دو دو سال کا فور ہوئی نظر آئین پر چند حرفی فتوی کہ اوسکو لمعات سے ایک مختصر تشعشہ اور بلحاظ تاریخ بنام
انباء المصطفیٰ بحال سر واخفی مسمی ہوا اسکے تمام اشارات خفیہ کا بیان مفصل آدمی پر محول ذی علم ہے
تو انھین چند حروف سے ان شاء اللہ تعالیٰ سب خرافات و خزعبلات مخالفین کو کیفر چشائی کرسکتا ہے مگر جو صاحب
تفصیل کے دوست نگر ہون بعونہ تعالیٰ رسالہ مذکورہ کی لآلی متلالی سے بہرہ ور ہون حضرات مخالفین سے
بھی گذارش کہ اگر توفیق الٰہی مساعدت کرے یہی حرف مختصر ہدایت کرنے کو وافی ہین چہ بہتر ورنہ اگر بوجہ کوتاہی
فہم وغلبۂ وہم وقلت تدبر وشدت تعصب اپنی تمام جہالات فاحشہ کی پردہ دری ان مختصر سطور مین
نہ دیکھ سکین تو ادنی مہر جہانتاب کا انتظار رکھین جو بعنایت الٰہی ولمعات رسالت پناہی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم اونکی تمام ظلمتون کی صبح کردیگا اونکا ہر کاسۂ سوال آب زلال رد و ابطال سے بھر دیگا الا ان
موعدہم الصبح الیس الصبح بقریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۵
کیا فائدہ کہ اسوقت آپکی خواب غفلت کچھ منامات کا رنگ دکھائے اور جب وہ صبح ہدایت افق سعادت سے
طالع ہو تو کھل جائے کہ ع خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ معہذا طائفۂ ارباب وشاب کو بھی
مناسب کہ جب غیرت بیان کو حیل تعدی کرتا دیکھین سامنے سے کھسکنا چاہین اپنے سے واقفین سے جان چھپائین

زید کہ اوسوقت اوسکو خرام زرم ریزہ ہوکر تو آمین او سکی آتش غضب بھڑکا کر اپنی سوت اپنو سر خریدا مین
سے نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوستر خواہند دہ شغالان ہزیمت مند خشم شیر بیجا را
اقول قولی ھذا واستغفر اللہ لی ولسائر المومنین والمومنات والصلوات الزاکیات
والتحیات النامیات علی سیدنا محمد نبی المغیبات مظہر الخفیات وعلی الہ
وصحبہ الاکارم السادات واللہ سبحانہ وتعالی
اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

محمدی سنی حنفی قادری ۱۳۰۱
عبد المصطفے احمد رضا خان



محمد رضا خان قادری ۱۳۱۱
محمد عبد الرحمن عمر



نصیر الدین حسین خان ۱۳

فتوی فاضل اجل عالم اجیل محقق علوم عقلیہ مدقق فنون نقلیہ صاحب تصانیف شہیرہ جناب مولانا مولوی محمد نذیر احمد خان صاحب مرحوم ومغفور متوطن رامپور ومدفون احمد آباد گجرات علیہ الرحمۃ والتحیات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

ماقولکم ایھا العلماء رحمکم اللہ تعالی فی ھذہ المسئلۃ زید نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے علم جمیع جزئیات وکلیات ماکان ومایکون کا عنایت فرمایا ہے اور کوئی شے آپ کو احاطۂ علم سے باہر نہیں ہے عمرو نے کہا کہ اس قول سے زید کافر ومشرک ہو گیا آیا قول عمرو کا کہ زید مشرک و کافر ہو گیا حق ہے یا باطل ہدایت ہے یا ضلالت بینوا توجروا

الجواب ھو تعالی الموفق للحق والصواب

زید اس قول سے ہرگز کافر ومشرک نہیں ہوا اور قول عمرو کا باطل وضلالت ہے علم جمیع کلیات وجزئیات ماکان ومایکون اور اسپر احاطہ ہونیکا قول باعطاء اللہ تعالی نہ شرک ہے نہ کفر نہ ضلالت آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ سے علماء اہلسنت معتبرین محققین ثبوت اسکا کرتے ہیں تفسیر اتقان مطبوعہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۳۰ مین بعد نقل قولہ تعالی مافرطنا فی الکتاب من شئ وقولہ تعالی ونزلنا علیک القرآن تبیانا لکل شئ کے چند سطر کے بعد ہے عن ابی بکر بن مجاھد انہ قال یوما مامن شئ فی العالم الا وھو فی کتاب اللہ تعالی اس سے واضح ہے کہ ہر ایک چیز عالم کی کتاب اللہ مین موجود ہے اس سے چند سطر بعد ۱۳۱ مین دوسرے عالم محقق کا قول ہے لو ضاع لی عقال بعیر لوجدتہ فی کتاب اللہ اور صفحہ ۱۳۲ اسی جلد ثانی مین ہے وفیہ من اسماء الآلات وضروب الماکولات والمشروبات والمنکوحات و جمیع ماوقع ویقع فی الکائنات مایحقق معنی قولہ مافرطنا فی الکتاب من شئ تفسیر

عرائس البیان مطبوع کشوری کے صفحہ ۲۰۰ میں ہے قال بعضہم فی قولہ تعالیٰ ما فرطنا فی الکتاب من شیء ای ما اخرنا فی الکتاب ذکر احد من الخلق لکن لا یبصر ذکرہ فی الکتاب الا المؤیدون بانوار المعرفۃ اسی عرائس کے ص ۵۳۰ میں تحت آیت کریمہ ونزلنا علیک الکتاب تبیانا لکل شیء کے ہے وھو کتاب المکنون نخاطبہ المصئون یخبر عما کان وما یکون من کل حد فکل علم اس سے ہے بعدہ ہے قال ابو عثمان المغربی فی الکتاب تبیان کل شیء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ھو المبین لتبیان الکتاب اس سے تمام وجمیع وہ چیزیں جو موجود ہو چکی ہیں اور سے موجود دنیا میں ہونگی اور میں اونکا قرآن میں بیان موجود ہونا اور آپکا مبین وعالم ہونا اوس بیان وتبیان کا واضح ہوا اگرچہ ہم جیسے لوگ سمجھ نہیں سکتے ہیں لیکن اس سے لازم نہیں آتا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی سمجھ نہیں سکتے اور آپکے فہم کے موافق بھی جمیع ماکان وما یکون کا تبیان وتبیان قرآن میں نہیں ہے اور دلالت کا کچھ ایک طریقہ نہیں ہے بہت طرق خفیہ ہیں جو لوگ اون طرق خفیہ سے واقف ہیں وہی مدلولات خفیہ کلام کو پہچانتے ہیں چنانچہ کلام میں بھی ایسے مدلولات خفیہ ہوتے ہیں کہ اونکو ہر ایک نہیں پہچان سکتا ہے بلکہ وہی جان سکتا ہے کہ جو اونکے دلالات خفیہ کے طرق سے واقف ہو چنانچہ ایک بیت فارسی سے ہزار نام نکلتے ہیں

کشف الظنون ج ۱ ص ۳۹۰ میں وہ بیت لکھی ہے۔ از قد و ابرو ہمہ بیدان ماہ چہرہ سرو ج آب دیدہ ام بالای مہر نا واقفوں ہم جیسوں کو اس کلام بندہ کا ہزار نام کو متضمن ہونا معلوم نہیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ محققین کاملین متقدمین کو بھی جو طرق دلالات خفیہ سے بھی واقف ہیں معلوم نہیں پس ایسے ہی کلام الٰہی جو عجائبات سے مملو ہے اور اسکا ایک ایک لفظ لکھو کہا امور پر دلالت کرتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوس سے واقف ہوں تو کیا تعجب ہے ہم جیسے تمام اشیاء جہان کی قرآن سے نہ سمجھیں تو یہ لازم نہیں آتا کہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی نہ سمجھیں اور یہ ضرور ولازم ہونا مسلم نہیں کہ سبھی کو آپ بیان بھی فرما دیں پس ہمارے فہم کے موافق اگرچہ قرآن تبیان ہر چیز کا نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فہم کے موافق بھی تبیان نہ ہونا مسلم نہیں پس اپنے فہم پر قیاس کر کے تبیان لکل شیء ہونے سے انکار کرنا اور اسکی تخصیص کو لازم جاننا ہرگز قابل التفات نہیں ہے اور کسی چیز کے عدم علم کی نسبت قرآن وحدیث سے آپکے حق میں ثابت ہو تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کسی وجہ سے آپ نہیں جانتے بلکہ اس وجہ علم کی نفی مراد ہونا اور بوجہ آخر اوسکا علم آپکو واسطے ثابت ہونا کیوں جائز نہیں اور تبیان لکل شیء سے مراد بوجہ دیگر اوسکا بعینہ اوس چیز کے علم کا ثبوت کیوں ممکن نہیں ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ کے دیباچہ میں آیت وھو بکل شیء علیم آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی نسبت ہونا فرماتے

میں عبارت یہ ہے وھو بکل شیء علیم وے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم داناست ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی واحکام صفات حق واسماء وافعال وآثار وبجمیع علوم ظاہر وباطن اول وآخر احاطہ نمودہ اس سے واضح ہے کہ جمیع علوم واشیاء کا آپکو احاطہ حاصل ہے بدلیل آیت قرآنیہ وھو بکل شیء علیم اور یہ آپکے حق میں بھی متحقق ہے اور حدیث بخاری میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے قال قام فینا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقاما فاخبرنا عن بدأ الخلق حتی دخل اھل الجنۃ منازلھم واھل النار منازلھم الحدیث اسکے حاشیہ بخاری مطبوع جلد اول صفحہ ۴۵۳ میں والغرض انہ اخبر عن المبدأ والمعاش والمعاد جمیعا قال الطیبی دل ذلک انہ اخبر عن جمیع احوال المخلوقات بحوالہ کرمانی وخیر جاری لکھا ہے تو طیبی وکرمانی وخیر جاری رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کی دلالت اسپر بتائی کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جمیع احوال مخلوقات کی خبر دی اور خبر دینا فرع علم کی ہے تو آپکو جمیع احوال مخلوقات کا علم ہونا ثابت ہوا اس حدیث کے ساتھ بیان علماء مذکورین اہل سنت وجماعت کے اور عینی شرح بخاری ج ۷ ص ۲۱۴ وفتح الباری شرح بخاری ج ۶ ص ۲۰۹ وقسطلانی شرح بخاری ج ۵ ص ۲۴۱ ومرقاۃ شرح مشکوۃ ج ۵ ص ۲۲۴ میں ہے واللفظ للعینی وفیہ دلالۃ علی انہ اخبر فی المجلس الواحد بجمیع احوال المخلوقات من ابتدائھا الی انتھائھا وفی ایراد ذلک کلہ فی مجلس واحد امر عظیم من خوارق العادۃ وکیف وقد اعطی جوامع الکلم مع ذلک پس عینی وطیبی وکرمانی وخیر جاری وعلی قاری وعسقلانی وقسطلانی ان تمام کے نزدیک حدیث صحیح سے ثابت ہے کہ آپکو علم جمیع احوال مخلوقات کا تھا یہ علم جمیع جزئیات وکلیات ماکان وما یکون نہیں تو اور کیا ہے جب عمرو زید کو کافر بتاتا ہے تو بعض مفسرین معتبرین مذکورین بالا اوران علماء اہل سنت وجماعت موصوفین کو بھی کیا کافر ومشرک کہیگا نعوذ ترمذی ج ۲ ص ۱۵۵ میں بھی حدیث ہے اوس میں یہ جملہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے فتجلی لی کل شیء جس سے ہر شے کا ظاہر ہو جانا آپکو ثابت ہے اور کوئی دلیل قاطع صارف معانی ظاہرہ ایسی آیات واحادیث کی بھی موجود نہیں فمن ادعی فعلیہ البیان اور بغیر دلیل قاطع کے معانی ظاہرہ سے آیات واحادیث کا پھیرنا خلاف اہل سنت وجماعت کے ہے بلکہ بغیر ایسی دلیل کے معانی ظاہرہ ہی لینا چاہیے چنانچہ شرح عقائد نسفی میں بھی ہے تو کل شیء کا ہی علم آپکو حاصل ہونا ایسی آیات واحادیث سے جنکو مراد لینا ضرور ہے اور یہی آپکے جلالت منصب کے مناسب ہے اسیواسطے ہمارے علماء اہل سنت ایسی احادیث سے جمیع احوال مخلوقات کا علم مراد لیتے ہیں نسائی میں یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وأثبت فی

مقامات ھذا کل شئی وعدلہ **نسائی** مطبوع نظامی صفحہ ۲۳۲ حاشیہ جلال الدین سیوطی میں علامہ
اکمل الدین حنفی صاحب **عنایہ شرح ہدایہ** کی **شرح مشارق** سے یہ منقول ہے قولہ فی مقامی ہذا
یکون المراد بہ المقام الحسی وھو المنبر ویجوز ان یکون المراد بہ المقام المعنوی وھو مقام المکاشفۃ
والتجلی بالحضرات الخمسۃ التی ھی عبارۃ عن حضرۃ الملک والملکوت والارواح والغیب الاضافی
والغیب الحقیقی فانہ البرزخ الذی لہ التوجہ الی الکل کنقطۃ الدائرۃ بالنسبۃ الی الدائرۃ
صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ یعنی علامہ حنفی ہر چہ عالم ملک وملکوت وارواح وغیب اضافی وحقیقی تمام کو آپ کے
سامنے حاضر ہونا اور تمام کی طرف آپکو توجہ ہونا اور آپکا مانند نقطہ دائرہ کے بہ نسبت دائرہ کے ہونا فرماتے ہیں اور
حدیث نبوی کی یہ مراد لیتے ہیں تو یہی آپکو جمیع ماکان ومایکون کا علم حاصل ہو جاتا ہے اور تمام پر آپکا
احاطہ مانتے ہیں تو کیا عمرو انکو بھی کافر مشرک ضال کہیگا اور **عینی شرح بخاری** جلد ۸ صفحہ ۲۹ اور
قسطلانی مطبوع مصر جلد ۸ صفحہ ۲۰ میں ایک صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کا بحوالہ **دلائل النبوۃ** بیہقی
آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو روبرو اشعار پڑھنا منقول ہے اون اشعار میں یہ شعر بھی ہے واشهد ان اللہ
لا رب غیرہ وانک مامون علی کل غائب اون اشعار کو سنکر آپکا ضحک فرمانا لکھا ہے جس سے واضح ہے
کہ آپکے نزدیک بھی یہ امر ثابت ہے کہ کل غائب شئی پر آپ مامون ومحیط ہیں اب کسکو یہ **عمرو** کافر مشرک وضال بتاویگا
نعوذ باللہ من ذلک اور آیات نافیہ للعلم الغیب عن غیر اللہ کو یہ ہرگز منافی نہیں ہے کیونکہ اون میں نفی
علم استقلالی وبذاتہ ومن ذاتہ وبلا واسطہ واصالۃً کی مراد ہے چنانچہ **شرح شفا خفاجی** میں ہے ھذا لا
ینافی الآیات الدالۃ علی انہ لا یعلم الغیب الا اللہ تعالی فان المنفی علمہ من غیر واسطۃ واما
اطلاعہ علیہ باعلام اللہ تعالی فامر متحقق بقولہ تعالی فلا یظہر علی غیبہ احدا الآیۃ اور
شرح جامع صغیر امام مناوی میں ہے واما قولہ لا یعلمہ فمفسر بانہ لا یعلمہا احد بذاتہ و
من ذاتہ الا ھو اور **فتاوی امام نووی** میں ہے مسئلۃ ما معنی قول اللہ تعالی لا یعلم
من فی السموات والارض الغیب الا اللہ واشباہ ذلک مع انہ قد علم ما فی غد فی معجزات
النبی علیہ صلوٰۃ اللہ وسلامہ وفی کرامات الاولیاء رضی اللہ تعالی عنہم الجواب معناہ
لا یعلم ذلک استقلالاً الا اللہ واما المعجزات والکرامات فحصلت باعلام اللہ لا استقلالاً اھ
مختصراً اور **شرح مقاصد** ج ۲ صفحہ ۱۰۱ میں ہے آیت کریمہ ولا اعلم الغیب کی مراد کے بیان میں ہے والمعنی

انی لست بملک حتی یکون لی القوۃ والقدرۃ علی انزال العذاب باذن اللہ کما کان لجبرئیل
علیہ السلام او یکون لی العلم بذلک باخبار من اللہ بلا واسطۃ اور **مدارج النبوۃ** ج ۱ صفحہ ۲۴۶
مطبوع نولکشور میں ہے واز جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودن اوست مطلع بر غیوب وخبر دادن
بآنچہ حادث خواہد شد از کائنات علم غیب اصالۃً مخصوص است بپروردگار تعالی وتقدس کہ علام الغیوب است
وہرچہ بر زبان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وبعضی از تابعان وی ظاہر شدہ است بوحی یا بالہام
اور یہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حق میں علم غیب استقلالی کا قائل نہیں ہے اور جن علما نے غیب دانی
کے اعتقاد کو کفر کہا ہے تو اونکی بھی مراد یہی ہے چنانچہ **شامی** نے تصریح کی ہے کہ دعوی غیب دانی بنفسہ کا کرے تو کفر ہے
بنفسہ کی قید سے واضح ہے کہ باعلام وتعلیم الہی ہو اور مستند الی سبب من اسباب اللہ ہو تو کفر نہیں ہے اور معارض بعض
کو بھی یہ دعوی غیب دانی بذاتہ ہونہ باعلام وتعلیم الہی اور **تفسیر خازن** میں ایسی آیات کو تواضع وغیرہ پر
محمول کیا ہے چنانچہ **تفسیر خازن** جلد ۲ صفحہ ۱۶ تحت آیت کریمہ قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ
ولا اعلم الغیب۔ الآیۃ کے ہے وانما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء تواضعا للہ تعالی واعترافا
بالعبودیۃ وان لا یقترحوا علیہ الآیات اسی جلد کے صفحہ ۱۵۵ آیت لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من
الخیر کی تحت میں ہے فان قلت قد اخبر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن المغیبات وقد جاءت
احادیث فی الصحیح بذلک وھو من اعظم معجزاتہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فکیف الجمع
بینہ وبین قولہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر قلت یحتمل ان یکون قالہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم علی سبیل التواضع والادب والمعنی لا اعلم الغیب الا ان یطلعنی اللہ علیہ
ویقدرہ لی ویحتمل ان یکون قال ذلک قبل ان یطلعہ اللہ عز وجل علی الغیب فلما اطلعہ اللہ
عز وجل اخبر بہ کما قال فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول او یکون خرج ھذا
الکلام مخرج الجواب عن سوالہم ثم بعد ذلک اظہرہ اللہ سبحانہ وتعالی علی اشیاء من المغیبات
فاخبر عنہا لیکون ذلک معجزۃ ودلالۃ علی صحۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم پس واضح ہے کہ یہ آیات
عدم علم غیب مانحن فیہ آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر دال نہیں ہیں اسپر انسے استدلال سفاہت یا عناد یا غفلت
سے خالی نہیں ہے اگر قطعاً یہ آیات اسپر دلالت کرتیں تو اہلسنت محققین کیوں انکے خلاف آپکے شمول علم کے قائل ہوتے
مولانا جامی **نقد النصوص** میں فرماتے ہیں لان الحقیقۃ المحمدیۃ فی صورۃ الاسم الجامع الالٰہی ھی

ترب صور العالم كلها بالرب الظاهر فيها فلا بد لها من الاتصاف بالصفات الالهية كلها من العلم الشامل والقدرة وغيرهما يتصرف فی اعيان العالم على حسب استعداداتها ولكن ذلك انما هو من جهة حقيقتها لا من جهة بشريتها ا ه الغرض محققین کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا احاطۂ علم وشمول علم باعطاء الٰہی ثابت ہے گو دربارۂ علم روح ووقت قیام ساعت مثلاً اختلاف درمیان اہل سنت ہے چنانچہ **شرح الصدور** علامہ جلال الدین سیوطی میں ہے لقد قبض النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وما یعلم الروح وقال طائفة بل علمها وهو نظیر الخلاف فی علم الساعة اور **تاویلات امام ابو منصور ماتریدی** میں بھی ایسی ہی اختلاف لکھا ہے اور یہ بھی کہ اوسکے چھپانیکا انکو حکم تھا اور **عینی شرح بخاری** ج ۱ ص ۱۲۲ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم روح ہونا ثابت کیا ہے اور آیت قل الروح من امر ربی الآیۃ میں عدم دلالت عدم علم روح پر قول اکثر علماء بتایا ہے اور جلد ۲ ص ۹۰۱ میں بیچ تفسیر روح کے آیت کریمہ قل الروح الآیۃ سے غیر منافی ہونا بتایا ہے اور امام غزالی **احیاء العلوم** میں متعلق باب روح کے فرماتے ہیں ولا تظن ان ذلك لم يكن مكشوفا لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اور انہو رسالہ **مضنون صغیر** میں فرماتے ہیں هذا سوال عن سر الروح الذي لم يؤذن لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فی كشفه لمن ليس اهلا له اور **شرح مقاصد** ج ۲ ص ۲۰۵ سطر ۱۰ کے تمسک فلا يظهر على غيبه احدا الآية کے جواب میں ہے ان الغيب ههنا ليس على العموم بل مطلق او معين هو وقت وقوع القيامة بقرينة السياق ولا يبعد ان يطلع عليه بعض الرسل من الملائكة والبشر الغرض اسمیں اختلاف اہل سنت ہے لیکن مسئلہ مختلف فیہا بین اہل سنت وجماعت کو شرک وکفر یا ضلالت بتانیوالا کی ضلالت سے خالی نہیں ہے بعض ناداں یہ خیال کرتے ہیں کہ جمیع ماکان ومایکون کا علم اور احاطہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل ہونیسے خدا تعالیٰ کے ساتھ علم میں مساوات ثابت ہوگی اور یہ شرک ہے تو یہ خیال خام ہے اسلئے کہ اگر وہ معتقد اسکے ہیں کہ خدا تعالیٰ کو فقط اسیقدر یعنی جمیع ماکان ومایکون کا ہی علم ہے وما لم یکن ولم یکن ولن یکون ابدا من الممکنات الصرفة ومن الممکنات المستحیلة بالغیر ومن المستحیلات الذاتیة وما یترتب علیها بفرض الوجود کا علم اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے تو وہ خدا تعالیٰ کے علم کی تنقیص کرکے اپنے ایمان کو برباد کرنیوالے ہیں اگر اسکے معتقد نہیں تو پھر مساوات بتانا فقط جمیع ماکان ومایکون کے علم کے حصول سے واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہونکے اونکی جہالت یا عناد وکتمان حق ودیدہ ودانستہ ہے اور ایسی ہی بکواس کرنا کہ آیت تبیانا لکل شیء وحدیث تجلی لی کل شیء سے ظاہر معنی مراد

ہونگی تو خدا تعالیٰ کے علم سے مساوات لازم آئیگی اسلئے کل شیء جمیع معلومات الٰہیہ پر صادق ہے اور یہ شرک ہے تو یہ کہنا بھی اونکی باطل ہے اولاً اسلئے کہ اہل حق کے نزدیک شے کا اطلاق حقیقۃً موجودات پر ہی ہوتا ہے خواہ وہ موجودات فی الماضی ہوں یا فی الحال یا فی المآل ہوں نہ معدومات پر کہ نہ موجود ہوئے ہیں نہ ہونگے اور نہ مستحیلات وما یترتب علیہا پر پس مساوات بتانا دلیل جہلیت یا عناد وکتمان حق دیدہ ودانستہ کی ہے اور ثانیاً اسلئے کہ بتعلیم الٰہی جمیع مغیبات و مکنونات پر مطلع ہونیسے بھی مساوات لازم نہیں آتی کہ اللہ تعالیٰ کا علم ذاتی استقلالی ازلی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا علم غیر ذاتی غیر استقلالی حادث ہے اور اللہ تعالیٰ کا عنایت کیا ہوا ہے پس دعویٰ مساوات کا محض جہالت ہے اور سیہ اوسپر طرہ شرک وکفر کا لگانا محض ضلالت ہے ایسے لوگ خواہ مخواہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وفور علم میں تنقیص وتخفیض ایسے حیلوں حوالوں سے کرتے ہیں اور آپکی طرف نسبت جہالت کی کرتے ہیں ایسی تنقیص ونسبت جہالت کرنیوالوں کا حکم شفاء وشرحہ للملا علی القاری مکی ج ۲ ص ۳۹۵ اور اسی جلد کے ص ۴۲۹ کو دیکھکر معلوم فرماویں اور جو جو شبہات ایسے لوگ پیش کرتے ہیں سبکے جوابات شافیہ موجود ہیں رسالہ میں لکھے گئے ہیں یہاں فتوے میں گنجائش اونکی نہیں ہے اسواسطے متروک کئے واللہ سبحانہ وتعالیٰ الموفق للحق والصواب
والیہ المرجع والمآب فصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

الجیب المفتقر الی اللہ القدیر **محمد نذیر**
المعروف **بنذیر احمد خان**
عفی عنہ

الجواب صحیح کتبہ
عبد الرحیم عفی عنہ

محمد نذیر
[seal]

المجیب مصیب رقمہ
عبد اللہ عفی عنہ

مواہیر علمای مشاہیر بدایون شریف مع مہر اطہر اعلیٰحضرت عظیم البرکت افضل الفضلا اکمل الکملا اعلم العلما قدوۃ الاولیا عمدۃ الاصفیا مرجع الاکابر والاصاغر بحر زاخر سحاب ماطر امام الباطن والظاہر حضرت مولانا مولوی شاہ محمد عبد القادر صاحب حنفی قادری مد ظلہم العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی

عمرو کا قول دربارہ تکفیر زید کے بسبب ثابت کرنے علم جمیع ماکان ومایکون کے تعلیم الٰہی کے واسطے حضور سید المرسلین افضل الخلائق اجمعین صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کے باطل ہے اگرچہ بعض علما کے کلام سے تخصیص واستثنا بعض اشیاء مانند علم روح وعلم ساعت کا ظاہر ہوتا ہے مگر حضرات محققین کے نزدیک راجح اور حق تعمیم تعلیم علم وسیع وعمیم ہے پس حکم تکفیر ہر طرح باطل وسقیم ہے اور جن آیات سے حصر علم غیب کا حضرت حق سبحانہ کے واسطے مفہوم ہوتا ہے مراد اس سے علم ذاتی واستقلالی ہے پس اس سے اثبات معجزہ غیب ذاتی وغیب گوئی پر حکم کفر کا دینا محض بوالہوسی اور نری خام خیالی ہے پیر اور سپر ہر طرہ لگانا کہ خدا تعالیٰ اپنے محبوبان بارگاہ کو جمیع مکنونات ومغیبات کی تعلیم سے عاجز ہے محض وسوسہ شیطانی ہے اور مخالف تحقیق تفسیر وتاویل قرآنی **تفسیر نیشاپوری** میں متعلق تفسیر آیۃ الکرسی کے فرمایا ہے یلزم من کون غیرہ تعالیٰ غیر متصرف فی ملکہ بوجہ من الوجوہ الا باذنہ کونہ عالما بالکل و کون غیرہ غیر عالم بالکل الا باعلامہ اھ ملخصا اور متعلق تاویل کے فرمایا ہے من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ ھذا الاستثناء راجع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانہ مثل من ذا الذی یشفع عندہ یوم القیامۃ الا عبدہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ ماذون فی الشفاعۃ موعود بھا یعلم محمد ما بین ایدیہم من اولیات الامور وقبل خلق الخلائق کقولہ اول ما خلق اللہ نوری واول ما خلق العقل وان اللہ خلق الارواح قبل الاجساد بالفی عام وما خلفہم من احوال القیامۃ وفزع الخلق وطلب الشفاعۃ من الانبیاء وقولہم نفسی نفسی ورجوعہم الیہ ولا یحیطون بشیء من علمہ صلی اللہ علیہ وسلم وانما ھو شاھد علی احوالہم وسیرہم وحالاتہم وقصصہم الخ بالجملہ قدرت ربانی وتعلیم حقانی کشف جمیع مبہمات ومکنونات غیبیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے شامل ہے اور شان محمدی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم واسطے استفاضہ جمیع فیوض ربانیہ کے قابل ہے تفصیل اسکی جامع البرکات وغیرہ میں ہے اور تحقیق کامل اسکی جس سے منکرین اعجاز وکرامت کے تمام شبہات زائل ہو جاتے ہیں تحریر پرتنویر بے نظیر حضرت جناب مولانا المکرم **نذیر احمد خانصاحب** دامت برکاتہم میں موجود ہے فجزاہ اللہ تعالیٰ مولانا خیر الجزاء آمین وآخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ الجہول الظلوم **عبد القیوم** القادری البدایونی عفی عنہ

ما اجاب بہ المجیب المصیب فھو حق وصواب حررہ الفقیر **عبد القادر** عفی عنہ

المجیب مصیب حررہ الفقیر **عبد المقتدر** عفا اللہ تعالیٰ عنہ

مواہب علمائے بمبئی

جو کچھ مجیب لبیب نے لکھا ہے عین حق اور صواب ہے منکر اوسکا بلاشک مستحق عتاب ہے کما لا یخفی علی اولی الالباب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نمقہ الراجی الی رحمۃ ربہ الشکور **عبد الغفور** صانہ اللہ عن الآفات والشرور

الجواب صحیح مطابق للسوال والمجیب مصیب کتبہ خادم الشرع قاضی شیخ محمد مرگھی عفی عنہ وعن والدیہ وعن سائر المسلمین

امین

قاضی — شیخ محمد قاضی ۹۵ خادم الشرع قاضی — شہر بمبئی

الجواب صحیح کتبہ خادم الطلبہ القاضی اسمٰعیل المہدی عفا اللہ عنہ

بن قاضی غلام علی ۱۳ قاضی محمد اسمٰعیل

الامر کما ذکر کتبہ خادم الشرع القاضی اسمٰعیل الحلانی الشافعی عفا اللہ عنہ وعن والدیہ وعن اساتذیہ وعن جمیع المومنین آمین یارب العالمین

المتمسک بحبل اللہ الجلیل خادم الشرع قاضی اسمٰعیل ۱۲۶

للہ در مولانا المجیب العلام دام فیضہ العام حیث حقق الکلام واثبت المرام بالتحقیق التام فجزاہ اللہ تعالیٰ عنی وعن سائر اہل الاسلام بحرمۃ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ الکرام وصحبہ العظام الی یوم القیام حررہ العبد المستہام **محمد عمر الدین** السنی الحنفی القادری المہاجر حفظہ اللہ تعالیٰ عن شر اللئام

المجیب مصیب وله اجر جزیل حرره **حسن** بن نور محمد
عفی عنهما

ما قاله المجیب فی هذا الجواب فهو صحیح وموافق لما صرح به المحققون من اولی الالباب منه ما قاله العلامة البغوی فی تفسیره معالم التنزیل والفهامة علی بن محمد بن ابراهیم البغدادی المعروف بالخازن فی تفسیره لباب التاویل فی معانی التنزیل انه قال السدی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علی امتی فی صورها فی الطین کما عرضت علی آدم واعلمت من یومن بی ومن یکفر فبلغ ذلك المنافقین فقالوا استهزاء زعم محمد صلی الله علیه وسلم انه یعلم من یومن به ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معه وما یعرفنا فبلغ ذلك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام علی المنبر فحمد الله واثنی علیه ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسألونی عن شیٔ فیما بینکم وبین الساعة الا انبأتکم به فقام عبد الله بن حذافة السهمی فقال من ابی یا رسول الله قال حذافة فقام عمر فقال یا رسول الله رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبالقرآن اماما وبك نبیا فاعف عنا عفا الله عنك فقال النبی صلی الله علیه وسلم فهل انتم منتهون ثم نزل عن المنبر ومنه ما قاله ابن الحجر المکی الهیتمی فی منح المکیة لشرح الهمزیة انه روی الطبرانی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامة کانما انظر الی کفی هذه ومنه ما قاله العلامة شیخ الاسلام الشیخ ابراهیم البیجوری فی تحفة المرید علی جوهرة التوحید انه لم یخرج النبی صلی الله علیه وسلم من الدنیا حتی اطلعه الله علی جمیع ما ابهم عنه من الروح وغیرها مما یمکن علم البشر به "لا یقال یلزم حینئذ المماثلة والمساواة بین علم الله تعالی وعلم الرسول علیه الصلوٰة والسلام وهو محذور لان علم الله تعالی قدیم وبالذات والاصالة ومحیط لجمیع ما سوی الله حتی علم الرسول وعلم الرسول علیه السلام حادث وبالوحی والالهام ومحاط علم الله تعالی فلا مماثلة ولا مساواة ههنا لانه قد صرح فی شرح العقائد بان المماثلة عندنا انما تثبت بالاشتراك فی جمیع الاوصاف حتی لو اختلفا فی وصف واحد انتفت المماثلة واکتفینا بهذا المقدار وان کان الباب قابلا للاطناب تبعا للمجیب لانه اختار الاختصار فی الجواب والله الهادی الی طریق الحق والصواب نمقه الراجی رحمة ربه الصمد **میرزا محمد**

اقول عقیدتی فی بیت قصیدتی وهو هذا ـ لا شیٔ یعزب عن احاطة کشفه ؛ وذکائه وبه ضیاء ذکاءِ ـ والله اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب نمقه الراجی عنایة ربه الابد
احمد بن المولوی الشیخ عبد القادر الجبیتیکو کان الله لهما

عمرو کا زید کو مطابق صورت مسئولہ بلا تحقیق قول کا فر کہنا حماقت ہے اور بدون استفسار مراد قائل اسکی تکفیر میں مبادرت کرنا سخت جہالت مسئلہ مذکورہ مختلف فیہا ہے اور قول محقق وہی ہے جو فاضل مجیب عم فیضہ نے لکھا ہے جس سے یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی ہے کہ آپکو علم ماکان و مایکون باعلام اللہ دشیتہ تھا۔ زید نے دعویٰ علم استقلال و بذاتہ کا نہیں کیا ہے بنا برین ایسے ایک دینی بھائی کو قول کی تحقیق و سمجھنے کے بغیر اسکو کافر کہدینا نہایت افسوس کی بات ہے خدا تعالیٰ ایسے لوگون کو جو مسلمانون کو تکفیر کرنے پر آمادہ ہوجاتے ہین ہدایت فرماوے

راقم آثم **محمد عبد الرزاق نقشبندی** عفی عنہ

الامر کما ذکر کتبہ افقر **محمد صدیق** عفا اللہ عنہ
مدرس اعلیٰ و مہتمم مدرسہ ہاشمیہ بمبئی

مواہیر علمای سورت

لاریب قول عمرو کا بالکل باطل ہے اور جو لوگ باعث کم علمیت کے مسلمانون کو بیوجہ کافر کہدیتے ہیں انکو تائب ہونا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین

حامدًا ومصلیا ومسلما ـ سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العلیم الحکیم

عمرو کا قول باطل اور خلاف عقیدہ اہل سنت والجماعۃ ہے اور ایسے ہی لوگ مسلمان کو اور پر اجتراءً تکفیر کرتے ہیں جنکو علم کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے اور اصول مذہب سے بالکل واقفیت نہیں اور علم غیب کے بارہ میں کئی مسائل

تصنیف ہو چکی ہیں جنہیں معتقدات اہل اسلام از زید کے قول کو ترجیح دی ہے اور ایک رسالہ اردو میں اور ایک عرب شریف میں مرتب ہو چکا ہے اور احقر بھی اس امر میں ایک رسالہ لکھ رہا ہے جس میں مخالفین کے کید افتراحیات اور اصول عقیدۂ اہل اسلام سے انکی ناواقفیت انشاء اللہ تعالیٰ مفصلاً بیان ہوگی پس برادران اہل اسلام کو چاہئے کہ عقیدہ اہل سنت والجماعۃ پر قائم رہیں اور مفسدوں کی زخرفات سے بچیں وما توفیقی الا باللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کتبہ محمد عبد القادر باعکظہ عفی عنہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۱۹ سنہ ہجری

محمد عبد القادر
باعکظہ عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونستعینہ ونصلی ونسلم

علی حبیبنا وشفیعنا ومولینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اما بعد قول عمرو کا خلاف عقیدۂ اہل اسلام اور باطل اور مردود ہے خواہ مخواہ مسلمانوں کو کفر کی طرف نسبت کرنا اللہ اور اللہ کے رسول کو ہرگز پسند نہیں قال اللہ تعالیٰ ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا اور مشکوٰۃ شریف میں صحیح حدیث موجود ہے الکف عن من قال لا الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابوداؤد پس باوجود اسکے جو مسلمانوں پر اطلاق کفر کا کرتے ہیں وہ ادن کہنے والوں کی طرف رجوع کرتا ہے فیکفر ن بذلک اسمیں کچھ شک نہیں کہ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کل شئ کا علم دیا گیا ہے اور فتح الباری وغیرہ میں بالتصریح مذکور ہے اور جن پانچ شئیوں کا استثنا کیا گیا ہے ان پانچ شئیوں کا علم بھی بحسب قول علمائے محققین دیا گیا ہے یہانتک کہ جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہوں وہانتک کا کل علم ہمارے حضرت نبی آخر الزمان کو عطا ہوا ہے ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم مگر ان باتوں کو فہم کیلئے عقل چاہئے اور جن لوگوں کا عقیدہ فاسد ہو وہ اپنے منشا فاسد کے موافق کتب علم کی عبارتوں کی تاویل کرتے ہیں قال اللہ تعالیٰ فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون فی العلم الی آخر آیہ حررہ **احمد علی** عفی عنہ

قول عمرو کا غیر صحیح اور مخالف عقیدۂ ابی حنیفہ رح ہے فلیتنبہ لھذا ولیحذر ممن یبادر الی التکفیر فیخاف علیہ انہ یکفر لانہ کفر مسلما اور حضرت سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو باعلام اللہ تعالیٰ کلیات وجزئیات وما کان وما یکون واولین وآخرین کا علم تھا یہی قول ارجح وموافق عقیدہ اہل اسلام ہے کتبہ **حکیم قمر الدین** عفی عنہ

مواہیر علمائے دہلی

الجواب صحیح **محمد عبد الرشید** دہلوی
مہتمم ومدرس اعلیٰ مدرسۂ نعمانیہ دہلی

مواہیر علمائے حیدرآباد دکن

جواب مجیب کا سچا ہے اور حق پر ہے۔ کیونکہ حضرت سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بذاتہ علم غیب ہے کہنا بیشک کفر کی حد کو پہنچ سکتا ہے اور اگر بواسطۂ الٰہی یا بعلم اللہ یا بمعرفۃ اللہ ہو تو اسمیں کسی کو شک نہیں ہے جیسا کہ صاحب ردالمحتار فرماتے ہیں یکفر بادعاء علم الغیب واما ما وقع لبعض الخواص کالانبیاء والاولیاء بالوحی والالہام فھو باعلام من اللہ تعالیٰ فلیس مما نحن فیہ اور اوسمیں فرماتے ہیں ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بہا الا اذا اسند ذلک صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ تعالیٰ کوحی او الہام۔ کذا فی ردالمحتار۔ اور امام فخر الدین رازی رح تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول تفسیر یعنی لانہ لا یطلع علی الغائب الا من ارتضی الذی یکون رسولا اور اس آیت کی تفسیر میں صاحب کشاف فرماتے ہیں تبیین لمن ارتضی یعنی انہ لا یطلع علی الغیب الا المرتضی الذی ہو مصطفی للنبوۃ الحاصل حضرت کو بواسطۂ اللہ کے علم غیب کا ہونا ظاہر ہے اور کل کتب سے ثابت ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

مفتی اول دار الافتاء
محبوب نواز الدولہ
مفتی اول ۱۳۰۵ھ
ریاست نظام

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد واضح ہو کہ مولانا نذیر احمد خان صاحب اجمیری نے جو فتویٰ لکھا نہایت صحیح اور درست ہے واقعی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جملہ ما کان وما یکون کا علم باعطاء اللہ تعالیٰ تھا یعنی جو کچھ ہوا اور قیامت تک جو کچھ ہوگا سب ظاہر تھا اور جس خالق انس وجان نے سرور دو جہاں نبی آخر الزمان کو معلوم کرا دیا پس خداوند تعالیٰ عالم بالغیب ہے متصف بالذات اور آنحضرت متصف بالعرض بالواسطہ ہیں ثبوت دعوی مذکورہ کا اس طرح ہے کہ خداوند تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے وعلمک

ليطلعكم على الغيب ولكن الله يجتبي من رسله من يشاء اس سے ظاہر ہے کہ غیب پر اللہ تعالیٰ مطلع نہیں کرتا
مگر اپنے رسولوں میں سے جسکو کہ وہ پسند و برگزیدہ فرمائے اوسکو علم غیب سے مطلع کرتا ہے دوسری آیت یہ ہے عالم الغيب
فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول اس آیت سے واضح ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے علم غیب پر کسیکو آگاہ
نہیں کرتا مگر جس سے کہ اپنے رسول سے راضی ہو جاوے تیسری آیت وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك
عظيما یعنے جو چیزیں کہ آپ جانتے نہ تھے وہ تمام اللہ نے انکو معلوم کرادیا اور یہ آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے جسکا انکو
علم نہ تھا یعنے جو اشیا کہ آپکو عدم علم کی اوسمیں عام اس بات سے کہ کسی زمانہ میں ہو نہ زمانہ ماضی کی قید ہے نہ زمانہ
حال و آئندہ کی قید ہے بہرحال جمیع ازمنہ میں جسقدر اشیا کہ آپکو معلوم نہ تھیں کل کا علم حق تعالیٰ نے انکو مرحمت
فرمایا اور فی الواقع یہ فضل عظیم ہے حدیث شریف میں ہے قال السدی قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
عرضت على امتي في صورها في الطين كما عرضت على آدم واعلمت من يؤمن بي ومن يكفر فبلغ
ذلك المنافقين قالوا استهزاء زعم محمد صلعم انه يعلم من يؤمن به ومن يكفر ممن يخلق بعد
ونحن معه وما يعرفنا فبلغ ذلك رسول الله صلعم فقام على المنبر فحمد الله واثنى عليه
ثم قال ما بال اقوام طعنوا في علمي لا يسئلوني عن شيء فيما بينكم وبين الساعة الا انبأتكم به
فقام عبد الله بن حذافة السهمي فقال من ابي يا رسول الله فقال حذافة فقام عمر فقال يا
رسول الله رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبالقرآن اماما وبك نبيا فاعف عنا عفا الله
عنك فقال النبي صلعم فهل انتم منتهون ثم نزل عن المنبر كما جاء في التفسير البغوي والبيضاوي
تفسیر بغوی اور تفسیر بیضاوی میں یہ روایت ہے جسکا خلاصہ مختصر یہ ہے کہ جب آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جو ابھی پیدا نہیں
ہوئے بلکہ آئندہ پیدا ہونے والے لوگ ہیں اونمیں سے کون مجھپر ایمان لاویگا اور کون کفر کریگا سب کا علم مجھکو دیا گیا اور سب کی صورتیں
مجھپر پیش کیگئی جسطرح کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش ہوئی تھی اسپر منافقوں نے استہزا و مذاق کیا کہ ہم جو آپکے ساتھ
موجود ہیں انکو نہیں پہچانتے نہیں ہیں یہ جو لوگ ابھی پیدا نہیں ہوئے اونہیں کیا جانینگے آنحضرت اس خبر کو سنتے ہی منبر پر
چڑھے خدا کی حمد و ثنا کی اور کہا کہ یہ قوم کا کیا حال ہے جو طعن کرتے ہیں میرے علم میں جو سوال کرینگے اوس وقت سے لیکر قیامت
تک کی اشیا سے اونکو آگاہ کردونگا عبد اللہ بن حذافہ نے کہا بتلائیے میرے باپ کا نام کیا ہے آپنے فرمایا حذافہ ہے حضرت عمر کھڑے
ہوئے اور فرمایا کہ ہم اللہ و رسول و قرآن سے راضی ہوئے اور ہماری خطا معاف کیجیے اس سے صاف صاف ثابت ہے کہ
آپکو علم اولین و آخرین کا دیا گیا ہر ذرہ پر آپکا علم محیط ہے ساتوں آسمان و ساتوں زمین میں جسقدر چیزیں ہیں

سب کی اطلاع آپکو ہے ایک حدیث میں ہے کہ فرمایا آپنے علمت علم الاولين والآخرين اور یہ بھی آپنے ارشاد کیا قد رفع الي
الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن الى يوم القيامة كانما انظر الى كفي هذه یعنے دنیا اور ما فیہا پیش کیگئیں میں
نے کل مشاہدہ کر لیا اون چیزوں کو جو قیامت تک ہونیوالی ہیں اب آپکے علم غیب میں کیا کلام رہا ان وہابیوں کا مذہب کہ
چونکہ آنحضرت صلعم سے عداوت قلبی ہے اکثر گستاخانہ کلمات کہتے رہتے ہیں اور ہمیشہ ان کفریات سے اپنا نامہ اعمال سیاہ
کیا کرتے ہیں اور بوجہ اونکے یہ وہابی لوگ کہتے ہیں کہ حضرت صلعم نے فرمایا لا ادري ما وراء هذا الجدار یعنے میں
دیوار کے پیچھے کی خبر نہیں جانتا ہوں حالانکہ یہ روایت ہی غلط ہے اسکی کوئی اصل نہیں چنانچہ شیخ عبد الحق محدث
دہلوی نے مدارج النبوۃ میں تصریح فرمادیا ہے اور المزوج اللبیب میں ہے انه صلى الله عليه وسلم اوتي علم كل شيء
الا الخمس اللتي في آية ان الله عنده علم الساعة وقيل انه اوتي ايضا یعنے سواے اون چیزوں کے جنکا استثنا
اس آیت میں ہے کل شے کا علم آپکو دیا گیا اور بعض لوگوں نے فرمایا کہ اون پانچوں کا بھی علم آپکو دیا گیا تفسیر کبیر و تفسیر مدارک
و تفسیر بغوی و تفسیر بیضاوی و کشاف و تفسیر جلالین و تفسیر رحمانی و دیگر تفاسیر سے آپکا علم غیب سے مطلع ہونا ثابت
ہے من شاء فليرجع اليها اور کتب فقہ مثل رد المحتار شامی و طحطاوی وغیرہ وغیرہ سے امر مذکور ثابت ہے اور یہی
اعتقاد اہل سنت و جماعت کا ہے فرقہ وہابیہ اسکا انکار کرتا ہے خداوند تعالیٰ ان لوگوں کی صحبت و مکر و زور سے اہلسنت
و جماعت کو بچائے اور مسئلہ مذکورہ میں زید کا اعتقاد عین اعتقاد اہل سنت و جماعت ہے زید کو کافر و مشرک کہنا عین
کفر و ضلالت ہے اور عمرو جو کہ منکر علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے اوسکی وہابیت میں کسی قسم کا شک نہیں اور ایسے اعتقاد
رکھنے والے کو جو شخص اچھا سمجھے وہ بھی وہابی اور بد مذہب ہے اللهم احفظنا من الضالين آمين يا رب العلمين
حررہ الراجی الی عفو ربہ القوی عبد النبی الامی السید حمید شاہ القادری الحنفی تجاوز اللہ تعالیٰ
عن ذنبہ الجلی والخفی وحفظہ عن موجبات الکی والغی متوطن کچھ بہوج المعروف بہ [illegible]
نزیل حیدر آباد دکن صانہا اللہ عن الفتن ۱۲

عبد النبی الامی الحنفی
سید حمید شاہ قادری ۱۳۱۶

الجواب صحیح کتبہ العبد العاصی
محمد عبد الواحد مہتمم مدرسہ ابو العلائی داناپوری عفی عنہ
محمد عبد الواحد ۱۳۰۹

الجواب صحیح بلا ریب کتبہ العاصی
محمد عبد الغنی مدرس مدرسہ ابو العلائی آغائی
محمد عبد الغنی [illegible]

الجواب صحیح والقول نجیح حررہ العبد المذنب المخطی الٰہی بخش عفی عنہ

صدر المدرسین فی المدرسۃ ابو العلائی الواقعۃ فی بلدۃ حیدرآباد

دکن اعاذہا اللہ تعالیٰ عن الشرور والفساد والفتن

علم غیب بواسطہ اللہ تعالیٰ کے انبیا کو حاصل ہوتا ہے اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے وہابی اس بات کے منکر ہیں الجواب صحیح کتبہ محمد خلیل الرحمٰن عفی عنہ	جواب مجیب حق ہے شاکی منکر محکمات ہے من انکر المحکمات فقد ضل واضل حررہ السید نادر الدین مدرس اول مدرسہ

محمد خلیل الرحمٰن

دار العلوم سرکار عالی

نادر الدین

بمنہ وکرمہ

سائل کا یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے سرکار دو عالم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ماکان ومایکون عنایت فرمایا تھا ہرگز مخالف اصول اسلامی نہیں ہے مجیب نے جو آثار در ثبوت بیان کئے مشکل الوجود ثبت وجود علم ماکان ومایکون ہیں۔ عمرو کا کافر و مشرک بنانا ضلالت محض ہے اگر کوئی شخص کسی عامی کی نسبت بھی یہ کہے کہ فلاں شخص کو اللہ تعالیٰ نے علم ماکان ومایکون عنایت کیا تھا تو اس قائل کو کاذب مفتری لغوگو مضل کہیں گے کافر و مشرک نہیں کہہ سکتے چہ جائے کہ محبوب یزدانی خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کہنے والا باینہمہ ثبوت واثبات محدثین ومفسرین کا فر و مشرک کہا جائے نعوذ باللہ من شرور انفسنا فقط ابو الحسنات محمد حبیب الرحمٰن سہارنپوری

محمد حبیب الرحمٰن

قال اللہ تعالیٰ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء آیۃ حضرت محمد رسول اللہ رسول مجتبیٰ ہیں اطلاع علی الغیب حضرت کے لئے مسلم ہے اور مسلم کا قائل ملوم نہیں فقط سید عبد الحی و سید غلام محی الدین

جواب مجیب درست ہے

سید مصطفیٰ قادری

یہ جواب صحیح ہے۔ منکر اسکا وہابی ہے کتبہ خواجہ شرف الدین قادری

مدرس مدرسہ دار العلوم

الجواب صحیح والمجیب مصیب کتبہ محمد سکندر عفی عنہ

محمد سکندر

الجواب صواب حررہ سید ممتاز عفی عنہ

طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ واقع نظام شاہی

المجیب مصیب من انکر فقد ضل وغوی کتبہ سید اعظم علی عفی عنہ بطفیل النبی الہاشمی طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ آغا پورہ

لاریب ان اللہ تعالیٰ عالم الغیب بالذات ولا یعلم الغیب احد سوی اللہ تعالیٰ بھذہ الحیثیت لکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب بواسطۃ اللہ تعالیٰ لان اللہ تعالیٰ علمہ بدلیل قولہ وعلمک مالم تکن تعلم وقولہ وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فثبت بالآیتین المذکورتین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متصف بجمیع علم الغیب بالعرض ای بواسطۃ اللہ تعالیٰ لا بالذات فظہر الفرق بین علم اللہ وبین علم رسولہ وھذہ طریقۃ الحق والصواب بموافقۃ الکتاب من خالف فقد ضل ضلالاً مبینا وغفل عن الحق والصواب کتبہ العبد ولی محمد خان طالب علم مدرسہ ابو العلائیہ عفی عنہ ذنوبہ بطفیل النبی الامی

اسمیں کچھ شک نہیں کہ انبیاء عظام علم غیب سے متصف بالعرض ہیں اور خدا تعالیٰ بذاتہ عالم الغیب ہے تفسیر کبیر کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ انبیاء عظام و اولیاء ذوی الاحترام نفوس قدسیہ علم غیب سے متصف ہیں اور تفسیر فیض الکریم و روح البیان سے بھی دعویٰ مذکورہ ثابت ہوتا ہے من شاء فلیرجع الیہا اہل سنت کا یہی مسلک ہے کتب تصوف اہل سنت والجماعت سے بھی ہویدا ہے۔ یہ تو رہنے دو کیونکہ ظاہر ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں بکثرت اولیاء کاملین ایسے ہیں جنکو خداوند تعالیٰ نے اس علم لدنی سے سیراب اور بہرہ ور فرما کے بہرہ یاب کیا ہے چنانچہ سرور اولیاء

حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی کا ایک شعر نقل کرکے اپنا مدعا ثابت کرتا ہوں
وهو هذا ۔ نظرت الی بلاد الله جمعا ء كخردلة على حكم اتصال ۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں جمیع بلاد اللہ کا
مشاہدہ کیا جس طرح کوئی رائی کے دانہ کو بخوبی دیکھ لیتا ہے اب آپکے علم غیب میں کسکو شک رہا یہ کون کہتا ہے کہ عالم الغیب
بالذات ہیں تاکہ اعتراض وارد ہو ۔ ہم تو یہی کہتے ہیں کہ جسے وہ رب العزت راضی ہوا اسکو علم من لدن سے آگاہ
کرتا ہے حنبلیہ و شافعیہ و حنفیہ و مالکیہ کے علماء و اتقیا کل اس امر میں متفق ہیں ہاں البتہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اسکا منکر ہے
کیونکہ انکا یہی شیوہ اور طریقہ ہے کہ کسر شان نبوی کرتے رہیں اور اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کرتے رہیں اللہم احفظنا من شر
الوہابیۃ الضالۃ آمین یا رب العالمین نمقہ العبد العاصی الراجی الی عفو ربہ الاحد عبد الصمد عفی عنہ طالب علم

مدرسہ ابو العلائے اعثانی

بیشک حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب جمیع ما کان وما یکون کا عنایت کر دیا اسکو منکر
صرف وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالیٰ فی الدنیا والآخرہ ہیں خداوند تعالیٰ ایسے لوگوں کی صحبت سے بچائے حررہ

الفقیر عبد الرسول محمد عبد اللہ عفا اللہ عنہ وعن والدیہ بنگلوری

فتوی علمای بنگلور

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا علی رسولہ و آلہ قول زید کا حق ہے یہی ہے اعتقاد اہلسنت والجماعت کا اور یہ ثابت ہے قرآن اور
احادیث اور اقوال علماء سے بیان اسکا بطور اجمال یہ ہے کہ کہا اللہ تعالیٰ سورہ نساء میں وعلمك ما لم تكن تعلم
وكان فضل الله عليك عظيما یعنے اللہ تعالیٰ نے معلوم کرا دیا جو کچھ آپ نہیں جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل ع
تفسیر مدارک میں ہے ما لم تكن تعلم من امور الدين والشرائع او من خفيات الامور وضمائر القلوب
یعنے اللہ نے معلوم کرا دیا حضرت کو کل امور دین اور شریعت کے اور سب امور پوشیدہ کی اور بھید ان دلوں کے
ایسا ہی لکھا ہے تفسیر بیضاوی و جلالین و بغوی و ابو السعود و کبیر و ابن خازن وغیرہ تفاسیر میں ۔ اور تفسیر
حسینی میں ہے ودر آموزانیدہ ہست ترا آنچہ نمی دانستی از خفیات امور و مکنونات ضمائر
وجمہور گفتہ اند آن علم است بربوبیت حق و جلال او و شناختن عبودیت نفس و قدر حال او و در بحر الحقائق میفرماید
کہ آن علم ما کان وما یکون است کہ حق سبحانہ تعالیٰ در شب اسری بدان حضرت عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراج
آمدہ ہست کہ در زیر عرش بودم قطرہ در حلق من ریختند فعلمت ما كان وما يكون پس دانستم آنچہ بود و آنچہ خواہد بود

مختصر ترجمہ یہ ہے کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ سکھلا دیا اللہ نے آنحضرت کو تمام علوم ما کان وما یکون کا اور تمام حالات
آنحضرت پر منکشف ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وهو بكل شيء عليم یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر چیز کے
جاننے والے ہیں چنانچہ اس آیت کی تفسیر ابتداء مدارج النبوۃ میں یوں ہے وهو بكل شيء عليم و وی
صلی اللہ علیہ وسلم دانا ہست ہمہ چیز از شیونات ذات الٰہی و احکام و صفات حق و اسماء و افعال و آثار و بجمیع علوم
ظاہر و باطن و اول و آخر احاطہ نمودہ یعنے آنحضرت پر تمام علوم اول و آخر کو منکشف ہوئے تھے ایسا ہی تفسیر روح البیان
میں ہے پس قرآن شریف سے ثابت ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو تمام علوم کلیات و جزئیات ما کان وما یکون کو عطا
فرمایا تھا ۔ بخاری شریف میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا علمت بها ما كان وما يكون یعنے شب معراج میں ایک
قطرہ عرش عظیم سے میرے منہ میں اترا اور اس سبب سے جان لیا میں نے جو کچھ ہوا اور ہونے والا ہے اور طبرانی کی حدیث میں
ہے کہ آنحضرت نے فرمایا ان الله رفع لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو كائن فيها الی یوم القیمة کانما انظر الی کفی هذه یعنے
کھی میرے سامنے دنیا ایسی جیسی ہتھیلی میری ہاتھ کی دیکھ رہا ہوں دنیا طرف ان چیزوں کے جو دنیا میں ہونے ہیں قیامت
تک جیسا کہ دیکھتا ہوں میں میری ہاتھ کی ہتھیلی کی طرف قال فی المواهب عن ابی ذر لقد ما ترکنا رسول الله
صلی الله علیه وسلم وما يحرك طائر جناحيه فی السماء الا ذكر منه علما ولا شك ان الله تعالى قد اطلعه
على أزيد من ذلك والقى عليه علم الاولين والآخرين اور ابوذر کی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ پرندوں کی حرکت
تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں بلا شک نہیں اسبات میں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اس سے زیادہ علم دیا ہے اور عطا کیا ہے
آپکو اگلے پچھلے سب لوگوں کا علم اور مشکوۃ شریف میں دارمی اور ترمذی سے یہ ہے فعلمت ما فی السموات والارض
الحدیث یعنی معلوم ہو چکا مجھکو جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے شیخ عبد الحق دہلوی اشعۃ اللمعات
ترجمہ مشکوۃ میں فرماتے ہیں یعنی دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینہا بود و این عبارت ست از حصول تمام علوم جزئی و کلی
و احاطہ آن جان چکا میں جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ تمام علوم کلیات و جزئیات کو آنحضرت
پر منکشف ہو گئے تھے اور اس حدیث کی شرح میں تفسیر حسینی کے سورۂ رحمٰن کی ابتداء میں یوں ہے بیاموزانیدہ وی تعالیٰ
آنحضرت را بیان آنچہ بود و ہست و باشد چنانچہ مضمون فعلمت علم الاولين والآخرين از ینمعنی خبر میدہد اسکا ترجمہ
اور کئی جگہ ہے پس احادیث شریفہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت کو علوم کلیات و جزئیات ما کان وما یکون
کو عنایت فرمایا ہے امام مناوی التیسیر شرح جامع الصغیر میں بعد بیان غیوب خمسہ فرماتے ہیں وقد
اعطی صلی الله علیه وسلم علمها بعد ذلك یعنے اللہ تعالیٰ نے غیوب خمسہ یعنی علم قیامت وغیرہ کو معلوم کر دیا اور کہا

علامہ عبدالغنی شرح اربعین میں لکھتے ہیں لیکن امر کتمان مگر اکثر پوشیدہ رکھنے کا حکم تھا ایسا ہی لکھا ہے امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں اور علامہ محمد شبیب نے محاسن الاخیار میں اور علامہ ابراہیم باجوری شرح قصیدہ بردہ میں اور تفسیر روح البیان میں اور دیگر علما اپنی کتب میں اور مدارج النبوہ میں ہے مرچہ در دنیا

است از زمان آدم تا اوان نفخہ اولی بروی منکشف ساختند یعنی اللہ تعالی آنحضرت کو آدم علیہ السلام کے زمانے سے قیامت تک کے حالات منکشف کر دیا تھا اور نور الانوار میں ہے وھذا فی حق الامۃ واما فی حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان معلوما یعنی نہیں جانتے کا علم امت کے حق میں ہے لیکن آنحضرت کو تمام معلوم کرا دیا گیا تھا اور قطب زمان امام شرف الدین بوصیری اپنے قصیدہ بردہ متبرکہ میں فرماتے ہیں ومن علومک علم اللوح والقلم یعنی بعض علوم سے تمہارے اے رسول مقبول علم لوح وقلم کا ہے تشریح اسکی یوں ہے کہ خدا تعالی تمام علوم اور حالات ابتداء دنیا سے قیامت تک لوح محفوظ پر اپنے قلم قدرت سے لکھا ہے یہ لوح محفوظ کا علم بعض ہے آنحضرت کے علوم کلیہ سے پس اقوال علماء سے یہی ثابت ہو گیا کہ قول زید کا حق اور موافق اعتقاد اہل اسلام والسنت وجماعت ہے۔ اور یہ قول عمرو کا کہ آنحضرت کو علم کلیات وجزئیات ماکان ومایکون کا نہیں تھا باطل ہے یہی ہے اعتقاد زید وہابیہ نجدیہ خذلہم اللہ تعالی اور یہ قول کفار ومنافقین کا ہے جو آنحضرت کے علم کلیات وجزئیات وغیب دانی پر طعن وانکار کرتے تھے جیسا کہ تفسیر بغوی جزو دس تا کے تین رکوع سورہ آل عمران میں شان نزول میں وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء کے ہے وقال السدی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علی امتی فی صورھا فی الطین کما عرضت علی ادم واعلمت من یؤمن بی ومن یکفر فبلغ ذلک المنافقین قالوا استہزاء زعم محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہ یعلم من یؤمن بہ ومن یکفر ممن لم یخلق بعد ونحن معہ وما یعرفنا فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام علی المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ما بال اقوام طعنوا فی علمی لا تسئالونی عن شئ فیما بینکم وبین الساعۃ الا انبأتکم بہ فقام عبد اللہ بن حذافۃ السہمی فقال من ابی یا رسول اللہ قال حذافۃ فقام عمر فقال یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقران اماما وبک نبیا فاعف عنا عفا اللہ عنک فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فھل انتم منتھون ثم نزل عن المنبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا میری تمام امت کو مجھ پر بتلائی جیسا کہ آدم علیہ السلام پر بتلائی گئی تھی مجھ کو معلوم کیا انکو جو مجھ پر ایمان لاویگا اور جو منکر ہو گے یہ بات کفار منافقین کو معلوم ہوئی تو تمسخر سے کہنے لگے محمد گمان کرتے ہیں جو ہنوز پیدا نہیں ہوئے ہیں انمیں کون مومن اور کون کافر

ہوگا کہ محمد زعم کرتے ہیں ہم تو موجود ہیں ہم میں سے کون مومن اور کون کافر ہے سو خبر دیوین جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ منبر پر سوار ہو کے اللہ تعالی کی حمد وثنا کر کے فرمایا کیا لوگ میرے علم پر طعن کرتے ہیں واللہ قیامت تک جو چیزیں ہونہار ہیں انسے پوچھو میں کہہ دیتا ہوں عبد اللہ بن حذافہ السہمی کھڑے ہو کے پوچھے یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ فرمائے تیرا باپ حذیفہ ہے پھر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کے عرض کئے یا رسول اللہ رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبالقران اماما وبک نبیا آپ ہماری تقصیر معاف کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا تم قبول کرو اسکو اور منبر سے اترے تفسیر بیضاوی میں اسی روایت سدی کو مختصر طور سے لایا ہے پس معلوم ہوا کہ آنحضرت کو علم غیب واحاطہ علمی میں کلام کرنا منافقین کی عادت ہے اسی طریق کو فرقہ وہابیہ گویا انکے خلیفے ہیں جیسا کہ محمد بن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید والشرک میں لکھا ہے انہ کان لا یعلم امر خاتمتہ فی حال حیوتہ فکیف یعلم حال تلک المشرکین بعد مماتہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی زندگی میں اپنے خاتمہ کا حال نہیں جانتے تھے تو بعد وفات ان مشرکوں کی انکو کیا خبر ہوگی نعوذ باللہ من ھذہ العقائد الکفریۃ سلمہم اللہ سے پناہ مانگتے ہیں اس کفری اعتقاد سے ہیں اسکی تردید میں علما عرب کا رسالہ ہے مصباح الانام وجلاء الظلام فی رد شبہ البدعی النجدی الذی ضل بہا العوام ہے اس نجدی کے اقوال کفریہ کے بعد فرماتے ہیں فلذلک قالوا من لم یکفر الوھابی النجدی فھو کافر یعنی اسی سبب علماء عرب فرماتے ہیں کہ جو شخص وہابی نجدی کو کافر نہ کہا پس وہ کافر ہے اور فصل الخطاب فی رد ضلالات ابن عبد الوہاب میں بعد نقل اقوال کفریہ نجدیہ مذکور ہے وایا عجبا ما ھذہ الخرافات العجیبۃ والتخیلات الفاسدۃ الکفریۃ یعنی اس نجدی کے عجب کفریات ہیں پس عمرو باوجود اس بد اعتقادی کے جو زید کو کافر ومشرک کہا خود کافر ومشرک ہو گیا واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب کتبہ العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ الباری المسکین الضعیف السید محمد عبد الغفار شاہ حنفی القادری بنجلوری اعلی المدرس فی مدرسۃ العربیۃ الجامع العلوم الواقعۃ فی معسکر بنجلور صانہ اللہ عن الفتن والشرور

سید محمد
عبد الغفار شاہ حنفی
القادری بنجلوری

ھذا الجواب صحیح کتبہ القاضی السید شاہ محمد عبد القدوس القادری الحنفی البنگلوری خطیب وامام جامع مسجد معسکر بنگلور

ناظم مدرسہ قدوسیہ وجامع العلوم

محمد قاضی سید شاہ عبد القدوس القادری

ھذا الجواب صحیح کتبہ السید حسن صانہ اللہ عن الفتن

هذا الجواب صحیح کتبه **حکیم سید محی الدین** الحنفی مذهبا والبنگلور اقامة۔

این جواب صحیح ست وموافق عقائد اہل سنت وجماعت ست کتبه حکیم سید عبد الباسط عفی عنہ مدرس مدرسه...

هذا الجواب صحیح **محمد عظیم الدین**۔

هذا الجواب صحیح **السید محمود** الحنفی مذهبا والقادری طریقة والجن مین اقامة۔

فتوی علمای مدراس

حامدا لله ومصلیا ومسلما علی رسوله وآله آنحضرت صلی الله علیه وسلم کو الله تعالی کل شی کا علم عطا فرمانا اتفاق شی صحیحہ سے ثابت ہے اور فقہا ومحدثین اسپر تصریح کرتے ہین پھر اسکو کفر وشرک کہنا باطل ہے جو علم غیب کہ الله تعالی سے مخصوص ہے جسکو غیر مین ثابت کرنا کفر ہے وہ علم غیب بالذات ہے جو الله تعالی کی صفت قدیمہ ازلیہ ہے اور منزہ ہے تغیر وحدوث سے بخلاف علم غیب بواسطہ اعلام الٰہی کہ آنحضرت صلی الله علیه وسلم بلکہ بعض اولیاء الله مین جو ثابت ہے وہ صفت قدیمہ ازلیہ نہین اور اسکو ثابت کرنا کفر نہین کما صرح به الامام الیافعی فی نشر المحاسن والعلامة ابن حجر المکی فی فتاواه وقال العلامة الخفاجی فی حاشیة تفسیر البیضاوی هو الذی اختص الله تعالی به من علوم الغیب هو علمه تفصیلا ذاتا وزمانا من غیر واسطة اصلا فلا ینافیه علم بعض الاولیاء والانبیاء علیهم الصلاة والسلام له بواسطة ذلك او الهام من الله انتهی والله اعلم کتبه **محمود بن صبغة الله** کان الله لهما

محمود ۱۲۸۶

الجواب صحیح **عبید الله** کان الله له



صح الجواب **محمد قدرت حلیم**

فتوی علمای علیگڈہ

صورت مذکورہ سوال مین عمرو کا زید کو مشرک وکافر کہنا باطل ہے اسواسطے کہ زید نے اپنا یہ عقیدہ بیان کیا ہے کہ الله تعالی نے جناب رسول الله صلی الله علیه وسلم کو جمیع اشیاء کا علم عطا فرمایا ہے پھر گزشتہ کہ نہین - ان جو صفت مختص بذات باریتعالی ہے وہ کسی دوسرے کو واسطے ثابت کرنا بیشک شرک ہے جمیع اشیاء کا علم بالذات اور بلا واسطہ ہونا صفت مختص بذات باری جل جلالہ ہے مگر زید نے حضرت رسول مقبول صلی الله علیه وسلم کا بالذات وبالاستقلال عالم جمیع اشیاء ہونا بیان نہین کیا پس زید کو مشرک اور کافر کہنا بیجا اور باطل ہے والله اعلم حرره **محمد لطف الله**

مفتی العدالة العالیه فی السلطنة الآصفیه

۱۲ ربیع الآخر ۱۳۱۸ھ - مقام علیگڈہ

تنبیہ چونکہ جناب مولوی لطف الله صاحب کا یہ فتوی دستخطی ہے اسپر مہر نہین اس عدم مہر کا جو سبب مولوی صاحب نے اپنے خط مین مولوی عبد الرحیم صاحب احمد آبادی کو لکھا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے - وهو هذا

جناب من - آپ کا فتوی حیدرآباد وعلیگڈہ ہو کر دہلی مین میرے پاس پہنچا مین دہلی مین اپنی بیماری کا علاج کرنے گیا تھا اب علیگڈہ چلا آیا ہون آج آپ کا فتوی دستخط کرکے روانہ کیا ہے مہر حیدرآباد رہ جانے سے مہر کرنے سے معذور رہا بیماری کی وجہ سے ارسال فتوی مین توقف ہو گیا والسلام - ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ

محمد لطف الله از علیگڈہ

فتوے علمای کانپور

بسم الله الرحمن الرحیم ربنا تقبل منا

زید قول واعتقاد مذکور سے کافر ومشرک نہین ہے اسلئے کہ کفر انکار وجحود امور قطعیہ ثابتہ بادلہ شرعیہ کا نام ہے اور رسول مقبول صلی الله علیه وسلم کا عالم الغیب نہونا ادلہ قطعیہ قطعی الثبوت وقطعی الدلالة سے ثابت نہین ہے غایة ما فی الباب بعض آیات کریمہ واحادیث نبویہ علی صاحبها الف صلوات سے نفی علم غیب کی بظاہر ثابت ہوتی ہے اور بعض دیگر سے ثبوت علم غیب ہوتا ہے پس علمای محققین نے ان مین تطبیق باینطور دی ہے کہ علم غیب بالذات وبلا واسطہ تعلیم باری عز اسمہ نہ تھا اور بواسطہ تعلیم حق تھا پس علم غیب جو تھا اور نہ تھا دونو باعتبار مختلف ہین پس کسی شق مین کفر نہین ہے اور اشتراک شرعی مین نقیض توحید شرعی کی ہے اور توحید شرعی بحسب اعتقاد علمای ظاہر وبعض صوفیہ کرام یہ ہے کہ

مستحق عبادت بجز حق سبحانہ وتعالیٰ کے دوسرا کوئی نہیں ہے اور یہی معنا و کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کا ہے پس اشتراک
واعتقاد دوسرا معبود کا نام ہے اور بعض صوفیہ صافیہ کے نزدیک توحید اثبات واعتقاد ایک موجود حقیقی کا نام ہے
اشراک اثبات واعتقاد دو موجود حقیقی کا نام ہوگا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اثبات علم غیب سے دونوں معنی اشراک کے نہیں
ہوتے پس زید کیونکر مشرک ٹھہرا اور اگر یہ بھی تسلیم کیا جاوے کہ اثبات واعتقاد صفات مختصہ باری عز اسمہ کا غیر باری عز اسمہ
میں کا نام ہے جیسا کہ زعم عوام وبعض علمای ظواہر یہی ہے تاہم بھی زید اعتقاد مذکور سے مشرک نہیں بنتا اسلئے کہ خاصہ باری
عز اسمہ در بارہ علم غیب یہ ہے کہ علم بالذات امور غیبیہ کا خواہ وہ موجود فی الحال ہوں یا فی المآل ہوں یا فی الماضی ہوں خواہ
معدوم ازلا وابدا خواہ امور کونیہ ہوں خواہ غیر کونیہ ہوں سب بطور کہ کبھی غفلت ونسیان بھی کسی نوع اوسپر طاری نہو
خاصہ حق سبحانہ وتعالیٰ ہے اور کوئی شخص حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کیلئے ایسا علم ثابت نہیں کرتا بلکہ زید
یہ کہتا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو علم امور کونیہ اور احاطہ اونکا عنایت کردیا ہے نہ یہ کہ
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم استقلالی جمیع امور کا ہے خواہ کونی ہوں خواہ غیر کونی اہل باطن و کشف
جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں لکھتے و کہتے ہیں اگر عمرو سنیگا خدا جانے کیا کہیگا اب میں
کچھ عبارات ابریز مطبوعہ مصر کی نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ اہل باطن و کشف حضرت نبی کریم علیہ الف صلوۃ
والتسلیم کی شان مبارک میں کیا اعتقاد رکھتے ہیں ثم الارواح مختلفة فی هذا التمييز علی قدر الاطلاع
فمن الارواح من هو قوی فی الاطلاع ومنها من هو ضعيف واقوی الارواح فی ذلك روحه
صلی الله عليه وسلم فانها لم يحجب عنها شئ من العالم فهی مطلعة علی عرشه وعلوه وسفله و
دنياه واخرته وناره وجنته لان جميع ذلك خلق لاجله صلی الله عليه وسلم فتمييزه عليه السلام
خارق بهذه العوالم باسرها فعنده تمييز فی اجرام السموات من اين خلقت ومتی خلقت ولم خلقت
والی اين تصير فی جرم كل سماء الخ الی ان قال وكذا مابقی من العوالم وليس فی هذا مزاحمة
للعلم القديم الازلی الذی لانهاية لمعلوماته وذلك لان مافی العلم القديم لم ينحصر فی هذا العالم فان
اسرار الربوبية واوصاف الالوهية التی لانهاية لها ليست من هذا العالم فی شئ ثم الروح
اذا احبت الذات امدتها بهذا التمييز فلذلك كانت ذاته الطاهرة صلی الله عليه وسلم تميز ذلك
التمييز السابق وتخرق به العوالم كلها فسبحان من شرفها وكرمها وامدها علی ذلك انتهی
صفحہ [illegible] کتاب الابریز الذی تلقاه نجم العرفان الحافظ سیدی احمد بن المبارک عن قطب الواصلین

سیدی عبد العزیز الدباغ اور صاحب ابریز نے بزرگ شیخ عبد العزیز قدس سرہ سے نقل کیا ہے بعد نقل ایک حکایت
عجیب وغریب کے ولقد ثبت وليا بلغ مقاما عظيما وهو انه يشاهد المخلوقات الناطقة والصامتة والوحوش
والحشرات والسموات بنجومها والارضين وما فيها وكرة العالم باسرها تستمد منه ويسمع اصواتها
وكلامها فی لحظة واحدة ويمد كل واحد بما يحتاج ويعطيه ويصلحه من غير ان يشغله هذا
عن هذا بل اعلی العالم واسفله بمنزلة من هو فی حيز واحد عنده ثم يحتم هذا الولی فينظر
فيری مدده من غيره وهو النبی صلی الله عليه وسلم ويری مدد النبی صلی الله عليه وسلم
من الحق سبحانه فيری الكل منه تعالی ابریز صفحہ [illegible] واعظم الارواح علما واقواها نظرا
روحه عليه الصلوة والسلام لانها يعسوب الارواح فهی مطلعة علی جميع مافی العوالم كما
سبق دفعة واحدة من غير ترتيب ولا تدريج ثم لما وقع الاصطحاب بينها وبين ذاته الطاهرة
صلی الله عليه وسلم امدتها بعدم الغفلة حتی صارت الذات مطلعة علی جميع مافی العالم
مع عدم طوق الغفلة لها فی ذلك لكن الاطلاع ليس مثل الاطلاع فان اطلاع الروح دفعة
واحدة من غير ترتيب واطلاع الذات علی سبيل التدريج والترتيب بمعنی انها ما من شئ تتوجه
اليه فی العالم الا وتعلمه لكن علمه لايحصل الا بالتوجه فاذا توجهت الی شئ اخر علمته وهكذا
حتی تاتی علی مافی العالم فلها التسلط فی العلم علی مافی العالم ولكن بتوجه بعد توجه
ولا تطيق الذات ماتطيق الروح من حصول ذلك دفعة واحدة وكذا يختلفان فی
عدم الغفلة فانه فی الروح علی نحو ما سبق تفسيره واما فی الذات فهو بالنسبة الی
توجها بمعنی انها اذا توجهت الی شئ لايفوتها ولا يلحقها فی توجها اليه سهو ولا غفلة
ولا نسيان واما اذا لم تتوجه اليه فانها قد تغفل عنه ويقع لها فيه السهو والنسيان ولهذا
قال صلی الله عليه وسلم كما فی صحيح البخاری انما انا بشر انسی كما تنسون فاذا نسيت
فذكرونی قال ذلك صلی الله عليه وسلم حين وقع له السهو ولم ينبهوه ابریز صفحہ [illegible]

كتبه احمد حسن عفی عنه مقيم كانپور

مواہیر و تصدیقات علمای حرمین شریفین یعنی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تعظیماً

بر صحت عقیدہ زید

اہل سنت و جماعت حضرات پر واضح ہو کہ رسالہ ضلالت مقالہ براہین قاطعہ مؤلفہ **خلیل احمد انبیٹھوی** و مصدقہ **رشید احمد گنگوہی** میں بہت عقائد اہل سنت کے خلاف اور وہابیہ نجدیہ کے مطابق درج ہیں از انجملہ اوسمیں یہ ہے **کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے** اور از انجملہ اوسمیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تعلیم الٰہی علم غیب ماکان ومایکون نہیں ہوا اور آنحضرت کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنا شرک ہے **اور شیطان لعین کا علم آپ کے علم سے زائد ہے اور آپکا علم اوس سے کم ہے** اور از انجملہ اوسمیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود شریف کی **مجلس کنہیا کے جنم سے مشابہ ہے** الی غیر ذلک من العقائد الفاسدۃ والمسائل الکاسدۃ جب اس فرقۂ رشیدیہ کی اس قسم کے خرافات شایع ہوئے تو تمام ہند و سندھ و پنجاب کے علماء کرام اہلسنت اونکی تردید پر اٹھ کھڑے ہوئے منجملہ اونکے ایک **مولانا غلام دستگیر صاحب** مرحوم و مغفور تھے مولانا مرحوم نے تو وہ کام کیا کہ باید و شاید میاں خلیل احمد مع دیگر علمای دیوبند سے ریاست بہاولپور میں جہاں خلیل مدرس اعلیٰ تہا اُن مسائل میں مناظرہ کرکے اونکی وہابیت پایۂ ثبوت کو پہنچا کر اونکو وہاں سے خارج کرایا اسی پر اون مرحوم و مغفور نے کفایت نہیں کی بلکہ اُن تمام تحریرات مناظرہ کو عربی میں ترجمہ کرکے ایک کتاب مسمی تقدیس الوکیل عن توہین الرشید والخلیل علماء حرمین شریفین کی عالیخدمت میں پیش کیا تمام علمای مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نے مولانا مرحوم کے بیانات کی تصدیق فرمائی اور میاں رشید و خلیل وغیرہ دیوبندیوں کی بہت بری گت بنائی چنانچہ ہم اوس کتاب مبارک سے مسئلہ متنازع فیہ بطور اختصار کے نقل کرکے اوسکے اخیر سے وہ تقریظات و تصدیقات بعینہٖ نقل کرتے ہیں

قال فی تقدیس الوکیل والدلائل القطعیۃ الدالۃ علی وسعۃ علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا آیۃ فاوحی الی عبدہ ما اوحی علی ما فی التفاسیر المعتبرۃ وکتب السیر ومنہا آیۃ وعلمک ما لم تکن تعلم لاتیخبر عن کثرۃ الاعلام قال صاحب التفسیر الحسینی ناقلاً عن تفسیر بحر الحقائق تحتہا کان علم ماکان ومایکون بہت کہ حقتعالیٰ در شب اسری بدو بخشید صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمودہ چنانچہ در احادیث معراج آمدہ است وقال المحدث الدہلوی فی مدارج النبوۃ فی باب المعراج قال صلی اللہ علیہ وسلم اوتیت علم الاولین والآخرین و اوتیت ثمہ امن العلم الذی تعہد منی علی اخفائہ وکتمانہ

دلائل قطعیہ وسعت علم عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے منجملہ اوسکے آیت فاوحی الی عبدہ فاوحی ہے اس آیت سے وسعت علم کا ذکر تفاسیر معتبرہ اور کتب سیر میں درج ہے اور آیت وعلمک ما لم تکن تعلم میں جو علم ہے وہ بھی بنہایت کثرت اعلام ہے بحر الحقائق کے حوالہ سے تفسیر حسینی وغیرہ میں ہے کہ وہ علم ہر چیز کا جو ہوئی تھی اور ہوگی یہ معراج کی رات میں حقتعالیٰ نے آنکو عطا فرمایا تھا جیسا معراج کی حدیثوں میں وارد ہوا ہے۔ اور شیخ عبد الحق دہلوی مدارج النبوہ کے باب معراج میں لکھتے ہیں کہ آپنے فرمایا مجھ کو علم اولین و آخرین کا دیا گیا ایک قسم وہ علم تہا کہ جسکو چھپانیکا مجھ سے عہد لیا گیا

لانہ لا یتحملہ احد والقسم الثانی اختار فی اللہ تعالیٰ فیہ باعلامہ لمن یستحقہ والقسم الثالث علم تبلیغ الاحکام للخواص والعوام انتہی مترجماً قال فی وصل مدارج النبوۃ فی بیان العقل الکامل والعلم الشامل لہ صلی اللہ علیہ وسلم وہر کہ مطالعہ کند احوال شریف اورا از ابتدا تا انتہا و سیند کہ تعلیم کردہ ہست اورا پروردگار و افاضہ کردہ ہست بروی علوم و اسرار ما کان ومایکون حاصل شود او را علم بہ نبوت او بلی شرف تحقیق کہ وکان فضل اللہ علیک عظیماً صلی اللہ علیہ وسلم حسب علمہ وکمالہ انتہی بلفظہ والاحادیث الصحیحۃ المثبتۃ لوسعۃ علمہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا ما فی باب بدء الخلق فی الصحیح البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ قال قام فینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم مقاماً فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل اہل الجنۃ منازلہم واہل النار منازلہم الحدیث کما فی صفحہ ۴۵۳ من مطبوعۃ المطبع الاحمدیۃ وکتب علی الحاشیۃ بعلامۃ الکرمانی والخیر الجاری قولہ فاخبرنا عن بدء الخلق حتی دخل ای غایۃ الاخبار عن دخول اہل الجنۃ والغرض انہ علیہ السلام اخبر عن المبدء والمعاد والمعاش جمیعاً قال الطیبی دل ذلک انہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر عن جمیع احوال المخلوقات انتہی وقال المحدث الدہلوی فی ترجمۃ المشکوٰۃ تحت ہذا الحدیث یعنی احوال مبدء و معاد از اول تا آخر ہمہ را بیان کرد انتہی بلفظہ وفی الصحیحین عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال لقد خطبنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبۃ ما ترک فیہا شیئاً الی قیام الساعۃ الا ذکرہ علمہ من علمہ وجہلہ من جہلہ ان کنت لاری الشیء قد نسیت فاعرف ما یعرف الرجل اذا غاب عنہ فاذا رآہ عرفہ وکتب علی حاشیۃ الصحیح البخاری فی صفحہ ۹۷۷

کہ کسیکو اوسکو تحمل کی طاقت نہیں ہے دوسری قسم وہ علم ہے جسمیں مجھکو اختیار دیا گیا جسکو لائق دیکھوں اوسکو تعلیم کروں تیسری قسم علم کا ہر خاص و عام امت کو تبلیغ احکام کا ہے وصل بیان عقل کامل و علم شامل آپکی میں لکھا ہے جو کوئی آپکے احوال شریف کو اول سے آخر تک مطالعہ کرے اور دیکھے کہ حقتعالیٰ نے آنکو کیا تعلیم فرمائی اور علوم و اسرار ماکان ومایکون جو آپکو بخشے ہیں تو اوسکو آپکی نبوت پر بلاشبہ یقین حاصل ہوتا ہے خدا فرماتا ہے اور تعلیم کیا تجھکو جو تجھکو معلوم نہ تہا اور خدا کا فضل تجھپر عظیم ہے خدا کا درود آپ اور آپکی آل پر موافق آپکا علم و کمال کے ہو۔ یہ ترجمہ ہے عبارت مدارج کا اور بعض احادیث صحیحہ کا صحیح بخاری کے باب بدء الخلق میں بروایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان ایک ایسے مقام میں کھڑے ہوئے کہ ابتداء پیدائش سے جنتیوں کو بہشت میں داخل ہونے اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل ہونے تک ہمکو خبر دار کردیا مطبوعہ احمدی کے صفحہ ۴۵۳ میں دیکھو اور اوسکے حاشیہ پر کرمانی اور خیر جاری سے لکھا ہے کہ الغرض آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مبدأ اور آخرت اور دنیا سب کی خبر دیدی طیبی نے کہا کہ اس حدیث میں اسپر دلالت ہے کہ آپنے جمیع احوال مخلوقات سے خبر دیدی تہی یہ ترجمہ ہے عبارت حاشیہ بخاری کا اور شیخ محدث دہلوی اس حدیث کے نیچے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ احوال مبدأ اور معاد اول سے آخر تک سب بیان فرمادیا انتہی اور بخاری و مسلم وغیرہما میں بروایت حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر ایک خطبہ پڑھا جسمیں قیامت تک سب کچھ ذکر کردیا جسنے سیکھا سیکھا جسنے بہلا دیا بہلا دیا میں کسی چیز کو دیکھ لیتا ہوں کہ بہول ہوئی یاد آگئی ہے جیسا کوئی غائب ہوئی چیز کو دیکھکر پہچان لیتا ہے اس حدیث کو حاشیہ صحیح بخاری صفحہ ۹۷۷ میں

بعلامة العيني قوله ما ترك فيها شيئا اي من الامور المقدرة من الكائنات انتهى وفي كتاب الفتن واشراط الساعة لصحيح مسلم عن حذيفة رضي الله عنه انه قال اخبرني رسول الله صلى الله عليه وسلم بما هو كائن الى ان تقوم الساعة الحديث وايضا في صحيح مسلم عن عمرو بن اخطب رضي الله عنه حديث خطبة النبي صلى الله عليه وسلم بعد الفجر الى الظهر ومنه الى العصر ومنه الى المغرب و قال فاخبرنا بما كان وبما هو كائن فاعلمنا احفظنا فهذه الآيات والاحاديث الصحيحة نصوص صريحة في انه صلى الله عليه وسلم اطلع على جميع احوال الموجودات والامور المقدرة من الكائنات وما كان وما يكون فاخبر عنها فلهذا اقر اكابر اهل السنة بانه صلى الله عليه وسلم عالم ما كان وما يكون وحرروه في الكتب الدينية كالشفاء والمواهب اللدنية وروضة الاحباب ومدارج النبوة ومعارج النبوة وغيرها لما الآن تيامل مولف البراهين ومقرظها في ان علمه صلى الله عليه وسلم بما كان وما يكون قليل عن علم ملك الموت والشيطان اللعين ام كثير والله هو الهادي والموفق وهذه الحجج الساطعة والدلائل القاطعة لوسعة علمه عليه السلام وان كانت كافية وافية لكن انزيد عليها شيئا لتحقيق الحق الحقيق قال العلامة القسطلاني في المواهب اللدنية في باب اخبار الغيوب اخرج الطبراني عن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله قد رفع لي الدنيا فانا انظر اليها والى ما هو كائن فيها الى يوم القيمة كانما انظر الى كفي هذا تم نقل احاديث الصحيح لمسلم وسنن ابي داود في اخر الباب

شرح عینی سے لکھا ہے کہ امور مقدرہ کائنات کو بیان کیا ہے کہ کچھ نہ چھوڑا اور صحیح مسلم کی کتاب الفتن واشراط الساعۃ میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو خبردار کر دیا جو کچھ قیامت تک ہوگا اور نیز صحیح مسلم میں روایت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ آپنے فجر سے ظہر تک پھر عصر تک پھر مغرب تک خطبہ پڑھا پس ہمکو خبردار کر دیا اس پر جو کچھ ہوا اور ہوگا پس ہم سب سے حافظ والا ہے علم والا ہوا ہ۔ اب یہ آیات و احادیث صاف بتاری ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمیع موجودات کے احوال اور امور مقدرہ کائنات اور جو ہوا اور ہوگا سب پر مطلع تھے اور انکی خبر بھی دی اسیواسطے اکابر اہل سنت نے مان لیا ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ما کان وما یکون کو عالم ہیں اور یہ مسئلہ انہو دینی کتابوں میں مثل شفا فی حقوق المصطفے و مواہب لدنیہ و روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ وغیرہ میں لکھدیا اب براہین قاطعہ کا مولف اور اسکا مقرظ صحیح غور کر رہا کہ آیا یہ علم ما کان وما یکون کا حضرت ملک الموت اور شیطان کے علم سے کم ہے یا بہت خدا ہی ہادی اور موفق رفیق کرنیوالا ہے ہر چند یہ دلائل قطعیہ عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کے وسعت علم کے اثبات میں وافی اور کافی ہیں مگر بنا بر زیادت تحقیق تھوڑا سا اور بھی لکھدیتا ہوں علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں طبرانی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے دنیا میری طرف اٹھالی ہے پس میں اس کو دیکھ رہا ہوں گویا کہ میں اس کی طرف اور اس کی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں پھر صاحب مواہب اللدنیہ نے صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کی حدیثیں نقل کر کے آخیر باب میں

قال ولاشك ان الله تعالى قد اطلعه على ازيد من ذلك والقى عليه علم الاولين والاخرين انتهى واخرج مؤلف المشكوة في الفصل الثالث من باب المساجد ومواضع الصلوة حديثا فيه ذكر رؤية الله تعالى ووضع الكف بين الكتفين ووصول البرد بين الثديين فقال عليه السلام بعد ذلك فتجلى لي كل شئ وعرفت قال المحدث الدهلوي في تحته پس ظاهر شد و روشن شد مرا ہر چہ از علوم و شناختم ہمہ را انتہى بلفظه وفي الفصل الثاني من هذا الباب من المشكوة حديث سنن الدارمي وجامع الترمذي بهذا المضمون وفيه فعلمت ما في السموات والارض قال المحدث الدهلوي في تحته پس دانستم ہر چہ در آسمانہا و ہر چہ در زمینہا بود عبارت است از حصول تمام علوم جزوی و کلی و احاطہ آن انتہی وقال الشيخ المحدث الدهلوي في ترجمة المشكوة انه عليه الصلوة والسلام اعلم من الجميع بجميع امور الدنيا والدين انتهى مترجما وقال العلامة القسطلاني في المواهب انه لا فرق بين موته وحياته في مشاهدته لامته ومعرفته باحوالهم ونياتهم وعزائمهم وخواطرهم وذلك عنده جلي لا خفاء به انتهى وقال في تفسير فتح العزيز وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا لانه يطلع بنور نبوته على مرتبة كل متدين بدينه انه بلغ اي مرتبة من ديني وما هي حقيقة ايمانه والحجاب الذي حجبه عن الترقي ما هو فانه صلى الله عليه وسلم يعرف سيئاتكم ودرجات ايمانكم واعمالكم من الخير والشر واخلاصكم ونفاقكم ولهذا شهادته في حق الامة مقبولة

لکھا ہے کہ اللہ تعالی نے بیشک آپکو یا رسول اللہ اس سے بھی زیادہ پر خبردار کیا ہے اور آپکو اولین و آخرین کا علم عطا فرمایا ہے یہ ترجمہ ہے عبارت مواہب کا اور مشکوۃ کے باب المساجد کی تیسری فصل میں حدیث ہے جسمیں دیدار الہی اور دونو شانوں میں کف کو رکھنے اور پستانوں میں سردی کے پہنچنے کا ذکر ہے تو اسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پس ظاہر ہوئی میرے لئے ہر شے اور میں نے پہچان لیا۔ محدث دہلوی اسکی شرح میں لکھتے ہیں کہ مجکو سارے علم روشن ہوئے اور سب کو میں نے پہچان لیا اہ۔ اور اسی باب کے دوسرے فصل مشکوۃ میں حدیث دارمی اور جامع ترمذی کی اسی مضمون میں وارد ہے جسمیں آپنے فرمایا ہے کہ میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے معلوم کر لیا۔

اور شیخ محدث دہلوی ترجمہ مشکوۃ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے تمام کاموں میں دانا تر ہیں اور علامہ قسطلانی مواہب لدنیہ میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات اور حیات میں کچھ فرق نہیں کہ آپ اپنی امت کو دیکھتے ہیں اور انکی حالات اور نیتوں اور ارادوں اور خطرات کو پہچانتے ہیں اور یہ بات آپ پر ایسی ظاہر ہے جسمیں کوئی پوشیدگی نہیں ہے انتہی اور تفسیر عزیزی میں ہے وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا کی تفسیر میں لکھا ہے کہ رسول اپنے نور نبوت سے ہر دیندار کے رتبہ پر مطلع ہیں کہ وہ کس رتبہ کو پہنچا ہے اور اسکے ایمان کی حقیقت کیا ہے اور کس حجاب سے ترقی سے محجوب ہے پس رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے گناہوں کو اور درجات ایمان کو اور اعمال نیک و بد اور اخلاص و نفاق سب کو پہچانتا ہے اسلئے اسکی شہادت امت کے حق میں مقبول

وواجب العمل بها۔ انتهى مترجما فنعلم ان انكار اعتقاد علمه صلى الله عليه وسلم بما كان و يكون لايقول به احد من المسلمين سوى الوهابيين من المكذبين فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله رب العلمين انتهى مختصرا ولما ظهر هذه الاختلافات من الخليل ثم مكابرته ومجادلته من غير توب الى رب جليل فاتفق حضرت حكيم المناظرة وغيره من علماء اهل السنة انه خارج من دائرة اهل السنة واخرج من الرياسة بالتذليل فالآن ارجوا من حضرات اهل فتوى الحرمين الشريفين ان يلاحظوا بكمال عنايتهم هذه الرسالة فانكان ما فيها حقا مطابقا بالكتاب والسنة واجماع الامة فزينوه بتصحيحهم الشريف وما كان فيها من خطاء وزلل فاصلحوها بالاصلاح اللطيف وان هذه التعقبات على البراهين ومقرظه مع المؤيدين واردة صحيحة وما حكمهم انتم ماجورين جزاكم الله سبحانه خير الجزاء في الدنيا والعقبى انتهى

اور واجب العمل ہے انتہی ترجمہ۔ اب معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم ما کان وما یکون کے اعتقاد کا انکار پر سوائے وہابیوں کے کوئی مسلمان اصرار نہیں کر سکتا ہو پس ظالموں کی جڑ کاٹ گئی اور خدا رب العالمین کیلئے سب تعریفیں ہیں۔ الخ

جب مولوی خلیل احمد کے یہ خلل ظاہر ہو ہیں اسپر مکابرہ اور مجادلہ پر کمر باندہی اور توبہ کیطرف رجوع نہ کیا تو حضرت صاحب سجادہ نشین چاچران نے جو اس مناظرہ میں حکم تہے بالاتفاق دوسرے علماء اہل سنت کو فتوی دیا کہ یہ شخص دائرہ اہلسنت سے خارج ہے اور ریاست اسلامیہ بہاولپور سے بہت ذلت سے نکالا گیا پس اب فقیر حقیر کان اللہ لہ حضرات مفتیان حرمین شریفین سے امیدوار ہے کہ اس رسالہ کو تائید دین متین کی روسے ملاحظہ فرمادیں اگر یہ حق اور قرآن وحدیث واجماع امت کے مطابق ہو تو اپنی تصحیح سے مزین فرمادیں اور جو اسمیں خطا اور لغزش ہو اسکی اصلاح کریں اور یہ ظاہر کریں کہ یہ اعتراضات براہین قاطعہ اور اسکی مقرظ اور موئدین پر وارد وصحیح ہیں اور انکا کیا حکم ہے اللہ تعالی اسکا اجر بخشے

تقریظ حضرت مفتی حنفیہ مکۂ معظمہ

الحمد لله رب العالمين المنزه عما لا يليق بجلاله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبرء عما لا ينبغي لكماله وعلى آله واصحابه وانصاره واحزابه اما بعد فان هذه التعقبات على صاحب البراهين ومقرظه مع المؤيدين واردة صحيحة كما يظهر ذلك بالبداهة لمن طالعها خاليا من النزغات القبيحة وحكم صاحب البراهين مع المؤيدين والمقرظين حكم المرتد يقينا بيقين كما صرحت به كتب الفقهاء والمحدثين نعوذ بالله مما يوجب الخزى والندامة ويورث الحسرة وسواد الوجه في عرصات القيامة اتبرء وبي عن مقالة كاذبة ؛ كفور بما سمي براهين قاطعة ؛ وما حكم في ذا سوى ضربة امرئ ؛ بسيف له في الحق انوار ساطعة ؛ يباعد عنها راسه عن مكانه ؛ وتبقى لاهل الزيغ والجهل قامعة جزى الله من

تصدى للرد عليهم خير جزائه وزاد شرفه وحسناته واعلى ذكره امين۔ امر برقمه خادم الشريعة



راجي اللطف الخفي محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفي مفتي مكة المكرمة حالا كان الله لهما حامدا مصليا مسلما۔ ۳ ذیحجہ۔ ۱۳۱۷ھ

تقریظ حضرت مفتی شافعیہ وشیخ علماء مکہ معظمہ

الحمد لله وحده وصلى الله وسلم على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه والسالكين منهجهم بعده اللهم هداية للصواب قد نظرت في جملة من كلام صاحب البراهين وكلام المؤيدين له ونظرت ايضا في كلام المعترض بالتعقبات على صاحب البراهين فرايت الحق والصواب الذي لا شك فيه ولا ارتياب مع المعترض بالتعقيبات المنقولة من كتب اهل السنة والجماعة واما صاحب البراهين والمؤيدين له فهم اشبه بالشياطين واهل الزيغ والزندقة ان لم يكونوا كفارا بيقين وجزى الله عنا وعن ديننا الشيخ المعترض بالتعقيبات الجزاء الجميل والحلة وتعقيباته المذكورة من القلوب المحل الجليل وشكر الله مسعاه وانا له في الدارين من خيرها ما يتمناه والله سبحانه وتعالى اعلم۔ رقمه المرتجي من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتي الشافعية ورئيس العلماء في الحرم المكي غفر الله له ولوالديه ومشائخه واخوانه ومحبيه وجميع المسلمين آمين

محمد سعيد بابصيل

تقریظ حضرت مفتی مالکیہ مکہ محمیہ۔ حمد المن فيض من فضله من جود يد دينه القويم ونفى عنه شبه اهل الضلال ببرد برهانه العقيم والصلوة والسلام على سيدنا محمد الهادي من الضلال وعلى آله ومن تبعهم من اهل الفضل الكمال سيما علماء السنة والجماعة جعلهم الله سهاما قاتلة لاهل البدع والضلالة امين اما بعد فاني قد تصفحت غالب ما في هذه الرد فوجدت قائله قد اجاد ولزم الحق فلله دره من محسن حيث تصدى للرد على هذا المفتن فجزاه الله احسن الجزاء واكثر من امثاله مدة نزول الغيث من السماء كتبه راجي العفو من واهب العطية محمد عابد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتي المالكية ببلد الله المحمية مصليا مسلما

محمد عابد بن حسين
مفتي المالكية

تقریظ حضرت مفتی الحنابلہ بمکۃ المعظمہ۔ الحمد لله وحده رب زدني علما استمد من الله التوفيق والرشاد لاقوم طريق اعلم ايها السائل ان مذهب الحنابلة في مثل هذه المسائل مذهب السلف المامونين من الزيغ والتزييف التاويل مما يوجب العقاب والتلف وان من نسب للذات العلية المقدسة الاتصاف بالكذب فقد اخطى وخالف الاجماع واتصف بالكفران لم يتب ويرجع عن مقالته وفي الكتاب العزيز قوله سبحانه وتعالى وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا وانما يفتري الكذب على الله الذين لا يؤمنون بالله الآية قال الشيخ السفاريني الحنبلي رحمه الله تعالى وكل نقص قد تعالى الله فيا بشرى لمن والاه ما اجاب به صاحب التعقيبات على صاحب البراهين والمؤيدين له فهو الحق الذي لا محيص عنه فجزاه الله عن المسلمين خيرا وجزاه مغفرة ورحمة

خلف بن ابراهيم

واجرا والله سبحانه وتعالى اعلم امر برقمه الحقير خلف بن ابراهيم
خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة حامدا مصليا مسلما

تقريظ حضرت مفتي الحنفية بمدينة المنورة ـ الحمد لله تعالى اسال الله المولى الكريم ذا الطول التوفيق والاعانة في الفعل والقول نحمدك اللهم يا من جعلت العلماء المتقين من هذه الامة مصابيح يستضاء بهديهم في ظلمة ليل الشك الداج وقصمت بامضى صوارم حججهم ظهر كل من تظاهر بضلالات الفتن من اهل الزيغ والاعوجاج والصلوة والسلام على المبعوث بالآيات البينات المنذر بانه ستكون بعده هنات وهنات صاحب الملة البيضاء النقية التي الليل منها كالنهار القائل اتبعوا السواد الاعظم فانه من شذ شذ في النار وعلى آله واصحابه القامعين باسنة الالسنة والسن الاسنة كل مبير وكذاب والفاضحين بشهب ثواقب افكارهم كل متهوك ضل عن سنن السنة ومنهج الكتاب وبعد فقد اطلعت على هذا الرد المتين والاعتراض الفارق بين الغث والسمين على صاحب البراهين التي دلت على سراب بقيعة وبهتت على سخافة عقل ملفق كلماتها القطيعة فلعمري انه لعميق الغوص في لجج الضلال مستحق الخزي من ذي الملكوت والجلال ولله در صاحب هذا الرد فانه قد افاد واجاد بلغه الله غاية المراد وجزاه خير الجزاء الاوفى وانا له اجل مكانة وزلفى وصلى الله على سيدنا محمد الفاتح الخاتم وعلى آله واصحابه الذين اشادوا الهدى بحكم الدعائم والله سبحانه ولي الهداية وبه العصمة والحماية ـ نمقه الفقير الى عفو ربه عثمان بن
عبد السلام داغستاني مفتي المدينة المنورة الحنفي عفي عنه

عثمان بن عبد السلام داغستاني

تقريظ المدرس المعظم في المدينة المنورة ـ الحمد لله الذي شرح صدر بعض عباده وهداه الى الحق المبين وضيق صدر بعضهم وجعله حرجا حتى انكر الامور الثابتة باليقين والصلوة والسلام على من شيد اركان الدين وعلى آله واصحابه والتابعين وبعد فقد اطلعت على هذا الرد الواضح الذي هو لصاحب البراهين فاضح لله در مؤلفه وجزاه خيرا عن الامة وادخله في شفاعة نبيها نبي الرحمة اما ما نقله الشيخ الواد عن صاحب البراهين وعن المؤيدين له الفسقة فانه كفر صراح وزندقة سلك الله بنا سبيل الحق والهداية وجنبنا طريق الباطل والغواية وكتبه العبد الاحقر محمد علي ابن السيد الطاهر الوتري الحنفي
المدني خادم العلم والحديث بالمسجد الشريف النبوي حامدا مصليا مسلما ـ

محمد علي ابن الطاهر السيد

فتمت بالخير



یہ رسالہ مقام بڑودہ مؤلف کے
یہاں سے صرف ڈیڑھ آنہ ٹپال خرچ
ٹکٹ بھیجنے سے دستیاب
ہوگا

اعلان

اس بحث کے متعلق مولانا المرحوم مولوی نذیر احمد خاں صاحب کا رسالہ

السیف المسلول علی منکر علم غیب الرسول

مع ازالۃ الریب جسمیں تقریر و تطہیر سے بھی وارد کر گئے ہیں

چھپ چکا ہے ڈیڑھ آنہ کے ٹپال خرچہ ٹکٹ روانہ

کردیں تو بمبئی جالی محلہ حاجی محمد صدیق

جیو صاحب کے مکان پر مولانا مولوی

علاء الدین صاحب کے پاس سے

ملیگا